صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 14 اپریل 2017ء بمطابق 16 رجب 1438 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

ثُمَّ إِنَّكُم بَعۡدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ O ثُمَّ إِنَّكُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَـٰمَةِ تُبۡعَثُونَ O وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعَ طَرَآئِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ ٱلۡخَلۡقِ غَـٰفِلِينَ O وَأَنزَلۡنَا مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءَۢ بِقَدَرٍ فَأَسۡكَنَّـٰهُ فِى ٱلۡأَرۡضِ ۖ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابِۭ بِهِۦ لَقَـٰدِرُونَ۔

(ترجمہ): پھر اس کے بعد تم مر جاتے ہو۔ پھر قیامت کے روز اُٹھا کھڑے کئے جاؤ گے۔ اور ہم نے تمہارے اوپر (کی جانب) سات آسمان پیدا کئے۔ اور ہم خلقت سے غافل نہیں ہیں۔ اور ہم ہی نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی نازل کیا۔ پھر اس کو زمین میں ٹھہرا دیا اور ہم اس کے نابود کر دینے پر بھی قادر ہیں۔

صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِيمِ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِیO وَیَسِّرْ لِیٓ أَمْرِیO وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِیO یَفْقَهُوا قَوْلِی۔ First we go to the Question`s hour session. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib!-----

جناب سردار حسین: میڈم سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بالکل کومہ، After ‘point of order’, Babak Sahib! After the Questions` hour اخلمہ، After the Questions hour اخلمہ بیا کنہ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

Madam Deputy Speaker: Nalotha Sahib is not here, sorry okay. ‘Questions` hour’, please read your Question، کوئسچن اووایئ تاسو، سوری اپنا کوئسچن پڑھیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی میرا کوئسچن تو زبانی مجھے یاد ہے سپیکر صاحبہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ جو انٹرنیٹ والے ہیں، پلیز جائیں نلوٹھا صاحب کا انٹرنیٹ آن کردیں۔ اگر آپ کو یاد ہے کوئسچن نمبر، میں بتادیتی ہوں 4289 ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی خیر ہے کوئی بات نہیں، میں نے دیکھا ہے وہ کوئسچن۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا چلو، اوکے۔

* 4289 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) PK-47 میں گاؤں چنکوٹ کنگر، ہوتڑ، میرا بالا تھیسی، کیالہ، نلوٹھا واٹر سپلائی سکیم، گھوڑا باز گراں میں پانی کی شدید قلت ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت Need basis پر ان موضع جات/گاؤں میں پانی کی قلت دور کرنے کیلئے سکیمیں منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، پانی کی قلت کو مدنظر رکھتے ہوئے حلقہ PK-47 کیلئے اے ڈی پی نمبر 202/140461 برائے مالی سال 16-2015 میں واٹر سپلائی سکیم کیالہ کیلئے 10.00 ملین روپے کی منظوری ہو چکی ہے جس پر

کام جاری ہے۔اسی طرح 16-2015 میں اے ڈی پی نمبر 194/150999 کے تحت واٹر سپلائی سکیم نلوٹھا کیلئے مبلغ 27.152 ملین اور واٹر سپلائی سکیم کیالہ فیز ٹو کیلئے مبلغ 15.487 ملین کی رقم منظور ہو چکی ہے۔ان دونوں سکیموں کے ٹینڈرز موصول ہو چکے ہیں جو کہ منظوری کے مراحل میں ہیں اور منظوری کے بعد دونوں سکیموں پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

واٹر سپلائی سکیم گھوڑا باز گراں مالی سال 12-2011 کی اے ڈی پی نمبر 227/100100 کے تحت منظور ہوئی تھی جس کے تحت دو عدد آزمائشی بور کئے گئے جو کہ ناکام ہوئے اور یوں مذکورہ سکیم اے ڈی پی سے خارج کر دی گئی جبکہ گاؤں کنگر کیلئے واٹر سپلائی سکیم بحکم چیف منسٹر مبلغ 7.00 ملین کی رقم کی منظوری ہو چکی ہے جس کا پی سی ون تیاری کے مراحل میں ہے۔جہاں تک گاؤں چنکوٹ اور میرا بالا تھیسی کا تعلق ہے یہاں پر محکمہ کی کوئی سکیم فی الحال نہیں ہے۔مزید برآں پورے صوبے میں پینے کے پانی کی 100% فراہمی کیلئے ماسٹر پلاننگ پر کام جاری ہے تاکہ پانی سے محروم تمام علاقوں کیلئے ترجیحی بنیادوں پر سکیموں کی منظوری دی جاسکے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں منسٹر صاحب سے صرف ایک دو باتوں کی ریکویسٹ کروں گا۔ایک پہلے بھی میں نے کوسچن کیا تھا، گھوڑا باز گراں واٹر سپلائی سکیم جو منظور ہوئی تھی اور 13-2012 غالباً اے ڈی پی میں اور اس پر بور ہوئے تھے دو اور ناکام ہو گئے تھے اور اس کے بعد وہ پیسے واپس ہو گئے تھے، تو میں نے ریکویسٹ کی تھی منسٹر صاحب کو کہ ابھی Gravity Flow کیلئے ہمارے پاس وہاں پر وافر پانی ہے تو اگر آپ وہی پیسے یا نئی اے ڈی پی سے اگر دے دیں تو وہ بے تحاشا، دو تین چار بڑے محلے ہیں، غالباً سات آٹھ سو کی آبادی ہے اور وہ لوگ پانی سے محروم ہیں۔ایک میں یہ ریکویسٹ کروں گا منسٹر صاحب کو کہ انہوں نے حکم بھی دیا تھا ڈیپارٹمنٹ کو کہ فوری طور پر پی سی ون بنا کر بھیجے لیکن وہ پی سی ون بھی ایبٹ آباد سے آیا ہے ادھر سیکرٹری آفس میں، لیکن اس کے اوپر عملدرآمد نہیں ہوا ہے۔دوسری بات میں، دوسری جتنی بھی سکیموں کے اوپر انہوں نے مجھے جواب دیا ہے، میں ان سے بالکل اتفاق کرتا ہوں، میں مطمئن ہوں اس سے۔ایک منسٹر صاحب سے میں یہ درخواست کروں گا کہ جو ایم اینڈ آر کا فنڈ ہے، ہر سال ہر ضلع کو جاتا ہے، ضلع ایبٹ آباد کی اس وقت یہ پوزیشن ہے، قلندر خان لودھی صاحب بھی تشریف فرما ہیں، مشتاق غنی

صاحب توڈبل منسٹر ہیں، انہیں ضرورت ہی نہیں ہے پانی ہو یا نہ ہو لیکن لودھی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو بھی بہت تکلیف ہے اور پورے ضلع کے عوام کو، کہ ایم اینڈ آر کا فنڈ نہیں گیا ہے ایبٹ آباد ضلع میں اور وہاں پر جو موٹر جلی ہے، ٹرانسفارمر خراب ہوا ہے، پمپ خراب ہوا ہے، میرے حلقے میں غالباً چھ سات ٹیوب ویلز بند ہیں، کل بھی بہت بڑا احتجاج ہوا ہے حویلیاں میں، شاہراہ ریشم بند ہوئی ہے، وہ لوگ ڈی سی صاحب کے پاس گئے ہیں، وہاں سے ایکسیئن صاحب کے پاس گئے ہیں، ٹرانسفارمر جلا ہوا تھا۔ تو میں یہ گزارش کروں گا منسٹر صاحب سے کہ باقی ضلعوں میں چلا گیا ہے ایم اینڈ آر کا فنڈ، ہمارے ضلع میں نہیں گیا ہے تو جتنا جلدی ممکن ہو سکے، ایک ہفتے کے اندر اندر ہو سکے، دو دنوں میں ہو سکے، تو ہمارے جو بند ٹیوب ویلز ہیں وہ چل جائیں۔ یہ دو گزارشات ہیں میری۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے، تھینک یو۔ شاہ فرمان صاحب!

<u>جناب محمد شیراز</u>: میڈم سپیکر! سپلیمنٹری ہے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Related to this one?

<u>جناب محمد شیراز</u>: جی ہاں، اسی سے متعلق ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے۔ اچھا جی شیراز خان بات کریں۔

<u>جناب محمد شیراز</u>: میڈم سپیکر! جس طرح نلوٹھا صاحب نے فرمایا ہے اسی طرح میرے ضلع صوابی میں بھی ایم اینڈ آر فنڈ نہیں گیا ہے، اسی طرح جو مینٹی ننس کا کام ہے وہ اسی طرح پڑا ہوا ہے، تو میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ آخر دس مہینے ختم ہونے کو ہیں تو خود ہی انصاف کریں، اگر پانی جیسے مسئلے کیلئے ایم اینڈ آر کا فنڈ نہیں تو اور کا کیا ہو گا؟

<u>جناب گل صاحب خان</u>: میڈم سپیکر!

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay. Gul Sahib Khan! Is it related to this one?

<u>جناب گل صاحب خان</u>: جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: وخت درکومہ Gul Sahib Khan, please related to the Question ایشتہ بیشتہ کوئسچن نہ بنہ، اوکے۔

جناب گل صاحب خان: میڈم! شکریہ۔ یہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ تو Related نہیں ہے لیکن ایم اینڈ آر کے ساتھ Related ہے، میں یہ منسٹر سی اینڈ ڈبلیو سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ ہمارے ٹینڈرز ہو چکے ہیں کرک میں سی اینڈ ڈبلیو میں ایم اینڈ آر کے روڈز کے، تو وہ اس پر بھی کمنٹس کریں کیونکہ اس کا بھی ایشو چل رہا ہے کہ اکاؤنٹ ون اور اکاؤنٹ فور کا، تو میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اس پر بھی Reply دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سی اینڈ ڈبلیو بعد میں جواب دیں گے، اس کے کوئسچنز ہیں۔

جناب جعفر شاہ: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جعفر شاہ صاحب، The last one، بس ختم۔ جعفر شاہ صاحب، سپلیمنٹری تین چار سے زیادہ نہیں لے سکتے، بس ختم۔ جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: تھینک یو میڈم سپیکر! میرا بہت شارٹ کوئسچن ہے، وہ یہ کہ فنڈز کا بہت بڑا مسئلہ ہے، ٹینڈرز بھی ہو چکے ہیں بعض سکیموں کے، اگر شاہ فرمان صاحب اس طرف متوجہ ہوں، ابھی تک پیسے ریلیز نہیں ہو سکے اور میرے خیال میں کتنا عرصہ ہوا تو اگر اس کی وضاحت فرمائیں، پورے صوبے میں یہ مسئلہ ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): شکریہ میڈم سپیکر! یہ نلوٹھا صاحب نے اپنے سوال کے جواب کے اوپر تو اطمینان کا اظہار کیا لیکن جو ایشو انہوں نے ایم اینڈ آر کا اٹھایا ہے تو Releases شروع ہو چکی ہیں ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کا تو ہو گیا ہے، میں ذرا اس کو چیک کرتا ہوں، دو دن میں پہنچ جائے گا، باقی بھی میں فنانس سے چیک کرتا ہوں کہ ایم اینڈ آر کا ریلیز کیوں Delay ہے، میں پتہ کروں گا لیکن ہمارے پاس ایک اے ڈی پی سکیم بھی ہے اور اس میں اگر کسی سکیم کے اوپر خرچہ زیادہ ہے تو اس کیلئے بھی پیسے ہیں، 'Rehabilitation of dysfunctional schemes'، تو اس کے اندر میں چیک کروں گا تو Kindly اگر، یا تو ڈیپارٹمنٹ اپنے طور پر سروے کرتی ہے لیکن اگر معزز اراکین کو کہیں، کہیں اگر ان کو کوئی مسئلہ ہے، کوئی سکیم اس حالت تک خراب ہے کہ ایم اینڈ آر کے پیسوں سے اس کا ٹھیک ہونا ممکن نہیں ہے تو اس سے بھی

ہم کر سکتے ہیں، بالکل ان شاءاللہ اس کو کریں گے اگرچہ چونکہ ایم اینڈ آر کا سوال تھا نہیں، میں نے تو معزز اراکین کو جواب دے دیا لیکن چونکہ یہ بالکل ایک نیا سوال ہے، لہذا آن پیپرز اس کا جواب موجود نہیں ہے۔ میں یہ تو ان سے نہیں کہوں گا کہ یہ نیا سوال لیکر آئیں لیکن ان کو تسلی دیتا ہوں کہ ایم اینڈ آر کا میں پوچھوں گا بہر حال Releases شروع ہو چکی ہیں، ان شاءاللہ جلدی ان تک پہنچ جائیں گے۔

Madam Deputy Speaker: Next Question, Izaz-ul-Mulk Sahib!

جناب اعزاز الملک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر، سوال نمبر 4256 دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Sorry 4256 خو نہ دے، 4262۔

* 4262 _ جناب اعزاز الملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات ڈی آئی خان ڈویژن میں شامل اضلاع کے دفاتر میں موجودہ افسران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دفاتر میں بطور ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال اسکریپ سرکاری گاڑیاں/ٹرک و مشینریاں موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ مواصلات و تعمیرات ڈی آئی خان ڈویژن میں شامل اضلاع کے نام اور ان دفاتر میں تعینات افسران کو فراہم کی گئی سرکاری گاڑیوں کی تعداد، آفیسر کا نام، عہدہ، گریڈ، گاڑی کا نام، ماڈل نمبر کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ دفاتر میں ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال اسکریپ سرکاری گاڑیوں/ٹرک و مشینریوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز عرصہ خرابی، نوعیت خرابی و لاگت مرمت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) محکمہ مواصلات و تعمیرات سرکل ڈی آئی خان کے زیر سایہ بلڈنگ اور ہائی وے ڈویژن ڈی آئی خان میں جز (i) اور جز (ii) سے متعلقہ تفصیل درج ذیل ہے:

سی اینڈ ڈبلیو سر کل ڈی آئی خان کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل جز(i)

نمبر شمار	آفیسر کا نام	عہدہ	گریڈ	گاڑی کا نام	ماڈل	رجسٹریشن نمبر
1	بہادر سید	سپر نٹنڈ نگ انجینئر	19	ٹویوٹا ہائی لکس ویگو ڈبل کیبن	2015	07-1514 2015
2	خلیل نور	اے آر او (لیبارٹری)	17	ٹویوٹا پک اپ سنگل کیبن	2015	A-1526
3	حمید اللہ خان خلیل	ایگزیکٹیو انجینئر (بلڈنگ)	18	سوزوکی کلٹس کار	2013	A-1483
4	محمد جاوید رحیم	ایس ڈی او (بلڈنگ)	16	پک اپ ٹویوٹا ہائی لکس	2015	A-2492
5	مشل خان	ایس ڈی او (بلڈنگ ٹو)	16	سوزوکی ویگن آر	2015	AA-4387
6	محمد شاہد	ایگزیکٹیو انجینئر (ہائی وے)	18	سوزوکی کلٹس	2010	AA-1582
7	انجینئر محمد شعیب	ایگزیکٹیو انجینئر (ٹانک)	17	ٹویوٹا ایکس ایل آئی	2010	A-1423
8	غلام قادر خان	ایس ڈی او	11	جمنی جیپ	2012	A-1109

سی اینڈ ڈبلیو سر کل ڈی آئی خان کے زیر استعمال مشینری کی تفصیل جز(ii)

نمبر شمار	گاڑی کا نام	موجودہ حالت / عرصہ خرابی	نوعیت خرابی	تخمینہ لاگت برائے مرمت
1	لینڈ کروزر	قابل مرمت /ایک سال	حالت خراب	تین لاکھ روپے
2	سوزوکی پوٹوہار	قابل مرمت دو سال	حالت خراب	ایک لاکھ پچاس ہزار روپے
3	ویل ڈوزر ایک عدد	قابل مرمت پندرہ سال	حالت خراب	نو لاکھ روپے
4	رولر (سٹیٹک) شہ زور چھ عدد	قابل مرمت پندرہ سال	کوئی نہیں	بیس لاکھ روپے
5	A-1013 پوٹھوہار جیپ	ناقابل مرمت	---	---

6	A-1192پوٹھوہار جیپ	ناقابل مرمت	---	---

محکمہ ہذا میں چارج لیتے ہی محکمہ میں تمام ناکارہ مشینری کو نیلام کرنے کی ہدایات جاری کی تھیں۔اس سلسلے میں ہم پشاور میں نیلامی کر چکے ہیں اور باقی تمام اضلاع میں یہ پراسیس ان شاءاللہ جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔

جناب اعزازالملک: 4262 جی جی۔ دا جی د دې نه مخکښې ما سوالات جمع کړی وو په دې حواله سره د مختلفو ډویژنو چې ډیر په بیدردئ سره د کالونو نه گاډی ولاړ دی د سی اینډ ډبلیو په مختلفو ډویژنو کښې، او ډی آئی خان ډویژن کښې هم په مختلف اضلاع کښې ولاړ دی، د کروړونو روپو گاډی دی او د هغې په مرمت باندې په لکهونو، ډیړه لاکھ، دو لاکھ، تین لاکھ خرچ راځی او د شلو شلو کالونه ولاړ دی، په دې باندې د قوم وسائل خرچ شوی دی، زما سوال دا دے د دې نه مخکښې هم کمیټئ ته زما سوالات ریفر شوی وو خو ترا اوسه پورې هیڅ په هغې باندې عملدرآمد نه دے شوے، زه دا غواړم چې دا سوال د هم کمیټئ ته ریفر شی او د دې څه نتائج برآمد شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔اکبر ایوب صاحب!

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): میڈم سپیکر! یہ آنریبل ممبر پہلے بھی اسی قسم کا سوال لیکر آئے تھے اور وہ Already کمیٹی کو ریفر ہو چکا ہے۔ میڈم سپیکر! پورے صوبے میں جتنی بھی خراب مشینری ہے اور ناکارہ گاڑیاں ہیں، ہم ان کو جو مشینری ٹھیک ہو سکتی ہے اس کو ٹھیک کر رہے ہیں اور جو ٹھیک نہیں ہو سکتی، جو بالکل کنڈم ہے میڈم سپیکر! ہم اس کو آکشن کر رہے ہیں اور اس سال بجٹ میں بھی ہر ڈویژن سے ہم نے بجٹ میں، Next budget میں فنانس سے ڈیمانڈ کی ہے اس مشینری کی Repair کیلئے فنڈز کیلئے ہم نے ڈیمانڈ کی ہے اور انہوں نے ہمیں یقین دہانی کرائی ہے کہ ہمیں فنڈز بھی دیں گے ان شاءاللہ، Already یہ ریفر ہوا ہوا ہے، اس کو پھر سے میرے خیال میں ریفر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Already یہ ریفر ہوا ہے اعزازالملک صاحب! تو Already کمیٹی میں پڑا ہے۔ Next Question, Izaz-ul-Mulk Sahib!

جناب اعزاز الملک: جی، سوال نمبر 4256 ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نه جی کنه بیا مو غلط اووئیلو۔

جناب اعزاز الملک: 4257 ہے یہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 4257، جی۔

* 4257 _ جناب اعزاز الملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات بنوں ڈویژن میں شامل اضلاع کے دفاتر میں موجودہ افسران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ دفاتر میں بطور ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال اسکریپ سرکاری گاڑیاں/ٹرک و مشینریاں موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ مواصلات و تعمیرات بنوں ڈویژن میں شامل اضلاع کے نام اور ان دفاتر میں تعینات افسران کو فراہم کی گئی سرکاری گاڑیوں کی تعداد، آفیسر کا نام، عہدہ، گریڈ، گاڑی کا نام، ماڈل نمبر کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ دفاتر میں ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال اسکریپ سرکاری گاڑیوں/ٹرک و مشینریوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز عرصہ خرابی، نوعیت خرابی و لاگت مرمت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) محکمہ مواصلات و تعمیرات ڈویژن بنوں جز (i) اور جز (ii) کی ضلع وائز مکمل تفصیل درج ذیل ہے:

محکمہ مواصلات و تعمیرات بنوں ڈویژن کے زیر استعمال گاڑیوں اور مشینری کی تفصیل

قابل استعمال گاڑیوں اور مشینری کی تفصیل						
نمبر شمار	آفیسر کا نام	عہدہ	گریڈ	گاڑی کا نام	ماڈل	رجسٹریشن نمبر
1	انجینئر فضل وہاب	سپرنٹینڈنگ انجینئر بنوں	19	Toyota Pickup Double cab	2012	AA-2550
2	انجینئر شہاب خان	ایگزیکٹو انجینئر بنوں	18	Suzuki Wagon R	2015	AA-4057

3	انجینئر عابد اللہ خان	سب ڈویژنل آفیسر-1 بنوں	17	Suzuki Cultus Car	2012	A-1346
4	امیر اللہ	سب ڈویژنل آفیسر-2 بنوں	17	Toyota Single Cab	2015	AA-4378
5	انجینئر محمد آیاز	سب ڈویژنل آفیسر-3 بنوں	17	Suzuki Cultus Car	1994	PRA-3089
6	محمد آیاز	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر لیبارٹری	17	Suzuki Cultus Car	2015	A-1091
7	محمد ریاض	سب ڈویژنل آفیسر لکی پی کے 74 لکی مروت	17	روڈ رولر	2013	A1125
8	حیات اللہ جان	سب ڈویژنل آفیسر لکی پی کے 76 لکی مروت	17	روڈ رولر	2013	-
9	محکمہ مواصلات وتعمیرات ورکشاپ بنوں			روڈ رولر	1970	-
10				روڈ رولر	1970	-
11				روڈ رولر	1971	-
12				روڈ رولر	1971	-
13				روڈ رولر	1972	-
14				روڈ رولر	1974	-

قابل مرمت مشینری/گاڑی

نمبر شمار	مشینری/گاڑی	تعداد	ماڈل	لاگت فی مشینری
1	چائنہ رولر	02	1981	150,000روپے
2	سکوڈا(یوایس اے)رولر	01	1970	80,000روپے
3	رومانیہ رولر	03	1973	110,000روپے
4	موٹر گریڈر	01	1973	70,000روپے
5	ٹرک ٹریلر	01	1991	90,000روپے

ناکارہ/خراب/ناقابل استعمال مشینری/گاڑیاں

نمبر شمار	مشینری/گاڑی	تعداد	ماڈل	خرابی نوعیت
1	شہ زور روڈ رولر	01	1974	انجن خرابی بمعہ ضروری پرزہ جات
2	پیڈرروما۔روڈ رولر	02	1969	ایضاً
3	رومانیہ۔روڈ رولر	01	1973	ایضاً
4	موٹر گریڈر	01	1972	ایضاً
5	سوزوکی جیپ باڈی	02	1974	ایضاً
6	سوزوکی جیپ	01	1974	ایضاً

7	شیوارلیٹ پک اپ	01	1974	ایضاً
8	ٹویوٹا پک اپ	01	1984	ایضاً

محکمہ ہذا میں چارج لیتے ہی محکمہ میں تمام ناکارہ مشینری کو نیلام کرنے کی ہدایات جاری کی تھیں، اس سلسلے میں ہم پشاور میں نیلامی کر چکے ہیں اور باقی تمام اضلاع میں یہ پراسیس ان شاءاللہ جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔

جناب اعزاز الملک: بنوں ڈویژن کے حوالے سے اسی طرح کا کوسچن ہے تو یہی معاملہ، یعنی تمام صوبے میں، ټولو دفاترو کښې هم دغه صورتحال دے چې سړے ورته ګوری پراته دی، ټائرونه ئے په ځائې او ډیر لوئې لوئې ګاډی دی، قیمتی ګاډی نو دا خو زمونږ په صوبه باندې ظاهره خبره ده، یعنی دومره عجیبه غوندې صورتحال دے چې پوره قوم ورته ګوری او هیڅ علاج ئے نشته دے۔ دغه شان د دې نورو دفاترو صورتحال دے خاصکر سی اینډ ډبلیو دا صورتحال دے نو که متعلقه منسټر صاحب دا یقین دهانی کوی چې که په میاشت نیمه کښې د دې څه حل را اوځی نو ټهیک خبره ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب!

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): جی میڈم! اس طرح ہے کہ مشینری سی اینڈ ڈبلیو، ہم خود آکشن کرتے ہیں، جو کنڈم مشینری ہے، جو گاڑیاں ہیں، اس کا ایڈمنسٹریشن میں ایک پول بنا ہوا ہے We have written it to them کہ آپ یہ گاڑیاں ہماری کنڈم آپ اٹھائیں اور ان کو آکشن کریں۔ اس کے اوپر پراسیس لگا ہوا ہے، جی ورک کر رہے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بس اس کو Hurryup اسلئے کرنا ہے کہ یہ کوسچن پہلے بھی آیا تھا، تو پلیز اس کو Hurryup کر لیں نا؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، سی ایم صاحب! جی، سی ایم صاحب!

جناب وزیر اعلیٰ: اس سوال پر میں اکبر ایوب صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جتنا جلدی ہو سکے آپ کے پاس جو Junk پڑا ہوا ہے، اس کو آکشن میں لے جائیں اور مہینے کے اندر یہ کلیئر ہونا چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو ویری مچ، تو ایک مہینہ دیا گیا ہے۔ You want to say something Akbar Ayub، سی ایم صاحب کے بعد آپ کیا کہیں گے، Next Question پر جاتے ہیں۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: نہیں میڈم! وہ گل صاحب خان نے بات ایم اینڈ آر کی کی تھی، وہ مجھے کہہ رہے ہیں، اس کا جواب نہیں دیا۔ میڈم! اس کیلئے بل ہم نے، میں نے آج آپ سے بات کی تھی، ہم نے بل جمع کرایا ہے اسمبلی میں لیکن آج ایجنڈا زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ نہیں آسکا۔ چونکہ یہ فنڈز ٹرانسفر ہو گئے تھے ڈسٹرکٹس کو، تو اس کیلئے ہم امنڈ منٹس لا رہے ہیں اور ان فنڈز کو ہم ان شاءاللہ واپس کر دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی ہاں، انہوں نے مجھے ریکویسٹ کی تھی لیکن میں نے نہیں لیا ہے، ایجنڈا بہت زیادہ تھا۔ Next Question, Aizaz-ul-Mulk Sahib۔

جناب اعزاز الملک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ 4256۔

* 4256 _ جناب اعزاز الملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات مردان ڈویژن میں شامل اضلاع کے دفاتر میں موجودہ افسران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ دفاتر میں بطور ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال اسکریپ سرکاری گاڑیاں/ٹرک و مشینریاں موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ مواصلات و تعمیرات مردان ڈویژن میں شامل اضلاع کے نام اور ان دفاتر میں تعینات افسران کو فراہم کی گئی سرکاری گاڑیوں کی تعداد، آفیسر کا نام، عہدہ، گریڈ، گاڑی کا نام، ماڈل نمبر کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ دفاتر میں ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال اسکریپ سرکاری گاڑیوں/ٹرک و مشینریوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز عرصہ خرابی، نوعیت خرابی و لاگت مرمت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) محکمہ مواصلات و تعمیرات سرکل مردان کے زیر سایہ بلڈنگ ڈویژن مردان، صوابی اور ہائی وے ڈویژن مردان جز(i) اور جز(ii) متعلقہ تفصیل درج ذیل ہے:

سی اینڈ ڈبلیو سرکل مردان کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل جز(i)

نمبر شمار	آفیسر کا نام	عہدہ	گریڈ	گاڑی کا نام	ماڈل	رجسٹریشن نمبر
1	انجینئر محمد طارق	سپرنٹنڈنگ انجینئر	19	ایکس ایل آئی	2009	A-1224
2	انجینئر قدرت اللہ	ایگزیکٹیو انجینئر (ہائی وے) مردان	18	سوزوکی سوئفٹ	2014	AA-4372
3	انجینئر محمد ساجد خان	ایگزیکٹیو انجینئر (بلڈنگ) مردان	18	سوزوکی کلٹس	2013	A-3292
4	انجینئر نوید اقبال	ایگزیکٹو انجینئر (صوابی)	18	سوزوکی ویگن آر	2015	AA-4053
5	علی اصغر	ایس ڈی او (بلڈنگ) مردان	17	سوزوکی ویگن آر	2015	AA-4358
6	اجمل انور	ایس ڈی او (بلڈنگ) مردان	16	ٹویوٹا پک اپ	1994	A-1043
7	نقیب اللہ خٹک	ایس ڈی او (بلڈنگ) مردان	11	سنگل کیب ڈاٹسن	2015	AA-4375
8	انجینئر مہدی رضا	ایس ڈی او (ہائی وے) مردان	17	سوزوکی ویگن آر	2015	AA-4360
9	انجینئر ظہور الہی بیگ	ایس ڈی او (ہائی وے) مردان	17	سوزوکی کلٹس	2013	A-1674
10	انجینئر عرفان خان	ایس ڈی او (صوابی)	17	سوزوکی ویگن آر	2015	AA-4357
11	انجینئر سعود خان	ایس ڈی او (صوابی)	17	سنگل کیب پک اپ	2015	AA-4369
12	عبدالصبور	ایس ڈی او (صوابی)	17	سوزوکی کلٹس	2013	A-0288
13	انجینئر سجاد حیدر	ایگزیکٹیو انجینئر (بونیر)	18	سوزوکی جمنی جیپ	2013	A1066

	جان					
14	سید ناصر جہاں	ایس ڈی او (ہائی وے) بونیر	17	سوزوکی ویگن آر	2015	AA-4355

سی اینڈ ڈبلیو سرکل مردان کے زیر استعمال مشینری کی تفصیل جز(ii)

سی اینڈ ڈبلیو ہائی وے ڈویژن مردان				
نمبر شمار	گاڑی کا نام	موجودہ حالت / عرصہ خرابی	نوعیت خرابی	تخمینہ لاگت برائے مرمت
1	روڈ رولر (وبراٹوری) دو عدد	قابل استعمال	کوئی نہیں	---
	روڈ رولر (وبراٹوری) دو عدد	ناقابل استعمال / چار سال	ٹائر، انجن، آئل، پمپ، بیٹری وغیرہ	تقریباً چار لاکھ روپے فی رولر
2	روڈ رولر (سٹیٹک) دو عدد	قابل استعمال	کوئی نہیں	---
	روڈ رولر (سٹیٹک) دو عدد	ناقابل استعمال / چار سال	انجن اوورہالنگ، آئل پمپ، بیٹری وغیرہ	تقریباً دو لاکھ روپے فی رولر
3	موٹر گریڈ	خراب۔ قابل مرمت	ٹائر، انجن اوورہالنگ، آئل پمپ بیٹری	تقریباً دس لاکھ روپے

سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن صوابی

1	روڈ رولر	قابل استعمال	کوئی نہیں	---
2	A-2357 مٹسوبشی سنگل کیب	ناقابل استعمال	انجن اوورہالنگ، آئل پمپ، بیٹری وغیرہ	پانچ لاکھ روپے
3	A-4135-1985	ناقابل استعمال	انجن اوورہالنگ، آئل پمپ، بیٹری	پانچ لاکھ روپے

			وغیرہ	
4	A-1022 سوزوکی خیبر 1999	ناقابل استعمال	انجن اوورہالنگ،آئل پمپ، بیٹری وغیرہ	دولاکھ روپے
5	روڈرولر	ناقابل استعمال	---	---

سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن بونیر

1	سوزوکی پوٹھوہار جیپ-1267 Swat	ناقابل استعمال	انجن، باڈی، ٹائر، بیٹری، وائرنگ، آئل، پمپ وغیرہ	Condom
2	سوزوکی پوٹھوہار جیپ -1017 Swat	ناقابل استعمال	انجن، باڈی، ٹائر، بیٹری، وائرنگ، آئل، پمپ وغیرہ	Condom
3	سوزوکی پوٹھوہار جیپ1232 Swat	ناقابل استعمال	انجن، باڈی، ٹائر، بیٹری، وائرنگ، آئل، پمپ وغیرہ	Condom

محکمہ ہذا میں چارج لیتے ہی محکمہ میں تمام ناکارہ مشینری کو نیلام کرنے کی ہدایات جاری کی تھیں۔اس سلسلے میں ہم پشاور میں نیلامی کر چکے ہیں اور باقی تمام اضلاع میں یہ پراسیس ان شاءاللہ جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔

جناب اعزازالملک: بس دغه د مردان ډویژن هم صورتحال دے جی او دا ډیر محسوسیږی یو شان دی ټول۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نو اعزازالملک صاحب سی ایم صاحب خو ورته یو میاشت ورکړه فلور آف دی هاؤس باندې نو بس تھیک شوه کنه؟

جناب اعزازالملک: صحیح ده جی۔

Madam Deputy Speaker: Okay, thank you. Next one, Mr. Sardar Hussain Chatrali, Question No, please?

جناب سردار حسین (چترالی): میڈم سپیکر! ایک میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ یہ اسمبلی ہے اور اس کے اندر خرچے کو کم کرنے کے عرض سے میں نے اس کو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چترالی صاحب! ذرا پلیز یہ کوسچن نمبر پڑھ لیں۔

جناب سردار حسین (چترالی): کوسچن نمبر یہاں پر صحیح نہیں آرہا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں آرہاہے؟اچھامیں بتادیتی ہوں، 4861۔

* 4861 _ **جناب سردار حسین (چترالی):** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ضلع چترال میں 2015 کے سیلاب کے بعد سڑکوں کی بحالی کیلئے فنڈز مختص کئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع چترال کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور کن کن سڑکوں پر خرچ کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات وتعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) حکومت خیبر پختونخوا نے جولائی 2015 کے سیلاب کی وجہ سے تباہ شدہ روڈز پر ٹریفک کی آمدورفت کی عارضی طور پر بحال کرنے کیلئے مبلغ 292.00 ملین روپے ریلیز کئے جس میں سے 287.046 ملین روپے خرچ ہوئے۔ مذکورہ 287.046 ملین روپے میں 216.228 ملین کا کام FWO جبکہ مواصلات و تعمیرات چترال نے 70.818 ملین کا کام کیا۔ مختص و خرچ شدہ رقوم کی تفصیل بمعہ متعلقہ روڈز و پلوں کے نام درج ذیل ہیں، تفصیل ذیل ہے:

(الف) روڈز اور پل FWO انفراسٹرکچر بحالی کا کام فلڈ چترال 2015

سریل نمبر	سکیم کا نام	منظور شدہ رقم	خرچ شدہ رقم
1	چترال گرم چشمہ روڈ بمعہ	31.971 ملین	31.971 ملین
2	چترال بونی روڈ	42.277 ملین	42.277 ملین
3	کالاش ویلی بمبوریت روڈ بمعہ	42.185 ملین	42.185 ملین
4	سٹیل پل شغور کریم آباد گرم چشمہ روڈ	57.674 ملین	57.674 ملین
5	ریشن پل بونی چترال روڈ	38.461 ملین	38.461 ملین
6	انٹر پل لکڑی وال بمبوریت روڈ	3.600 ملین	3.600 ملین
7	ٹوٹل	216.228 ملین	216.228 ملین

سیلاب 2015 کے سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن کی خرچ شدہ تفصیل برائے روڈز/پل سب ڈویژن کے حسب ذیل ہیں۔

تفصیل بحالی روڈز/پل فلڈ 2105 سب ڈویژن چترال

سریل نمبر	سکیم کا نام	منظور شدہ رقم	خرچ شدہ رقم
1	بحالی گرم چشمہ گوبور روڈ	6.670 ملین	6.670 ملین
2	بحالی بیگوشٹ ویلی روڈ	0.478 ملین	0.478 ملین
3	بحالی ارکاری ویلی روڈ اپ ٹو باریني پل	0.421 ملین	0.421 ملین
4	بحالی روجی ٹو اویر روڈ	0.746 ملین	0.746 ملین
5	بحالی نالہ پل ڈرشپ	1.273 ملین	1.273 ملین
6	بحالی اسٹیل پل گرم چشمہ	0.526 ملین	0.526 ملین
7	بحالی کندوجال روڈ گرم چشمہ	0.791 ملین	0.791 ملین
8	بحالی کریم آباد اپ ٹو حسن آباد روڈ	0.314 ملین	0.314 ملین
9	بحالی ہرت سائیڈ	0.600 ملین	0.600 ملین
10	بحالی مروئی پرئیت روڈ	0.170 ملین	0.170 ملین
11	بحالی برنس پرئیت روڈ	0.380 ملین	0.380 ملین
12	بحالی گرم چشمہ اپ ٹو پچگی	0.597 ملین	0.597 ملین
13	کل میزان	6.966 ملین	6.966 ملین

تفصیل بحالی روڈز/پلفلڈ 2015 چترال سب ڈویژن بونی

سریل نمبر	سکیم کا نام	منظور شدہ رقم	خرچ شدہ رقم
1	بحالی چترال بونی روڈ	3499835/-	3499835/-
2	بحالی بونی مستوج روڈ	2339971/-	2339971/-
3	بحالی مستوج شندور روڈ	2506000/-	2506000/-
4	بحالی مستوج بریپ روڈ	4211802/-	4211802/-
5	بحالی بحالی پوکیل لون گبکیر روڈ	2506000/-	2506000/-
6	بحالی پوکیل اویر روڈ	1501000/-	1501000/-
7	بحالی بولنی شاہ گرام روڈ	2469000/-	2469000/-
8	بحالی بھالی پار پیش اویر روڈ	1651400/-	1651400/-
9	بحالی زئیت شاہ گرام روڈ	2500000/-	2500000/-

10	بحالی ریچ روڈ	2370000/-	2370000/-
11	بحالی موڑ کہو موژ گول ٹو نیشکو روڈ	5392000/-	5392000/-
12	بحالی بحال موڑ کہو سوروحت پل ٹو تریچ	3254564/-	3254564/-
13	بحالی بونی کو شوم کاغ لشٹ ربڑ	331175/-	331175/-
14	بحالی پٹرانگ گھاس پل	700000/-	700000/-
15	بحالی پاریش پل	2000000/-	2000000/-
16	بحالی شاگرام پل	1959248/-	1959248/-
17	بحالی باغ پل	494304/-	494304/-
18	بحالی خیر چوم اویر پل	750000/-	750000/-
19	بحالی مستوج روغل پاس روڈ پریپ ٹو یارخون	500000/-	500000/-
20	بحالی چرون زوندرا گرام روڈ	400000/-	400000/-
21	بحالی کوشوم ریچ رود	973000/-	973000/-
	کل میزان	40245299/-	40245299/-
	کل میزان	40.245/- ملین	40.245/- ملین

تفصیل بحالی روڈز/پل فلڈ 2015 چترال سب ڈویژن بونی تفصیل بحالی روڈز/پل فلڈ 2015 چترال سب ڈویژن دروش

سریل نمبر	سکیم کا نام	منظور شدہ رقم	خرچ شدہ رقم
1	بحالی بنیسار روڈ 1-4	850000/-	850000/-
2	بحالی شیسی کوہ مڈک لشٹ روڈ 1-20	1500000/-	1500000/-
3	بحالی شیشی کوہ مڈک لشٹ روڈ 20-45	1280644/-	1280644/-
4	بحالی شیشی کوہ مڈک لشٹ روڈ 4-6	1000000/-	1000000/-
5	بحالی حمسی ارندہ روڈ 1-15	1200000/-	1200000/-
6	بحالئ کمسئے ارندو روڈ 15-20	1800000/-	1800000/-
7	بحالی دوباچ رمبو روڈ	950000/-	950000/-
8	بحالی چترال ویسٹ روڈ	850647/-	850647/-
9	بحالی آیون بازار روڈ	349200/-	349200/-

650000/-	650000/-	بحالی بیوری روڈ	10
1978811/-	1978811/-	بحالی اوسیک پل فیز	11
1495972/-	1495972/-	بحالی اوسیک پل فیزII	12
863135/-	863135/-	بحالی ارسون روڈ	13
300148/-	300148/-	بحالی سوئر روڈ	14
151200/-	151200/-	بحالی جحیریت روڈ	15
351000/-	351000/-	بحالی نغار روڈ	16
834517/-	834517/-	بحالی کاوتی پل	17
251720/-	251720/-	بحالی ڈوم شغور دروش ایریا	18
6950000/-	6950000/-	بحالی دوباڑ پل	19
23606994/-	23606994/-	کل میزان	
23.606/- ملین	23.606/- ملین	کل میزان	

جناب سردار حسین (چترالی): 4861 میں میرا یہ تھا کہ میں نے یہ پوچھا تھا کہ چترال میں 2015 کے سیلاب کے بعد مختلف روڈز اور پلوں کی بحالی کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور جس کی پوری تفصیل تقریباً آ گئی ہے، اپر چترال اور لوئر چترال میں لیکن کئی ایسی جگہیں ہیں جس میں Doubling ہو چکی ہے، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو بھی اس وقت پیسے ملے تھے اور سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کو بھی پیسے ملے ہیں اور ادھر سے بھی کچھ Payment ہو چکی ہے، ادھر سے بھی Payment ہو چکی ہے، میری گزارش یہ ہے کہ ان کو دیکھا جائے کہ یہاں پر ڈیپارٹمنٹ نے ڈبل، اگر آپ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس جاتے ہیں، کہتے ہیں یہ روڈز میں نے بحال کئے ہیں، ایسا نہیں ہے بلکہ یہ روڈز پراونشل گورنمنٹ کے ہیڈ سے بحال ہوئے تھے Temporary طور پر اور دوسرا اس میں یہ تھا کہ بھئی اسی وقت وہ بحال کئے گئے کچھ ایف ڈبلیو او کے ذریعے سے، کچھ اور کئے گئے لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ ادھر سے بھی لوکل گورنمنٹ سے بھی کہا جاتا ہے کہ یہ یہ روڈز بحال کئے ہیں اور لوگوں کے بلز پڑے ہیں، تو میں گزارش یہ کروں گا کہ اس کے اوپر منسٹر صاحب کوئی ایسا میکنزم ہمیں بتادیں کہ یہ جو Doubling ہو چکی ہے اور یہ پیسے دونوں طرف سے خرچ تو نہیں ہو سکتے، ان کو ملانے سے پورا روڈ بھی بن سکتا تھا، یہی میری گزارش ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر! سپلیمنٹری ہے جی۔

جناب سلیم خان: سپلیمنٹری ہے میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی سپلیمنٹری ہے، اوکے۔ دونوں ایک جگہ نہیں بول سکتے، ون بائی ون، اوکے بولیں جی، سلیم صاحب!

جناب سلیم خان: میڈم سپیکر! یہ چترال کے حوالے سے چونکہ یہ کوئسچن Raise کیا گیا ہے، اس میں ایک ضمنی کوئسچن میرا یہ بھی ہے کہ جب سیلاب آیا تھا چترال میں تو اس وقت چیف منسٹر صاحب مہربانی کرکے خود وہاں پر آئے تھے اور ان کے ساتھ منسٹرز صاحبان، سپیکر صاحب! سب، تو چترال کے حالات کا چیف منسٹر صاحب نے خود بغور جائزہ لیا تھا تو انہوں نے مہربانی کر کے کوئی چودہ کروڑ بیس لاکھ روپے Immediately release کیے تھے چترال کے سیلاب کی بحالی کیلئے مگر وہ چودہ کروڑ کے اوپر جو ڈائریکٹیو تھا چیف منسٹر کا، وہ As it is ابھی تک اس کی Implementation نہیں ہوئی ہے تو اس کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں، ہمیں منسٹر صاحب اگر بتادیں؟ تھینک یو ویری مچ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اوکے۔ ستار صاحب!

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر! آپ کا شکریہ۔ چونکہ ہمارے سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہیں تو میں سر! آپ کا ایک اہم مسئلے کی طرف خصوصاً سیلاب 2015 کے حوالے سے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Excuse me اگر اس سے Related ہے تو۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: Related ہے سر! سیلاب کے حوالے سے ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں تو اس کوئسچن سے Related آپ نے پوچھنا ہوگا Otherwise تو میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: سیلاب سے متعلق Related، کوہستان میں آرہا ہے سر! دو ہزار اور کوئسچن بھی یہ ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا پلیز ذرا Time limit کا۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: 2015 میں سر! سیلاب میں ایک بڑا انفراسٹرکچر ہمارا Damage ہوا تھا کوہستان میں بھی، غالباً اس صوبے میں سب سے بڑے Damages کوہستان میں ہوئے تھے تو سی ایم صاحب تشریف لائے اس کے بعد اور انہوں نے ڈائریکشن دی تھی سرکاری Sectoral assesment ایک آئی تھی، اس میں تقریباً باون کروڑ روپے کوہستان کیلئے آئے ہوئے ہیں، ابھی تک وہ استعمال نہیں ہوسکے ہیں۔ تو جو سی اینڈ ڈبلیو، پی ایچ ای، ایریگیشن نے اس وقت Assesment کی تھی، اپنا ڈیمانڈ پیش کیا تھا۔ میری سی ایم صاحب سے گزارش ہوگی، اس میں تھوڑی وضاحت بھی کریں کہ وہ فنڈ ابھی تک استعمال نہیں ہوا ہے۔ کچھ کوشش بھی کی جارہی ہے نئی سکیموں پر لگانے کی۔ تو اس حوالے سے جو اس وقت روڈز خراب ہوگئے ہیں ہمارے، ابھی تک Valleys تک ہماری Access نہیں ہے، رسائی نہیں ہے۔ اسی بجٹ کو، میں گزارش کروں گا سی ایم صاحب! کہ جو Assesment اس وقت ڈیپارٹمنٹ نے کی تھی انہی پراجیکٹس پہ لگایا جائے، یہ میری گزارش ہوگی آپ کی ڈائریکشن ہو اس محکمے کو، اس میں ہم کلیئر کرلیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ پہلے اکبر ایوب صاحب اور پھر سی ایم صاحب۔ جی، اکبر ایوب صاحب!

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! سردار صاحب نے کہا کہ ان سکیمز میں (مداخلت) میں ایک منٹ جواب دے دوں پھر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ جواب دے دیں پھر، یہ جواب دے دیں پھر میں آتی ہوں۔ جی۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر! اس میں چترال کیلئے 287 Million rupees ان کاموں کیلئے رکھا گیا تھا اور ان میں سے 216 Million rupees کے کام ایف ڈبلیو او نے کیے ہیں میڈم! سی اینڈ ڈبلیو نے نہیں کیے۔ سی اینڈ ڈبلیو نے صرف اس میں سات کروڑ روپے کا کام کیا ہے لیکن انہوں نے جو چارج لگایا ہے، یہ بڑا سیریس چارج ہے کہ اس میں کوئی ڈسٹرکٹ کونسل بھی کام کرتی رہی ہے اور Doubling ہوئی ہے۔ میڈم! میں ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو آپ کمیٹی کی طرف بھی بھیجیں اور سی ایم صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں، سی ایم صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ پراونشل انسپکشن ٹیم سے اس کی انکوائری بھی کرائیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سی ایم صاحب! جی۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جیسے اکبر ایوب صاحب نے کہا تو ان شاءاللہ تعالیٰ ہم اس کو، انسپکشن ٹیم کو، آپ مجھے کوئی رپورٹ بھیج دیں ہم ان کی انکوائری کر لیں گے اور دوسرا جو کوہستان کا فلڈ کا مسئلہ ہے I don't know میرا خیال تھا کہ وہ ابھی کام شروع ہو چکے ہوں گے کیونکہ ہم نے پی ڈی ایم اے کے تھرو فنڈز Available ہیں، تو میرے خیال میں میں پی ڈی ایم اے اور آپ کی میٹنگ رکھوالوں گا، آپ تینوں ایم پی ایز بیٹھ جائیں نئے سکیمز کرنے ہیں جو بھی کرنا ہے؟ آپ کی مرضی سے ان شاءاللہ ہو گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو سی ایم صاحب۔ یہ اکبر ایوب صاحب! آپ Follow up کر لیں اس کا پھر جو سی ایم صاحب نے کہا ہے اوکے۔Next۔

جناب ضیاءاللہ آفریدی: پوائنٹ آف آرڈر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی ضیاء صاحب ! You۔

جناب سلیم خان: مجھے تو جواب نہیں ملا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ کو جواب انہوں نے دے دیا ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سلیم خان: بالکل مجھے جواب دیا ہے Again میری ریکویسٹ ہے منسٹر صاحب سے اور چیف منسٹر صاحب سے کہ چودہ کروڑ روپے چیف منسٹر صاحب نے وہاں آ کے اسی وقت جاری کیے اور اس کے بعد چیف منسٹر صاحب نے اپنے ڈائریکٹیوز بھی جاری کیے اور وہاں پہ جب ڈائریکٹیو لے کے ہم گئے تو چودہ میں سے ساڑھے تین چار کروڑ روپے اسی فلڈ میں بغیر کسی ٹینڈر کے، تھرو دی ڈپٹی کمشنر خرچ، کہتے ہیں کہ ڈپٹی کمشنر کی طرف سے ہوئے ہیں لیکن اس طرف جو ہم نے بحالی، روڈ کی بحالی ہوئی ہے جی میرے حلقے میں، وہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے کیے ہیں اور بڑے مشکل حالات میں کیے ہیں اور بہت اچھے طریقے سے بہت جلد ممکن ہی نہیں تھا کیے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ رقم جو سی اینڈ ڈبلیو نے کام کیا ہے میں نے دیکھا ہے، ان کی مشینیں لگی ہیں، یہاں کا جو تین کروڑ روپے دوسری طرف سے کسی نے لگایا ہے، ٹینڈر کدھر ہے، کس کی اجازت سے ہوا ہے، چیف منسٹر کا ڈائریکٹیو As it is موجود ہے۔ اس پر ابھی عملدر آمد نہیں ہوا، عملدر آمد نہیں ہوا ہے۔ Again میں ریکویسٹ یہ کرتا ہوں کہ ایک چیز ہمیں، بڑی مہربانی کہ اس مالیاتی کمزوری کے باوجود ہمیں ملی ہے لیکن یہ نہیں کہ ایک ہی جگہ دونوں طرف سے جو ہے نہ بل بنایا جائے

اوراس کو وہ کیا جائے۔ میری ریکویسٹ یہ ہے کہ پراپر انکوئری ہو اور یہ جو چودہ کروڑ میں سے چار کروڑ روپے استعمال ہو چکے ہیں، یہ کس ڈائریکٹیو کے تحت ہو چکے ہیں؟ کیا ڈپٹی کمشنر یا ناظم کے پاس یہ اختیارات ہیں میں یہ چاہتا ہوں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب! اکبر ایوب صاحب!

مشیر مواصلات و تعمیرات: میڈم! ان کا مسئلہ اور ہے ادھر کوئی کام ایمرجنسی میں میرا خیال ہے ڈپٹی کمشنر نے کنٹریکٹرز سے کروائے ہیں جن کی یہ میرے پاس آئے تھے، ہمارے پاس ان کاموں کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ میں نے، انہوں نے کہا تھا کہ آپ ریلیف منسٹر سے جا کے رابطہ کریں یا سی ایم صاحب سے کوئی ڈائریکٹیو لیں تا کہ اس کی Authentication ہو کہ وہ کام ہوئے ہیں کہ نہیں ہوئے ہیں تا کہ اس کی Payment کا کوئی انتظام کیا جائے۔

Madam Deputy Speaker: Last Shah Farman Sahib and then I am going to next Question-----

جناب ضیاءاللہ آفریدی: پوائنٹ آف آرڈر میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضیاء ستا د دې سره Related دے ته خو د چترال نه ئے کنه؟ دا خو د چترال د سکشن دے۔ سی ایم صاحب!

جناب وزیر اعلیٰ: میڈم سپیکر! میرے خیال میں جو فیصلہ ہوا ہے انکوئری کا تو ذرا آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تو کمیٹی انکوائر کرے اور یہ ساری رپورٹ دے تا کہ جو بھی غلط کام ہوا ہے وہ سامنے آجائے۔ کمیٹی کو میرے خیال میں ریفر کریں۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Is it the desire of the House that the Question number, which one was this 4861, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. Okay, next Question, next Question, Sardar Hussain Chitrali Sahib!

* 4869 _ جناب سردار حسین (چترالی): کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2015-16 اور 2016-17 میں چترال کیلئے مختلف روڈز کی منظوری دی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع چترال کے تمام روڈز کی تفصیلات بمعہ پراگریس رپورٹ فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2015-16 اور 2016-17 میں ضلع چترال کیلئے جن روڈز اور پلوں کی منظوری دی گئی تھی، ان کی مکمل تفصیل درج ذیل ہے:

جون 2016 تا 20 دسمبر 2016

	اے ڈی پی نمبر	کام روڈز کا نام	Estimated cost	حاصل شدہ فنڈز	خرچ شدہ فنڈز	فزیکل پراگریس
1۔	1048/15024(2016-17)	تعمیر /بحالی/وسیع/مکمل/نامکمل موڑ کھو بونی پل ٹو بونی بازار براستہ بازار ٹو گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس تحصیل مستوج ضلع چترال۔ سب ہیڈ: 1۔ نامکمل موڑ کھو روڈ کی تکمیل کا کام 2۔ نامکمل بونی پل کی تکمیل کا کام 3۔ نامکمل بونی بازار ٹو گیسٹ ہاؤس روڈ کا کام	83430 ملین	7.500 ملین	7.500 ملین	1) زمین کی حوالگی کی وجہ سے کام شروع نہیں ہوا 2)۔35%۔ 3)۔30%۔
2۔	1049/150844(2016-17)	تعمیر/بحالی/وسیع/مکمل/نامکمل دریجون ٹو تریچ جنجریت ٹو جنجریت کوہ اینڈ لون ٹو کوشت روڈ ضلع	7.500 ملین	7.500 ملین	7.500 ملین	1۔ زمین کو حوالگی ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ 2۔ موسمی

		چترال۔ سب ہیڈ: 1۔نامکمل دریجون ٹو تریچ روڈ کی تکمیل کا کام۔ 2۔نامکمل جنجریت ٹو جنجریت کوہ روڈ کی تکمیل کا کام۔ 3۔نامکمل کوشت ٹو لون روڈ کا کام				حالات کی وجہ سے کام اپریل کو شروع ہو گا۔ 3۔80%
3	1163/13072(2016-17)	ایمپرومنٹ /بحالی اینڈ اپگریڈیشن آف 300کلومیٹر روڈز خیبر پختونخوا سب ہیڈ۔ بولی گول روڈ	10.00ملین	6.076 ملین	6.078 ملین	80%
4	1166/140974(2016-17)	بحالی /اپگریڈیشن اینڈ ایمپرومنٹ آف روڈز ان PK-89ضلع چترال سب ہیڈ۔ گرم چشمہ روڈ سنگو ایریا چترال	10.000 ملین	3.000 ملین	3.000 ملین	50%
5	1050/160638(2016-17)	دوبارہ تعمیر بحالی موز گول جھولا پل تباہ شدہ بابت سیلاب جولائی،اگست 2015	19.8ملین	2.500 ملین	2.500 ملین	100%
6	1051/160638	اگست، ستمبر 2015سیلاب متاثرہ روڈز اور پل وغیرہ کی بحالی کا کام	15.010 ملین	5.000 ملین	2.500 ملین	100%
7	1052/160639(2016-17)	جولائی،اگست2015 سیلاب متاثرہ ریشن پاور	12.627 ملین	5.000 ملین	2.000 ملین	100%

		اسٹیشن ہاؤس روڈ کی بحالی کا کام				
8	1046/1409 84(2016-17)	آیون پل کی ڈیزائن اور تعمیر کا کام 2-12-2016 کو پی ڈی ڈبلیو پی سے منظور شدہ Administrative Approval کا انتظار ہے	84.850 ملین	5.000 ملین	Nil	پری کوالیفیکشن ٹینڈر 30/3/2017 کو ہوگا

مذکورہ بالا سکیمز کے علاوہ سال 17-2016 میں جناب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے مزید 09 پلوں اور 09 روڈز کو کل 550.00 ملین روپے مختص شدہ رقم کے ساتھ Non-ADP Schemes منظور کیا جس میں روڈز کیلئے 150.00 ملین روپے جبکہ پلوں کیلئے 400.00 ملین مختص ہوئے۔ اس کے ٹینڈرز 22-02-2017 کو کھل چکے ہیں، حتمی منظوری کے بعد 09 روڈز پر کام شروع کر دیا گیا ہے جبکہ 09 پلوں میں سے 03 پر کام جاری ہے باقی ماندہ 05 پلوں پر کام جلد ہی لواری ٹاپ کھلنے کے بعد شروع کر دیا جائے گا۔ مزید یہ کہ ایک پل کو تین دفعہ ٹینڈر کیلئے پیش کیا گیا جس میں کسی ٹھیکیدار نے حصہ نہیں لیا، چوتھی بار ٹینڈر مورخہ 05-05-2017 کو طلب کرنے کیلئے مشتہر کر دیا گیا ہے۔

جناب سردار حسین (چترالی): میڈم سپیکر! یہ کوسچن جو ہے جو ابھی آیا ہوا ہے، یہ کوسچنز کوئی دو چار مہینے پہلے میں نے ڈالے تھے اور چار مہینے کے بعد یہ کوسچن سامنے آیا ہے جس میں سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015 اور 17 کی بات تھی لیکن اس کے بعد محترم چیف منسٹر صاحب نے مہربانی فرما کر اور اس میں پرائم منسٹر صاحب بھی تشریف لائے تھے، انہوں نے کہا تھا کہ جو پل وغیرہ Damage ہو چکے ہیں جو آپ کے وہ ہیں، یہ سارا ہم کر دیں گے اور پھر NDMA جو تھا، ان کو بھی بھیجا گیا لیکن ایک ڈیڑھ سال تک اسی انتظار میں ہم رہے کہ شاید وہاں سے کوئی چونی مل جائے لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آنے کے باوجود دیکھنے کے باوجود نہیں ہو سکا۔ تو میں چیف منسٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں 22-02-2017 کو وہ جو Damage پل تھے اور جتنے بھی، جو لکڑی کے پل تھے، ان کو Convert کر کے اور باقاعدہ اور Cemented پل پر وہ کر دیا گیا ہے، اس کا ٹینڈر ہو چکا ہے اور یہ میرا کوسچن جو تھا، یہ بہت پرانا تھا چار مہینے کا یہ میرا مسئلہ حل ہو چکا ہے۔ تھینک یو۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر! د دې سره Related يو خبره کومه جی، میډم سپیکر! يو خبره کومه جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ته خو بغير مائيک نه کوه کنه خبرې زه اؤرمه۔

(قہقہے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی ثناء الله صاحب!

صاحبزادہ ثناءاللہ: ډيره مهرباني، میډم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: يو منټ، سی ایم صاحب مخکښې دے، تاسو سی ایم صاحب، بيا به تا له راځم۔ سی ایم صاحب!

جناب وزیر اعلیٰ: میں چترال کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ جب فلڈ آیا، اس کے بعد ہم نے کوئی پچپن ساٹھ کروڑ روپے ایک دیئے اور پھر اب ہم نے تقریباً پچپن کروڑ روپے چترال میں جو Bridges ٹوٹے ہوئے ہیں یا روڈ ڈیویلپ ہوا ہے اور چترال سٹی کیلئے پانچ کروڑ روپے اور دیئے ہیں تا کہ وہ جو اس کے انٹرنل روڈز ہیں، وہ ٹھیک کریں، اس میں اور جتنا پیسہ چاہیئے ہوگا، ان شاءاللہ چترال سٹی کو ایک خوبصورت شہر بنائیں گے، (تالیاں) جیسے ہم نے نتھیا گلی بنایا ان شاءاللہ اسی طرح چترال کو آپ دیکھیں گے تین چار مہینے میں اور اسی طرح کالام کو بھی پچاس کروڑ روپے ہم نے دے دیئے ہیں کہ انٹرنل چترال کے پارکس بنائیں، اس کی Beautification کریں، روڈز تعمیر کریں تو یہ تینوں ہمارے ٹورازم سنٹرز ہیں تو ہماری پوری کوشش ہے کہ اس کی شکل بدل کے ایک خوبصورت شہر بنائیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو سی ایم صاحب۔ Next Question۔ جی فخر اعظم صاحب، فخر اعظم صاحب!

* 4849 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع بنوں کے PK-71 کیلئے مختلف سڑکوں کی تعمیر کی منظوری دی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کون کونسی سکیمیں مکمل اور کون کونسی باقی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان(مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع بنوں PK-71 میں سڑکوں کی مکمل تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	اے ڈی پی نمبر	سکیم کا نام	منظور شدہ رقم	خرچ شدہ رقم	کیفیت
سڑکیں 2013-14					
نمبر شمار	اے ڈی پی نمبر	سکیم کا نام	منظور شدہ رقم	خرچ شدہ رقم	کیفیت
1	323/120754 (Umbrella)	تجدید سڑک بگر خیل تا پڑی کلہ 02 KM	10.000 ملین	10.000 ملین	100% مکمل
2	350/100037 (Umbrella)	پختگی سڑک قمر کلہ تا شہری خیل 0.1 KM	24.605 ملین	24.605 ملین	100% مکمل
3	353/110224 (Umbrella)	پختگی سڑک منگل بازار تا سیفل خیل عمرزئی سرکی خیل	15.000 ملین	15.000 ملین	100% مکمل
4		تعمیر سڑک ڈومیل سے جنگی کلہ زیرکی پیرا خیل	10.000 ملین	10.000 ملین	100 % مکمل
سڑکیں 2014-15					
نمبر شمار	اے ڈی پی نمبر	سکیم کا نام	منظور شدہ رقم	خرچ شدہ رقم	کیفیت
1	974/130574(Umbrella)	تجدید بہتری عمرزئی سرکی خیل روڈ 03KM، بنوں کامرس کالج تا دبک سید خیل روڈ کی تعمیر	10.000 ملین	10.000 ملین	100% مکمل
2	805/140887 Ongoing	بنوں لنک روڈ تا سدہ خیل 8KM	76.516 ملین	0.849 ملین	100% مکمل
3	807/141018 Ongoing	کشور خیل چوکی براستہ سرکی خیل بری خیل تا ہائی وے بنوں 8.KM	79.266 ملین	0.587 ملین	0.5% مکمل
سڑکیں 2015-16					
نمبر شمار	اے ڈی پی نمبر	سکیم کا نام	منظور شدہ رقم	خرچ شدہ رقم	کیفیت
1	893/140887 Ongoing	بنوں لنک روڈ تا سدہ خیل	76.516 ملین	20.849 ملین	52% مکمل

			08 KM		
50%مکمل	15.587ملین	79.266ملین	کاشو خیل چوکی براستہ خیل بری خیل تا ہائی وے بنوں(08KM)	895/141018 Ongoing	2

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ نے بولنے کا موقع دیا۔ یہاں پر میرا کوئسچن جو ہے، وہ یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع بنوں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دا پلیز تہ کوئسچن نمبر لږ اووایه، بیا په ریکارډ کیږی نه کنه۔

جناب فخر اعظم وزیر: کوئسچن نمبر، میڈم! 4849۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، اوکے۔

جناب فخر اعظم وزیر: اس میں میرا کوئسچن یہ ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع بنوں کے PK-71 کیلئے مختلف سڑکوں کی تعمیر کی منظوری دی تھی اور اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کون کونسی سکیمیں مکمل ہیں اور کون کونسی باقی ہیں؟ یہاں پر میڈم! انہوں نے ایک جو Mistake یہ کی ہے کہ جو پچھلی گورنمنٹ کی سکیمیں تھیں، وہ بھی اندر سے ڈال دیں ان میں کیونکہ یہاں پر یہ نمبر شمار دو میں جو ہے یہ پچھلے دور حکومت میں ہوئی تھی یا پھر پختگی سڑک عمرزئی تا کوٹکہ آیاز، یہ بھی پچھلی حکومت میں ہوئی تھی۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں بہت سی ایسی سکیمیں ہیں جو کہ موجودہ حکومت نے بنائی تھیں بلکہ پچھلی حکومت کی بنی ہوئی سکیمیں بھی اس میں ڈال دیں اور دوسری بات یہ ہے کہ میں نے یہ پوچھا تھا کہ ان کی موجودہ پوزیشن کیا ہے؟ تو میں اپنے آنریبل منسٹر سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس کی تو پوزیشن بہت ہی گھمبیر ہے کیونکہ یہاں پر ایک جو یہ بنوں لنک روڈ تا سدہ خیل روڈ، انہوں نے یہاں پر اس کی کیفیت بتائی ہے، باون فیصد مکمل ہو چکا ہے حالانکہ میڈم سپیکر صاحبہ! اس کی پوزیشن بہت خراب ہے، اگر میں یہ کہوں کہ اس کی پوزیشن پانچ فیصد تک اس پر کام نہیں ہوا تو اس میں کوئی یعنی کہ دورائے نہیں ہو گی اور پھر اس طرح میڈم! انہوں نے ایک اور روڈ کی مثال دی "کاشو خیل چوکی براستہ سرکی خیل برنی خیل"، یہاں پر اس کی بھی یہ کیفیت ہے کہ اس میں تقریباً دس فیصد کام ہو گیا ہو گا لیکن یہاں پر انہوں نے جو Show کیا ہے کہ

پچاس فیصد اس پر کام مکمل ہوا ہے تو میری آنریبل منسٹر سے یہ عرض ہے کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیں تا کہ یہ جو سڑک ہے، اس پر جلد از جلد کام شروع ہو سکے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ اکبر ایوب صاحب!

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ میڈم۔ میڈم! جو انہوں نے سکیمز وہ دی ہیں جن پر پچھلے تین سال میں ان کے حلقے میں کام کر رہے تھے، جو ہمارے پاس صبح کنسرنڈ ایکسیئن کو بھی میں نے بلایا تھا And he verified کہ جی اتنا اتنا کام ہوا ہے اور میرے خیال میں جو آج کل کے ہمارے حالات ہیں، اس میں ففٹی پرسنٹ اچھا کام ہے۔ اگر آنریبل ممبر کو اس پہ کوئی اعتراض ہے، یہ سمجھتے ہیں کہ اتنا کام نہیں ہوا تو ہم ایک ڈیپارٹمنٹل انکوائری بنا کے اور چیف انجینئر کو یا میں خود موقع پہ جا کے ہم چیک کر سکتے ہیں اس میں کوئی مسئلے کی بات نہیں ہے، اگر اس میں کچھ ہوا تو پھر اس پہ ہم ایکشن لیں گے اگر یہ غلط رپورٹ ہوئی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فخر اعظم صاحب! هغه وائی ډیپارټمنټل انکوائری۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: Actually Madam Speaker! یہ جو سکیم ہے، یہ بنوں تارو ڈسدہ خیل اور کاشو خیل، میڈم سپیکر! یہ سکیم ہے 15-2014 کی اور اس کیلئے صرف پچاس لاکھ روپے ریلیز ہوئے ہیں اور آٹھ کروڑ روپے کی سکیم ہے تو یہ کس طرح ہم کر سکتے ہیں تصور یعنی کہ اس پہ کام ہو گا؟

مشیر مواصلات و تعمیرات: میڈم! فنڈز کا مسئلہ ہے Overall یہی، وہی بجٹ ہے جو ہم سب نے مل کے پاس کیا، یہ وہی Allocations ہیں جو اس بجٹ کے اندر تھیں۔ گزشتہ سیشن میں سی ایم صاحب نے پھر سارے ہاؤس کو یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم فنڈز کی Arrangements کر رہے ہیں اور ان شاءاللہ بہت جلد جو فنڈز کی کمی ہے اس کو ان شاءاللہ پورا کیا جائے گا۔

جناب فخر اعظم وزیر: تو پھر اگر اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیں تو معاملہ پھر ٹھیک ہو جائے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہ ڈیپارٹمنٹل انکوائری۔۔۔۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: ڈیپارٹمنٹل انکوائری کر کے ان شاءاللہ آپ کو مسئلہ اگر کوئی ہے تو حل کر کے دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی بیٹنی صاحب!۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب فخراعظم وزیر: میڈم سپیکر! ایک بات، On floor of the House commitment کر لیں تو پھر ٹھیک ہے میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بول دیا ہے نا، اب کس طرح؟ اس نے بول دیا۔

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Is it commitment? Honourable Minister! It's your commitment that you should complete this road?

آنریبل منسٹر! میں آپ سے پوچھتا ہوں، ہو جائے گا؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بیٹنی صاحب، بیٹنی صاحب! بولیں! Your mike is on۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر! آنریبل ممبر کو میں کمٹمنٹ دیتا ہوں کہ ہم Facts ascertain کریں گے اور اگر اس انفارمیشن میں کوئی خرابی ہوئی تو جن لوگوں نے یہ انفارمیشن دی ہے، ان کے خلاف ایکشن لیا جائے گا اور ساتھ ہی ہم اپنی پوری کوشش کریں گے کہ جلد از جلد ان شاءاللہ ان کو مکمل کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے اوکے، تھینک یو، اکبر ایوب صاحب۔ جی بیٹنی صاحب!

جناب محمود احمد خان: منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اس دفعہ جو فنڈ ریلیز ہو گا، سی اینڈ ڈبلیو جو Ongoing schemes ہیں کہ اس دفعہ جو ہمارے اپوزیشن کے ممبران ہیں پچھلی دفعہ کی طرح بھول نہ جائیں کیونکہ پچھلی دفعہ انہوں نے ساری حکومت کو فنڈ ریلیز کیے تھے جو Ongoing، یہ جو اپوزیشن ممبران بیٹھے ہیں، ان کے بھی روڈز پہ کام حلقے میں شروع ہیں، یہ ریکویسٹ ہے کہ اس دفعہ یہ نہ بھول جائیں، یہ کمٹمنٹ کر لیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔ نیکسٹ کوسچن، جی سردار حسین چترالی صاحب!

* 4863 _ جناب سردار حسین (چترالی): کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال میں سال 2012 سے تاحال مختلف تعمیرات یعنی عمارتوں، سڑکوں اور پلوں کی منظوری دی جا چکی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہی کہ بونی شاہ گرام روڈ اور بونی شندور روڈ کیلئے 2012 سے سالانہ اے ڈی پی میں رقم مختص کی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع چترال میں سال 2012 سے تاحال تمام مذکورہ تعمیراتی کام کی تفصیل فراہم کی جائے کہ کتنے منصوبوں پر کام مکمل ہے اور کتنے منصوبے زیر تکمیل ہیں، نیز بونی شاہ گرام روڈ اور بونی شندور روڈ کی بھی تفصیلات فراہم کریں؟

<u>جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) 1۔ ضلع چترال میں سال 2012 سے تاحال تمام سیکٹر میں تمام تعمیراتی کاموں کی تفصیل سیکٹر وائز ایوان کو فراہم کی گئی۔

2۔ بونی مستوج شندور روڈ کا منصوبہ پہلی دفعہ PSDP/ADP پروگرام کے تحت بمورخہ 15/12/2008 کو منظور ہوئی اور ٹینڈرنگ کے بعد کام شروع ہوا لیکن بعد میں ایک انکوائری رپورٹ کی روشنی میں ٹینڈرز کینسلز کر دیئے گئے۔ مذکورہ سکیم کا Revised PC-1 بمورخہ 08/04/2015 کو مبلغ 2323.901 ملین کو منظور ہوا جس میں اب تک ADP اور PSDP کے تحت 204.101 ملین روپے خرچ شدہ ہے۔ باقی ماندہ کام کو وزیر اعظم کی ہدایت پر این ایچ اے سے کرانے کا فیصلہ کیا گیا جس میں چترال بونی شندور، گلگت بلتستان کا روڈ شامل ہے جس کا سروے اور پی سی ون این ایچ اے کے ذریعے کرایا گیا ہے اسلئے مذکورہ روڈ پر کام ابھی بند ہے۔

3۔ بونی شاہ گرام روڈ جس کا نیا نام (بونی بوزند تور کھو روڈ) کا منصوبہ پہلی دفعہ PSDP/ADP پروگرام کے تحت بمورخہ 21/02/2010 کو منظور ہوا اور ٹینڈرنگ کے بعد کام شروع ہوا لیکن بعد میں ایک انکوائری رپورٹ کی روشنی میں ٹینڈرز کینسلز کر دیئے گئے۔ مذکورہ سکیم کا Revised PC-1 بمورخہ 08/04/2015 کو مبلغ 1108.420 ملین روپے کو منظور ہوا جس میں اب تک PSDP اور ADP کے تحت 204.774 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں اور باقی ماندہ کام کنٹریکٹر پیر محمد کے ذریعے کرایا جا رہا ہے۔ مذکورہ روڈ پر کام کی سست روی کی بنیادی وجہ فنڈز کی عدم دستیابی ہے۔

جناب سردار حسین (چترالی): میڈم! یہ کوئسچن ہے میرا کہ آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال میں
2012-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 4863 جی۔

جناب سردار حسین (چترالی): 4863 ہے۔ مختلف تعمیرات سڑکوں اور پلوں کی منظوری دی جاچکی ہے۔ آیا یہ درست ہے کہ بونی شاگرم اور بونی شندور روڈ کیلئے 2012 سے سالانہ اے ڈی پی میں رقم مختص کی جاتی ہے۔ جواب میں یہ آیا ہے کہ یہ 2008 کو منظور ہوا تھا۔ 2008 سے 2012 تک کوئی 232 ملین، 232 ملین اس روڈ پہ خرچ ہو چکا ہے اور روڈ کا کچھ حصہ پکا بھی ہے اور تارکول کی بھی Payment ہو چکی ہے لیکن اس پورے روڈ میں تارکول کا ایک انچ نظر نہیں آتا، ایک انچ بھی موجود نہیں ہے۔ تو 223 ملین روپے کی یہاں خرد برد ہو چکی ہے۔ 2008 سے 2012 تک، 13-2012 کے بعد ابھی دوبارہ جب اس پر ہم نے کام شروع کرنے کی کوشش کی تو انکوائری آئی، انکوائری تاحال خاموش ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اس میں تارکول کے بھی پیسے، Payment ہیں لیکن ایک انچ بھی تارکول نہیں ہوا ہے۔ 223 ملین کا یہاں پر غبن ہے۔ میں اس کوئسچن کے ذریعے Again، میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا، اگر بیٹھے ہیں کہ بھئی اس کو دیکھیں کہ کیا مسئلہ ہے؟ دوسرا یہ ہے کہ PSDP گونی شاگم روڈ میں، یہ PSDP پراجیکٹ ہے فیڈرل گورنمنٹ کا۔ فیڈرل گورنمنٹ نے جب پیسے ریلیز کئے وہ پراونشل گورنمنٹ کے پاس آئے۔ دو دو مہینے تک یہاں پڑے رہتے ہیں کہ اس کی بھئی ہم کیبنٹ سے منظوری لیں گے۔ اس حساب سے یہ ایک ڈاکخانہ ہے یہ پراونشل گورنمنٹ، فنانس ڈیپارٹمنٹ PSDP کیلئے ایک ڈاکخانہ ہے کہ وہاں سے اگر کوئی چیک آیا تو یہاں سے اس کو ریلیز کرنا ہے۔ ہمارے پاس صرف چار پانچ مہینے کام کے ہوتے ہیں بھئی باقی ہم برف میں پڑے رہتے ہیں۔ ان چار پانچ مہینوں میں آئے ہوئے چیک کو بھی دو مہینے میں روکنا اور کس قانون کے تحت؟ وہ کونسا قانون ہے کہ PSDP Already فیڈرل گورنمنٹ سے ریلیز ہے جس کو یہاں کیبنٹ سے منظور کروایا جائے، یہ مجھے بتایا جائے۔ یہ میرا کوئسچن ہے اس وجہ سے یہ کام رکے ہوئے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا۔ اکبر ایوب صاحب۔ اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! ان کا یہ بہت ہی جائز قسم کی اس میں شکایت ہے۔ بہت پرانا روڈ ہے، یہ ایک روڈ پرائم منسٹر ڈائریکٹیوز کا ہے، ایک روڈ پریذیڈنٹ کے ڈائریکٹیوز کا ہے۔ میرے خیال میں سات آٹھ سال، نو سال ہو گئے ہیں ان کو اور دونوں PSDP Funded روڈز ہیں۔ جو پہلا روڈ ہے میڈم سپیکر! شندور والا، اس کو تو میں Shortly یہ کہوں گا کہ چیف منسٹر صاحب جب چائنا گئے تھے، ان کی کوششوں سے اللہ کا فضل ہے کہ اس کو سی پیک کا حصہ بنادیا گیا ہے۔ وہ جو 70 کلومیٹر تھا ابھی شندور ٹو چترال 148 کلومیٹر، یہ Under CPEC بنے گا اور پرائم منسٹر کے ڈائریکٹیوز کے تحت میڈم سپیکر! یہ جو روڈ ہے، یہ فیڈرل گورنمنٹ این ایچ اے کے حوالے کر دیا ہے۔ میڈم سپیکر! اس میں جو انکوائریز ہوئی تھیں پراونشل انسپکشن ٹیم کی، نیب کی انکوائری، اس کے چار چار اس کے پیکجز تھے۔ دو پیکجز میں انہوں نے ریکوری ڈالی کنٹریکٹرز پر اور دو پیکجز میں انہوں نے ایڈوائس کیا کہ ان کنٹریکٹرز کو Payment کی جائے۔ تو ابھی تو مجھے امید ہے کہ ان شاءاللہ سی پیک میں جانے سے ایک بہترین قسم کا روڈ بنے گا۔ دوسرا میڈم سپیکر! PSDP کے فنڈز نارمل صورتحال میں ہمیں سال کے آخر میں دیئے جاتے ہیں جب کام کرنے کا ٹائم نہیں ملتا اور وہ Lapse کر جاتے ہیں۔ جو دوسرا روڈ میڈم سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے، اس روڈ میں میڈم سپیکر! دس کروڑ روپے آئے ہیں PSDP کی طرف سے۔ Because of the Supreme Court decision میڈم سپیکر! ضروری تھا کہ سپلیمنٹری جو Paymnets ہوتی ہیں، ان کی کیبنٹ سے Permission لی جائے اور لاسٹ کیبنٹ میٹنگ میں سردار صاحب کو میں خوشخبری سناؤں گا کہ اس کی Permission ہو گئی ہے، We have written to the Finance۔ میرا خیال ہے ایک دو دن میں پیسے ریلیز ہو جائیں گے۔ Contractor mobilized ہے، اس پر ان شاءاللہ کام ہم شروع کر دیں گے۔ آپ کوشش کر کے فیڈرل گورنمنٹ سے اور جتنے پیسے ہو سکتے ہیں جس طرح پہلے آپ نے بھی کوشش کی ہے۔ آپ کے ایم این اے صاحب بھی میرے پاس آتے رہے ہیں، انہوں نے بھی بڑی کوشش کی ہے۔ آپ مل جل کر کوشش کریں اور پیسے دلائیں ان شاءاللہ روڈ ہم آپ کو جلد از جلد مکمل کر کے دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، تھینک یو جی۔ چترالی صاحب! نیکسٹ کوئسچن بھی آپ کا ہے۔ نیکسٹ کوئسچن۔

* 4758 _ جناب سردار حسین (چترالی): کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مقامی حکومتوں کے قیام سے پہلے (لوکل گورنمنٹ فنڈ) وزیر بلدیات اپنے صوابدید پر مختلف حلقوں کو جاری کرتے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع چترال کیلئے بھی فنڈز جاری کئے گئے تھے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2014 سے 2015 تک ضلع چترال کیلئے مختص فنڈز اور دیئے گئے منصوبوں کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں

جناب سردار حسین (چترالی): ہے جی 4758، کوئسچن میرا یہ تھا کہ "کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ مقامی حکومتوں کے قیام سے پہلے (لوکل گورنمنٹ فنڈ) وزیر بلدیات اپنے صوابدید پر مختلف حلقوں کو جاری کرتے تھے" جواب میں آیا کہ "نہیں"، "(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع چترال کیلئے بھی فنڈز جاری کئے گئے تھے" جواب آیا "نہیں" میں کہتا ہوں کہ اگر یہ دونوں نہیں ہیں تو 41 کے قریب پراجیکٹس چترال کے اندر لوکل گورنمنٹ کے، اس وقت ضلع ناظم موجود نہیں تھا، اس وقت کوئی لوکل گورنمنٹ بنی نہیں تھی۔ اب یہ مجھے بتایا جائے کہ بھئی اگر منسٹر صاحب کی صوابدید پر یہ نہیں ہوئے ہیں تو میں ایم پی اے ہوں میرے صوابدید پر بھی نہیں ہوئے ہیں۔ اچھا اگر نہیں ہوئے ہیں تو یہ پیسے کس نے خرچ کئے، وہ کونسا قانون ہے، کس کے تحت خرچ کئے ہیں؟ تو Kindly یہ "نہیں نہیں" کا ایک ہی طریقہ کار ہے کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے۔ وہاں پر جتنے پیسے خرچ ہوئے، خرچ ہو چکے ہیں، کس نے کئے ہیں، کیسے کئے ہیں؟ پیسے تو موجود تھے، پانچ کروڑ تھے، چار کروڑ تھے۔ لہذا یہ ایک کوئسچن جو ہے نا تو کمیٹی کو حوالہ کیا جائے کیونکہ منسٹر صاحب اس میں جواب نہیں دے سکتے کیونکہ اس کی طرف سے نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب! عنایت صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سلیم خان: میڈم سپیکر! میں بھی اسی حوالے سے بات کرنا چاہ رہا تھا کہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Let him answer۔جی، سلیم صاحب کا مائیک آن کر دیں۔

جناب سلیم خان: میڈم سپیکر! سردار صاحب کا جو کوسچن ہے یہ بالکل Related ہے میرے حلقے سے بھی۔ یہ 15-2014 کے لوکل گورنمنٹ کے بجٹ سے پانچ کروڑ روپے میرے حلقے میں روڈوں کی بہتری کیلئے ریلیز کئے گئے تھے اور اس کا باقاعدہ ٹینڈر بھی ہوا تھا۔ یہ سی ایم ڈائریکٹیوز کے اوپر لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے تھرو ہوا ہے اور یہاں پر انہوں نے "نہیں" جواب دے کر بالکل غلط بیانی کی ہے۔ ایک کروڑ روپے Rusted پائپوں کی Replacement کیلئے دیئے گئے تھے۔ وہ بھی میرے حلقے میں ایک کروڑ دیا گیا تھا، وہ بھی مطلب ہے کہ جب بلدیاتی الیکشنز ہو رہے تھے اسی وقت بندر بانٹ کیا گیا تو اس کی 'پراپر' انکوائری ہونی چاہیئے میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: دیکھیں میڈم سپیکر! میں نے جواب دیا ہے کہ میری صوابدید پر کوئی فنڈز خرچ نہیں ہوئے ہیں۔ میں نے اسلئے جواب دیا ہے کہ جب لوکل گورنمنٹ الیکشنز نہیں ہوئے تھے تو ڈی سی جو تھا وہ ایڈمنسٹریٹر تھا اور وہ Officiating ناظم کے طور پر، ڈسٹرکٹ ناظم کے طور پر کام کرتا رہا اور میرے پاس اگر کوئی Elder اور ایم پی اے صاحب آیا بھی ہے تو میں نے خود کام نہیں کیا ہے۔ میں نے ڈی سی کو ریفر کیا ہے اور اس کے ساتھ سیکرٹری تھے سی سی او، چیف کوآرڈینیٹنگ آفیسر تھے لوکل گورنمنٹ کے۔ یہ دونوں تھے کہ جو پیسے خرچ کرتے رہے ہیں اور جو پھر Interim Period ہے، اس میں 2010 سے لے کر 15-2014 تک لوکل گورنمنٹ الیکشنز نہیں تھے تو اس دوران ڈی سی As Administrator پیسے خرچ کرتا رہا ہے۔ اب ڈی سی جو ہے ہر ضلع کے اندر اس کی اپنی پالیسی ہوتی ہے۔ کہیں انہوں نے Elders کے تھرو خرچ کیا ہے، Elders کی سکیمیں لی ہیں۔ کہیں جا کر خود کسی جگہ خرچ کیا ہے، کہیں ایم پی اے سے سکیمیں لی ہیں۔ ان کا سوال یہ نہیں بنتا ہے کہ میرے پاس صوابدید ہے کہ نہیں ہے؟ ان کا جو سوال بنتا ہے، وہ انہوں نے پوچھا نہیں ہے۔ میرے خیال میں ان کو سوال Correct کر

کے وہ پوچھنا چاہیئے۔اس کا اگر میں جواب نہیں دے سکتا تو پھر اگر یہ ڈیپارٹمنٹل انکوائری چاہتے ہیں یا اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی میں۔سوال یہ ان کا ہونا چاہیئے کہ یہ لسٹ دے دیں کہ یہ یہ جو سکیمیں ہوئی ہیں، یہ سکیمیں غلط ہوئی ہیں یا اس کے Against کوئی سکیم ہوئی ہی نہیں ہے، ان کا سوال Basically یہ بنتا ہے۔ یہ سوال پوچھے بغیر انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ منسٹر کا کوئی صوابدید ہے کہ نہیں ہے؟ میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔اگر آپ صحیح سوال پوچھیں گے؟ تو میں اس کا جواب دوں گا۔اسلئے اس کو کمیٹی میں بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ایم پی اے صاحب کا اگر کسی سکیم کے اندر، ڈی سی نے جو سکیم کیا ہے یا وہاں کے Elders کے تھرو جو سکیمز ہوئے ہیں، اس کے اوپر ان کو اعتراض ہے، اس سکیم کی نشاندہی کریں، وہ اگر On ground موجود نہیں ہے تو جس کسی نے بھی کیا ہے ہم اس کو Spare نہیں کریں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی چترالی صاحب!

جناب سردار حسین (چترالی): ریکویسٹ یہ ہے کہ صاحب نے اس سے پہلے ایک دفعہ جواب دیا تھا کہ میری Discretion ہے میں کر سکتا ہوں، یہ تقریباً سال پہلے کا ہے مجھے یاد ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ ایک چیز ہو گئی ہے، منسٹر صاحب نے "جی نہیں" کہا۔اس کے بعد یہ تک نہیں بنتی کہ آپ اس کو نہ بھیجیں۔"جی نہیں" کہا، اپنے آپ کو الگ کر لیا۔اب "جی نہیں" میں میں یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ اگر یہ Elders کے تھرو ہوتا تھا، ڈی سی کے تھرو ہوتا تھا تو کوئی تو میکنزم ہو گا۔چترال میں 24 یونین کونسلز ہیں۔24 یونین کونسلز کے پیسے دو تین مختلف حلقوں میں لگا کر استعمال ہوئے ہیں۔اسلئے میں چاہتا ہوں کہ یہ کوسچن کمیٹی کو ریفر ہو اور کمیٹی ان منصوبوں کا جائزہ لے کہ پورے چترال کا پیسہ دو تین جگہوں میں، یو سی کے حلقوں میں کیوں استعمال ہوا ہے؟ اس کے بعد پھر ہم منسٹر صاحب سے گزارش کریں گے کہ اس پر ڈیپارٹمنٹل انکوائری کرے، کچھ نہ کچھ کرے۔ ہمارا Intention یہ نہیں ہے کہ ہم لوکل گورنمنٹ کے اوپر کوئی وہ اٹھاتے ہیں۔ہمارا Intention یہ ہے کہ میرے حلقے میں دس یونین کونسلز ہیں، ان کا حق بنتا ہے، ایک بھی پراجیکٹ نہیں دیا گیا۔ایک مخصوص جگہ میں یہ پیسے خرچ ہو چکے ہیں۔ لہٰذا میری گزارش یہ ہے کہ ہر صورت میں یہ کوسچن جو ہے تو سٹینڈنگ کمیٹی کو جائے اور وہاں پر اس کو کلیئر کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عنایت صاحب!

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں انہوں نے خود بات کر دی ہے۔ایک یونین کونسل میں استعمال ہوئے ہیں، دو میں استعمال ہوئے ہیں، تین میں استعمال ہوئے ہیں، پیسے استعمال ہوئے ہیں۔ یہ بات نہیں ہو سکتی ہے کہ ایک دو میں استعمال ہوئے ہیں۔ کوئی فارمولا موجود نہیں تھا، کوئی سسٹم موجود نہیں تھا There was no elected Council, there was no need of equal distribution۔ یہ ڈی سی ایڈمنسٹریٹر تھا، اس کے ساتھ لوکل گورنمنٹ کا وہ تھا۔ انہوں نے خرچ کئے ہیں۔ ان کا صرف یہ سوال بنتا ہے کہ اگر کسی جگہ پیسے استعمال نہیں ہوئے ہیں تو I am ready for inquiry and no need to sending it to the Committee.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، ڈیپارٹمنٹل انکوائری وہ کہتے ہیں، کرتے ہیں ڈیپارٹمنٹل انکوائری۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جی ہاں، جی ہاں۔ یہ اس کیلئے میں تیار ہوں، ڈیپارٹمنٹل انکوائری، لیکن یہ تفصیل دے دیں، یہ تفصیل دے دیں، یہ تفصیل دے دیں کہ کونسی سکیم ایسی ہے کہ جو On ground موجود نہیں ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا۔ چترالی صاحب! ڈیپارٹمنٹل انکوائری کرا لیں۔ اگر آپ Satisfied نہیں ہیں تو لیکن ان کا Lets get departmental ۔اس کے بعد بھیج دیں گے، We all are here کہ جہاں جہاں۔۔۔۔۔ Specific Question

جناب سردار حسین (چترالی): میں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، چترالی صاحب۔

جناب سردار حسین (چترالی): میں، یہ پراونشل انسپکشن ٹیم کو حوالہ کیا جائے۔ اگر کمیٹی کو نہیں ہوتا ہے تو وہ دیکھے، وہ دیکھے، اس کو حوالہ کیا جائے۔ ڈیپارٹمنٹل انکوائری تو یہ ہے کہ جس کے خلاف میں بول رہا ہوں، وہ اپنے خلاف کیا انکوائری کرے گا۔ اگر پھر بھی ڈیپارٹمنٹل انکوائری یہ کر سکتے ہیں تو اس کا میکنزم بتا دیں کیا بنے گا؟

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں میں، میں نے تو ڈیپارٹمنٹل انکوائری کی بھی بات نہیں کی ہے۔ اسلئے میں نے نہیں کی ہے۔ دیکھیں میں آپ کو ایک بات بتاؤں۔ میں ان کی اطمینان کیلئے ڈیپارٹمنٹل انکوائری کرتا ہوں، میں ویسے کیوں Inquiries اپنے ڈیپارٹمنٹ کے خلاف بھیجوں؟ ان کا سوال، ان کو یہ سوال کرنا

چاہیئے تھا کہ کہاں کہاں، کونسی کونسی سکیم پر خرچ ہوئی ہے۔ ٹھیک ہے، میں وہ ڈیٹیلز فراہم کرتا۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ ان کا سوال غلط ہے۔ یہ Reframe کریں اپنا کوسچن اور میں پوری تفصیل لے آؤں گا۔ یہ دوبارہ فریش کوسچن کریں، Reframe کریں اپنے کوسچن کو اور میں پوری تفصیل اس ہاؤس کے سامنے پیش کروں گا کہ پیسے کہاں کہاں، کس سکیم کے اوپر خرچ ہوئے ہیں۔ He should reframe his Question, that's the only thing.

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: چترالی صاحب!

<u>جناب سردار حسین (چترالی)</u>: میڈم سپیکر! یہ سوال موجود ہے کہ بھئی "2015 تک ضلع چترال کیلئے مختص فنڈز اور دیئے گئے منصوبوں کی تفصیلات فراہم کی جائیں" تو یہ کیوں فراہم نہیں ہے۔ تفصیلات فراہم کی جائیں That was my Question۔ اب یہ تو نہیں ہے کہ سوال غلط کیا ہے، جواب غلط ہے۔ میرے خیال میں سوال بھی صحیح ہے اور جواب بھی صحیح آئے گا اگر آپ اس کو کمیٹی کو ریفر کریں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: دیکھیں سوال انہوں نے کیا ہے کہ منسٹر کے صوابدید پر کونسے کام ہوئے ہیں۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ منسٹر کی صوابدید پر کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ وہاں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن تھا۔ DC was the District Administrator، اس کے ساتھ ایک سی سی او تھا، انہوں نے فنڈز خرچ کئے ہیں That was the legitimate forum۔ منسٹر نے کوئی فنڈ خرچ نہیں کیا ہے ادھر۔ اسلئے میں اس کو Oppose کروں گا یہ ساتھ یہ اس کو وہ کریں گے۔

<u>جناب سردار حسین (چترالی)</u>: نہیں نہیں، میڈم کسی بھی آفیسر کو کسی بھی وقت کمیٹی طلب کر سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس دور کا جو ڈپٹی کمشنر ہے۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کر رہا ہوں، میں ذاتی گزارش کر رہا ہوں ان سے، میں منسٹر صاحب سے گزارش کر رہا ہوں، میں بالکل مانتا ہوں کہ یہ ہمارے بڑے ہیں، یہ اپنے دفتر میں، اپنے دفتر میں چلو کمیٹی کو نہ دیں، اپنے دفتر میں مجھے بھی بلالیں اور وہ کنسرنڈ ڈپٹی کمشنر جو ادھر بیٹھا ہوا ہے، اس کو بھی بلالیں اور ہمیں بتادیں۔ یہ کام آپ کر سکتے ہو؟

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay. Agreed Inayat sahib!

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: یہ میں بالکل کر سکتا ہوں But only after seven or eight days because I will not be around.

جناب سردار حسین (چترالی): ٹھیک ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔ نیکسٹ کوئسچن، فخر اعظم صاحب! کوئسچن نمبر پڑھیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! کوئسچن نمبر 4797۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 4759 کوئسچن ہے چلیں پڑھیں آپ آگے۔

جناب فخر اعظم وزیر: 4797۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 4797 ہے؟ پڑھیں، آپ کوئسچن کریں، کوئسچن کریں۔

* 4797 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بنوں اور کلی میں تجاوزات ختم کیے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جو تجاوزات ختم کئے گئے ہیں اور ان کے مال وغیرہ کو ختم کیا گیا ہے دکان وغیرہ تو ان کو اس کی قیمت ادا کی گئی ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) یہ کہ ٹی ایم اے بنوں کے پراپرٹی سے تمام غیر قانونی تجاوزات ہٹا دیئے گئے ہیں جس کی تفصیل مندرج ذیل ہے:

1. بکاخیل ٹوممش خیل روڈ۔
2. زنانہ ہسپتال ٹو لیڈی پارک۔
3. چوک بازار ٹو داس چوک۔
4. 7عدد برآمدے میلہ منڈی بنوں۔
5. اندرون میریان گیٹ تین عدد پختہ مکانات۔
6. 6عدد دکانات بیرون منڈان گیٹ۔
7. 3عدد بڑے برآمدے بیرون منڈان گیٹ۔
8. 3عدد برآمدے بھیڑ بکری منڈی۔
9. 2عدد برآمدے بیرون لکی گیٹ گوشالہ چوک۔

اس کے علاوہ دیال منڈان سے تجاوزات ہٹانے کا کام شروع ہے جس کا حکم ہائی کورٹ پشاور بنوں بنچ نے دیا تھا۔

(ب) یہ کہ تمام تجاوزات غیر قانونی طور پر قائم کی گئی تھیں جس کی کوئی قیمت ادا نہیں کی گئی۔

جناب فخر اعظم وزیر: کوئسچن میرا یہ ہے میڈم! کہ ضلع بنوں میں تجاوزات ختم کئے گئے ہیں اور اس کے بعد یہ کہ اگر اس کا جواب اثبات میں ہو تو جو تجاوزات ختم کئے گئے ہیں، ان کے مال وغیرہ کو ختم کیا گیا ہے، دکان وغیرہ تو ان کی قیمت ادا کی گئی ہے تو تفصیلات فراہم کی جائیں۔ انہوں نے میڈم! جو Response دیا ہے کہ یہ غیر قانونی ہیں۔ میڈم! میں یہ بھی مانتا ہوں کہ Encroachment, Madam! I want attention of the House, Madam Speaker! Actually تجاوزات جو ہوتے ہیں Encroachment، وہ غیر قانونی ہوتی ہیں، اس میں کوئی دورائے نہیں ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم صاحب! تاسو پلیز مخکبنې کوئسچن ستاسو 4759 دے او دا تاسو چې کوم کوئسچن وایئ دا Next one دے۔ دا دے 4797۔ تاسو مخکبنی کوئسچن ته ورشئ 4759, That is related to Shah Farman Sahib۔

جناب فخر اعظم وزیر: 4797 میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے چلیں وہ Lapse ہو گیا آپ کا کوئسچن، آپ کو سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ چلیں یہی والا پڑھ لیں۔ کوئسچن نمبر 4797 پڑھیں 4797 اوکے۔

جناب فخر اعظم وزیر: کس طرح میڈم Lapse ہو گیا ہے؟ میڈم! کوئسچن میرا یہ ہے کہ بنوں میں جو تجاوزات ختم کئے گئے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ کوئسچن Lapse ہو گیا ہے۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! کوئسچن میرا یہ ہے کہ بنوں میں جو تجاوزات ختم کئے گئے ہیں۔ کیا ان لوگوں کو آپ نے Compensate کیا ہے؟ تو ان کا جواب یہ ہے کہ یہ غیر قانونی ہیں۔ میڈم! میں اس بات سے Agree کرتا ہوں کہ تجاوزات ہوتے ہیں غیر قانونی لیکن اس میں بعض دکانیں اس طرح ہوتی ہیں کہ جو پندرہ بیس سال سے یا پچیس سال سے لوگوں کی ملکیت ہوتی ہیں اور وہ 'پراپر' اس کے ٹیکس بھی دیا کرتے

ہیں یا کرایہ بھی دیتے ہیں۔ تو آپ ذرا ان کیلئے کوئی واضح قانون بنائیں۔ اگر آپ سب کو ایک اس میں کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ غیر قانونی ہیں تو پھر پندرہ سال سے یا بیس سال سے یا پچیس سال سے جب وہ دکان کا مالک رہا ہے اور وہ اس کا 'پراپر' کرایہ بھی دیتا رہا اور اس کی ادائیگی بھی وہ ڈسٹرکٹ کونسل کو دیتا رہا تو پھر غیر قانونی کس طرح ہو گیا میڈم! یعنی کہنے کا مطلب یہ ہے کہ Encroachment کیلئے کوئی واضح پالیسی ہونی چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے سمجھ آگئی۔ عنایت صاحب! جواب دیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): چیف منسٹر صاحب به د دې خپله جواب ورکړي۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، سی ایم صاحب!

جناب پرویز خان خٹک (وزیر اعلیٰ): میڈم سپیکر! یہ مائیک کام نہیں کر رہا ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، آن ہے، مائیک آن ہے جی۔ مائیک آن دے۔

جناب وزیر اعلیٰ: نہیں ہے جی۔ ہاں میں اس پہ ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی بات تو ہے کہ تجاوزات کا مطلب ہے کہ غیر قانونی قبضہ۔ ابھی یہ اگر چاہتے ہیں، میں قانون بنانے کو تیار ہوں۔ جو جو تجاوزات ہٹائے گئے ہیں اور جتنے سال وہ وہاں پہ بیٹھے ہیں اور اس پر، ان پر جرمانہ بھی ڈال دیتے ہیں، قانون پاس کر لیتے ہیں کیونکہ غیر قانونی قبضہ وہ بھی غلط ہے اور بیس سال اگر اس نے اس پر کمایا ہے تو اس پر جرمانہ بھی لگنا چاہیئے۔ اگر آپ ہمارے ایم پی اے صاحب تیار ہیں تو میں اس پہ قانون لے آؤں گا تاکہ یہ آئندہ جو بھی تجاوزات ہیں تو بیس سال کے تو بیس سال کا جرمانہ لگے گا۔ یہ تو عجیب سی بات ہے کہ اپنے دور میں کسی نے تجاوزات ہٹائے نہیں ہیں، کسی نے کوشش نہیں کی تو بیس سال میں کون تھا، بیس سال سے ہماری پارٹیاں یہاں پر حکومت میں تھی، اگر وہ نہیں کر سکے، غلط کام کو ٹھیک نہیں کر سکے۔ جب ہم غلط کام کو ٹھیک کر رہے ہیں تو جرمانہ بھی لگنا چاہیئے اور یہ سامان اور دکانیں بھی Encroachment بھی ختم کرنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے، کوئی راستہ ہے ہمیں بتا دیں کیونکہ اگر ہماری سرکاری زمین پر آمدن کرتے رہیں تو اس پہ جرمانہ لگنا چاہیئے۔ تو اگر آپ چاہتے ہیں تو میں لاء منسٹر کو کہتا ہوں کہ قانون لے آئیں ہم سب کو جرمانہ کریں گے۔

(تالیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، فخر اعظم!

جناب فخر اعظم وزیر: اچھا میڈم سپیکر صاحبہ! بات سی ایم صاحب کی ٹھیک ہے لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر پچیس سال سے، بیس سال سے ایک بندہ 'پراپر' ٹیکس دیتا رہا کسی ڈسٹرکٹ کونسل کو یا ٹی ایم او کو، تو اگر وہ بھی اسی زمرے میں آتا ہے تو یہ تو میڈم! میں کہتا ہوں کہ اس بندے کے ساتھ زیادتی ہے کیونکہ اگر کچھ نہ کچھ اس کو تو Compensate کرنا پڑے گا نا؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سی ایم صاحب اووئیل چې غیر قانونی په هغه ځائې باندې ناست وو، د قانون مطابق نه وو ناست، غیر قانونی ناست وو۔ If you want to have a law for that okay, CM Sahib is agree، لاء منسٹر بنائیں گے لیکن ان کو پھر اتنے سالوں کا جرمانہ دینا پڑے گا، Do you agree with that؟

جناب فخر اعظم وزیر: وہ میڈم! پھر اس کو دیکھنا پڑے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پھر دیکھ لیں مجھے بتا دیں پھر، اوکے، اچھا تھینک یو۔ اوکے نیکسٹ کوسچن، فخر اعظم خان! فخر اعظم خان!

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! یہ میرا کوسچن ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نمبر پلیز؟

جناب فخر اعظم وزیر: نمبر 4739۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 4739 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بنوں کی ویلج کونسلوں میں کلاس فور بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو PK-71 ضلع بنوں کی ویلج کونسلوں میں کلاس فور کی بھرتی کس طریقہ کار کے تحت ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع بنوں کی ویلج کونسلوں میں کلاس فور بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ب) بحوالہ گورنمنٹ آف خیبر پختونخوالوکل گورنمنٹ اینڈرورل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی نوٹفیکیشن نمبر SO(LG-1)/2-188/89,dated 03/12/2015 کے مطابق ضلع بنوں میں کلاس فور کی بھرتی ضلعی سطح پر مروجہ طریقہ کار کے مطابق عمل میں لائی گئی ہے جس کی تفصیل یوں ہے:

مورخہ 04/07/2015 کوڈائریکٹر جنرل خیبر پختونخوانے کلاس فور پوسٹیں اخبار میں مشتہر کیں جس کی 17/08/2015 کو باقاعدہ انٹرویوز زیر نگرانی ڈپٹی کمشنر بنوں منعقد ہوئیں۔ اس کے بعد 09/02/2016 کو ڈیپارٹمنٹل سلیکشن /ریکروٹمنٹ کمیٹی میٹنگ زیر نگرانی ڈپٹی کمشنر بنوں منعقد ہوا۔ کمیٹی نے 61 افراد برائے تقرری کلاس فور کا متفقہ طور پر انتخاب کیا۔ منتخب شدہ افراد کی مورخہ 09/02/2016 تقرری کے لیٹرز جاری کئے گئے۔ PK-71 میں ٹوٹل 23 ویلج کونسلز ہیں جس میں 61 افراد نئی خالی پوسٹوں پر بھرتی ہو چکے ہیں باقی 17 ویلج کونسل کے کلاس فور پوسٹوں پر پہلے سے کلاس فور تعینات تھے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: اس میں میڈم! کوئسچن میرا یہ ہے کہ "آیا یہ درست ہے کہ ضلع بنوں کے ویلج کونسلز میں کلاس فور بھرتی کئے گئے ہیں" جواب ہے "جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع بنوں میں ویلج کونسلوں میں کلاس فور بھرتی کئے گئے ہیں"، "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو PK-71 ضلع بنوں کے ویلج کونسلوں میں کلاس فور کی بھرتی کس طریقہ کار کے تحت ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے" انہوں نے میڈم! جو تفصیلات دی ہیں، یہاں پر جو انہوں نے پہلے یعنی کہ 'مشرق' اخبار میں اشتہار دیا ہوا تھا۔ اس اشتہار میں یہ ہے کہ Categorically لکھا ہوا ہے کہ نمبر ایک، گورنمنٹ ملازم کو ترجیح دی جائے گی۔ نمبر دو، متعلقہ ویلج کونسل کے باشندوں کو ترجیح دی جائے گی۔ میڈم! تحصیل ڈومیل میں کل چھ یونین کونسلز ہیں اور چھ یونین کونسلز میں کل پندرہ ویلج کونسلز بنتے ہیں۔ پندرہ ویلج کونسلز میں صرف تین جو ہیں وہ لوکل اسی ویلج کونسل کے بندوں کو بھرتی کیا گیا ہیں باقی تیرہ ویلج کونسلز پر بنوں سے افراد آ گئے ہیں یعنی دوسرے تحصیل کے لوگ آ گئے ہیں۔ تو یہاں پر میڈم! وہ خود کہتے ہیں کہ اسی ویلج کونسل کے لوگوں کو ترجیح

دی جائے گی اور یہاں پر دوسری تحصیل کے لوگ بھرتی ہو رہے ہیں تو میڈم! اس کوئسچن کو آپ کمیٹی کو ریفر کردیں تاکہ اس کی 'پراپر' انوسٹی گیشن ہو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عنایت اللہ صاحب! عنایت اللہ صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر صاحبہ! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اس سے Related ہے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ضلع ایبٹ آباد کے اندر تمام حلقوں میں جو وی سی کلاس فور کی تعیناتی تھی، ہو چکی ہے لیکن میرے حلقے میں اس وقت تک وی سی کلاس فور جو ہیں وہ بھرتی نہیں کئے گئے ہیں، تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ میرے حلقے میں بھی بھرتی کریں گے یا نہیں کریں گے۔ اگر نہیں ہو رہے ہیں تو کیوں نہیں ہو رہے ہیں اس کی وجہ بتائی جائے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: ویسے جو فخر اعظم وزیر صاحب نے سوال کیا ہے، اس میں Apparently تو لگتا یہ ہے کہ اشتہار اخبار میں دیا گیا ہے۔ اگر ان کے حلقے کے لوگوں نے Apply کی ہے اور ان کو نہیں بھرتی کیا گیا اور کسی دوسرے جگہ سے لائے گئے ہیں تو یہ بات تو ہے غلط کہ جس نے بھی کیا ہے غلط ہے اور اس کی کمیٹی ممیٹی کہ میں نہیں، میں اس کی ڈیپارٹمنٹل انکوائری کروں گا فخر اعظم وزیر صاحب! ڈی جی لوکل گورنمنٹ بھی بیٹھے ہیں اور ساتھ ہی سپیشل سیکرٹری لوکل گورنمنٹ بھی بیٹھے ہیں میں ان کو انسٹرکشنز دیتا ہوں کہ وہ فخر اعظم وزیر صاحب سے تفصیلات لے کے اس کی انکوائری کریں۔ جہاں تک نلوٹھا صاحب کا تعلق ہے ویسے بہتر تو یہ تھا کہ نلوٹھا صاحب سوال لے آتے یا کوئی ایڈجرنمنٹ موشن، کوئی کال اٹینشن نوٹس لے آتے تو اس کی تفصیلات ہم جمع کرکے ان کو دے تھے۔ کچھ ہمارے ضلعوں کے اندر اپوائنٹمنٹس نہیں ہو سکیں اور وہاں ڈپٹی کمشنرز نے، ہم نے ڈپٹی کمشنرز کو یہ کام اسلئے سونپا تھا کہ ڈپٹی کمشنرز تھوڑے غیر جانبداری سے کام کریں گے اور میرٹ کے مطابق کریں گے،

کریں گے لیکن کچھ ڈپٹی کمشنرز نہیں کر سکے یہ کام۔ اسلئے ہم نے سی ایم صاحب سے Effectually
ریکویسٹ کی یہ Originally لوکل گورنمنٹ کا اپنا اختیار تھا، یہ اے ڈی لوکل گورنمنٹ کا اختیار تھا لیکن
ہم نے Jointly میں نے اور سی ایم صاحب نے To insure transparency ڈپٹی کمشنر کو اس کمیٹی کا
چیئرمین بنا دیا لیکن In some places Deputy Commissioner failed to
complete the process اور کچھ ضلعوں کے اندر اب بھی پراسیس مکمل نہیں ہوا ہے۔ اسلئے میں نے
چیف منسٹر صاحب کو ریکویسٹ کی اور ان کو سمری بھیجی And he has a graciously agreed
to transfer power back to AD Local Government. So میرا خیال ہے میں اس
کا آپ کا Specially آپ کے حلقے کا مسئلہ ہے اس کو میں Takeup کروں گا ان شاءاللہ And we will do it Insha Allah.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، فخر اعظم!

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر! میں آنریبل منسٹر کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ اس کی ڈیپارٹمنٹل انکوائری مقرر ہو تاکہ 'پراپر' اس کی انوسٹی گیشن ہو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او کے تھینک یو۔ نیکسٹ فخر اعظم وزیر Next one۔ جی، عنایت صاحب کا مائیک آن کریں۔

Senior Minister (Local Government): Fakhr-e-Azam Wazir should give the details and the names and those who has been wrongly recruited from Bannu in his constituency to the DG Local Government and Special Secretary to the Local Government.

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Yes Madam; I will provide all the names who came from other Tehsils Insh Allah.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Okay agreed. Next one فخر اعظم وزیر۔ فخر اعظم وزیر! کوسچن نمبر پڑھیں، نمبر۔

جناب فخر اعظم وزیر: کوسچن میڈم!-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوسچن نمبر 4859۔

* 4859 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے 2016 تک حلقہ PK-71 بنوں میں کتنی سڑکیں بنائی گئی ہیں اور ان کی موجودہ پوزیشن کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) سال 2013 سے 2016 تک PK-71 بنوں کے مختلف علاقہ جات میں تعمیر کی گئیں سڑکوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

سڑکیں 2013-14					
نمبر شمار	اے ڈی پی نمبر	سکیم کا نام	منظور شدہ رقم	خرچ شدہ رقم	کیفیت
1	323/120754 (Umbrella)	تجدید سڑک بگر خیل تاپٹری کلہ 02 KM	10.000 ملین	10.000 ملین	100% مکمل
2	350/100037 (Umbrella)	پختگی سڑک قمر کلہ تا شہری خیل 0.1 KM	24.605 ملین	24.605 ملین	100% مکمل
3	353/110224 (Umbrella)	پختگی سڑک منگل بازار تا سیفل خیل عمرزئی سرکی خیل	15.000 ملین	15.000 ملین	100% مکمل
4		تعمیر سڑک ڈومیل سے جنگی کلہ زیرکی پیرا خیل	10.000 ملین	10.000 ملین	100 % مکمل
سڑکیں 2014-15					
نمبر شمار	اے ڈی پی نمبر	سکیم کا نام	منظور شدہ رقم	خرچ شدہ رقم	کیفیت
1	974/130574(Umbrella)	تجدید بہتری عمرزئی سرکی خیل روڈ 03KM، بنوں کامرس کالج تادبک سید خیل روڈ کی تعمیر	10.000 ملین 10.000 ملین	10.000 ملین 10.000 ملین	100% مکمل 100% مکمل
2	805/140887 Ongoing	بنوں لنک روڈ تا سدہ خیل 8KM	76.516 ملین	0.849 ملین	5 % مکمل
3	807/141018 Ongoing	کشو خیل چوکی براستہ سرکی خیل بری خیل تا ہائی وے بنوں 8.KM	79.266 ملین	0.587 ملین	0.5% مکمل
سڑکیں 2015-16					

نمبر شمار	اے ڈی پی نمبر	سکیم کا نام	منظور شدہ رقم	خرچ شدہ رقم	کیفیت
1	893/141018 Ongoing	بنوں لنک روڈ تا سدہ خیل 08 KM	76.516ملین	20.849ملین	52%مکمل
2	895/141018 Ongoing	کاشو خیل چوکی براستہ خیل بری خیل تا ہائی وے بنوں(08KM)	79.266ملین	15.587ملین	50%مکمل

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! کوسچن ہو چکا ہے پہلے، یہ اکبر ایوب خان کے ساتھ اس پہ ڈسکس ہو چکی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے تھینک یو، تھینک یو۔ یہ ایک کوسچن ہے 4786، صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب!

صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب!

* 4786 _ صاحبزادہ ثناءاللہ: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر بالا و دیر پائیں کی ویلج کونسلوں میں نائب قاصدوں کی بھرتیاں میرٹ پر ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو میرٹ کا طریقہ کار کیا تھا۔ آیا قانون میں نائب قاصد کیلئے اشتہار لازمی ہے۔ نیز اشتہار پورے صوبے کیلئے دیا گیا تھا۔ مذکورہ اضلاع کیلئے اشتہار کب دیا گیا اور تقرریاں کب ہوئیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) یہ بالکل درست ہے کہ دیر بالا کی ویلج کونسلوں میں نائب قاصد کی بھرتیاں میرٹ پر ہوئی ہیں۔

(ب) دفتر ڈائریکٹر جنرل محکمہ بلدیات و دیہی ترقی صوبہ خیبر پختونخوا پشاور کی جانب سے اشتہار برائے بھرتی کلاس فور (اشتہار کی کاپی لف ہے) کیلئے مطلوبہ قابلیت یہ ہے کہ متعلقہ ضلع ویلج کونسل، نیبرہڈ کونسل کا مستقل باشندہ ہو اور جن ویلج کونسلز سے اگر کوئی درخواست نہ ہو تو پھر قانون کے مطابق نزدیک ویلج کونسل سے امیدوار کو بھرتی کیا جائے گا۔ قانون کے مطابق نائب قاصد کیلئے کوالیفیکیشن کی کوئی حد مقرر نہیں ہے پھر بھی دیر بالا میں تعلیم یافتہ امیدواروں کو ترجیح دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ESTA Code خیبر پختونخوا کے باب دوم "Procedure for selection and promotion/initial recruitment" کی شق نمبر 11 کے مطابق گریڈ ایک سے چار تک کے بھرتی کیلئے کوئی خاص طریقہ

موجود نہیں ہے اور متعلقہ کمیٹی اپنے طریقہ کار کے مطابق کلاس فور بھرتی کر سکتا ہے۔ESTA Code کی کاپی ساتھ لف ہے جس کے مطابق دیر بالا میں سلیکشن کمیٹی نے میرٹ پر یعنی جو امیدوار متعلقہ ویلج کونسل کا باشندہ ہو، تعلیم اور عمر کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نائب قاصدوں کی بھرتی کی سفارش کی اور سلیکشن کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے نائب قاصدوں کی بھرتی کی گئی۔ نائب قاصدوں کیلئے پورے صوبے کیلئے ایک اشتہار دفتر ڈائریکٹر جنرل محکمہ بلدیات و دیہی ترقی صوبہ خیبر پختونخوا پشاور کی جانب سے 4 جولائی 2015 کو دیا گیا تھا جس کے ذریعے پورے صوبے میں نائب قاصد بھرتی کا عمل شروع ہوا اور امیدواروں سے درخواستیں جمع کی گئیں اور اسی اشتہار کے ذریعے دیر بالا میں نائب قاصد کی بھرتیاں 28 اکتوبر 2016 کو ہوئیں۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ میڈم سپیکر! یہ کوسچن نمبر 4786 ہے۔"آیا یہ درست ہے کہ دیر بالا و پائیں کے ویلج کونسلوں میں نائب قاصدوں کی بھرتیاں میرٹ پر ہوئی ہیں؟" "یہ بالکل درست ہے کہ دیر بالا کے ویلج کونسلوں میں نائب قاصد کی بھرتیاں میرٹ پر ہوئی ہیں"میڈم سپیکر! میں نے دونوں ضلعوں میں پوچھا تھا کہ دیر بالا اور دیر پائیں دونوں، چونکہ تحصیل خال میں میرے حلقے میں آتے ہیں اسلئے میں نے دیر پائیں کا بھی پوچھا تھا لیکن اس کا جواب نہیں آیا ہے۔" (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو میرٹ کا طریقہ کار کیا تھا۔ آیا قانون میں نائب قاصد کیلئے اشتہار لازمی ہے۔ نیز اشتہار پورے صوبے کیلئے دیا گیا تھا۔ مذکورہ اضلاع کیلئے اشتہار کب دیا گیا اور تقرریاں کب ہوئیں تفصیل فراہم کیا جائے؟" جواب میں ہے "دفتر ڈائریکٹر جنرل محکمہ بلدیات اور دیہی ترقی صوبہ خیبر پختونخوا پشاور کی جانب سے اشتہار برائے بھرتی کلاس فور (اشتہار کی کاپی لف ہے) کیلئے مطلوبہ قابلیت یہ ہے کہ متعلقہ ضلع ویلج کونسل، نیبرہڈ کونسل کا مستقل باشندہ ہو اور جن ویلج کونسلز سے اگر کوئی درخواست نہ ہو تو پھر قانون کے مطابق نزدیک ویلج کونسل سے امیدوار کو بھرتی کیا جائے گا۔ قانون کے مطابق نائب قاصد کیلئے کوالیفیکیشن کی کوئی حد مقرر نہیں ہے پھر بھی دیر بالا میں تعلیم یافتہ امیدواروں کو ترجیح دی گئی ہے۔اس کے علاوہ ESTA Code خیبر پختونخوا کے باب دوم "Procedure for selection and promotion/initial recruitment" کی شق نمبر 11 کے مطابق گریڈ ایک سے چار تک کے بھرتی کیلئے کوئی خاص۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ ثناءاللہ صاحب!

صاحبزادہ ثناءاللہ: جی جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ جواب پورا بہت لمبا جواب ہے آپ جواب سے Satisfied ہیں کہ نہیں ہیں تو آپ کا کوئسچن کیا ہے؟ Come to that۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میں عنایت اللہ صاحب سے اس میں صرف دو ضمنی سوالات پوچھنا چاہتا ہوں۔ نمبر ایک یہ کہ اشتہار 4 جولائی 2015 کو دیا گیا ہے اور تقرریاں 16 اکتوبر 2016 کو ہوئیں۔ کیا اس کیلئے انٹرویو ڈیٹ مقرر کیا گیا تھا نمبر ایک۔ نمبر دو، لوئر دیر میں اور اپر دیر میں جو تقرریاں ہوئی ہیں، اس میں کتنے لوگوں نے درخواستیں جمع کی تھیں بہر حال چونکہ عنایت اللہ صاحب نے مجھے یہ کمٹمنٹ اسی فلور پر کریں گے کہ جو غیر قانونی بھرتیاں اس میں ہوئی ہیں اس کیلئے انکوائری کنڈکٹ کریں کیونکہ ہر ویلج کونسل میں تعلیم یافتہ لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ اگر میں مثال دے دوں آج سے تین دن پہلے ایم اے سوشیالوجی کا ایک نوجوان کلاس فور ملازم بھرتی ہوا ہے۔ تو کیا نزدیک یونین کونسل سے یہ لوگ کیوں لاتے تھے؟ اگر عنایت اللہ صاحب ہم سے یہ کمٹمنٹ کرتے ہیں کہ اس میں ہم انکوائری کریں گے جو غیر قانونی بھرتیاں ہوئی ہیں، اس کے خلاف کارروائی کریں گے تو میں پھر اسلئے Agree کرتا ہوں سیدھا سادہ سوال ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): ویسے میڈم! ان کے ساتھ بات ہوئی ہے، ثناءاللہ صاحب سے۔ سیشن سے پہلے یہ میرے پاس آئے تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک بات ہوئی ہے لیکن میں اصولاً ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ کلاس فور کیلئے یہ Discretion of the competent جو اپوائنٹنگ اتھارٹی ہے اس کی Discretion ہے۔ کلاس فور کیلئے کوئی Criteria نہیں ہے اور یہ اس کی Discretion کے اوپر ہے لیکن بہر حال اشتہار ہم نے دیا تھا اور یہ جو سوال کیا گیا کہ اشتہار 2015 میں دیا گیا ہے اور بھرتیاں 2016 میں ہوئیں۔ تو یہ بھی میں ان کو بتاؤں کہ یہ پورے صوبے کے اندر اس وقت چونکہ لوکل گورنمنٹ کا ایشو

تھا۔لوکل گورنمنٹ کیلئے ویلج سیکرٹریزاور نائب قاصدین کی بھرتی کاپورے صوبے کے اندر سسٹم کو فنکشنل کیلئے تھا۔تو ہم نے اسی اشتہار کو بنیاد بنا کر چیف منسٹر سے اس کیلئے Approval لی تھی باقاعدہ اور وہ ڈی سی کی کمیٹی بنائی تھی۔ یہ پورا پراسیس اسلئے چلایا تھا کہ ہم پورے صوبے کے اندر یہ کام کرنا چاہتے تھے تاکہ ہمارے ویلج کونسلز آپریشنل ہوں اور اس کا کام آسانی سے چل سکے لیکن بہر حال ان کا جو بنیادی نکتہ ہے، وہ یہ ہے کہ کچھ ویلج کونسلز ایسے ہیں دیر اپر کے اندر کہ جس میں دوسرے ویلج کونسلز سے لوگ لائے گئے ہیں۔تو میں نے ان کو بتادیا، ڈی جی لوکل گورنمنٹ سے ان کو ملالیا کہ وہ ویلج کونسلز بتادیں اس پہ وہ انکوائری کریں گے اور اگر اسی قسم کا کام ہوا ہے تو اس کو Rectify کریں گے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی، ثناءاللہ صاحب! انہوں نے کہہ دیا کہ انکوائری کریں گے And it will sort of, you know rectified.

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ</u>: زه جی خبره کوم۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Sanaullah Sahib! Then I come to back.

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ</u>: میډم سپیکر!

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ</u>: زما د دې خبرې نه مقصد دا وو چې په 2015 کښې اشتهار اوشو او په 2016 کښې پرې بهرتی کیږی نو آیا د انټرویو د پاره یا د هغه شناختی کارډ چیک کولو د پاره یا د هغه د ډومیسائل د چیک کولو د پاره د دې سړی راتلل ضروری دی او که نه دی؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: وہ عنایت خان نے تو Explain کر دیا۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ</u>: میډم! میډم سپیکر! میډم سپیکر! زه تاسو ته خبره کوم، زه خبره کوم، عنایت الله صاحب ته خبره کوم۔ په دیکښې یو کس بهرتی شوے دے چې هغه غریب یو کال مخکښې مړ دے۔ دا د خونانو تنګی دے، خونانو تنګی ئے ویلج کونسل دے او عمر زمین ئے نوم دے۔ نو زما مقصد دا دے چې انټرویو ګورې نه ده شوې۔ که انټرویو شوی وے نو دا خلق به مخامخ شوی وے، د انټرویو ډیټ باندې به دوئ راغلی وے۔ نو دا کمې شته خو بهرحال میډم سپیکر! د جواب ضرورت نشته، دغه یو کمټمنټ د اوکړی چې په لوئر دیر، تحصیل خار

کبنې چې کومې غلطۍ بھرتیانې شوې دی او په بره کبنې چې کومې شوې دی، هغه د زما سره کمټمنټ اوکړې او انکوائری د اوکړی، زه بیا مطمئن یمه۔

<u>محترمہ معراج ہمایون خان</u>: میډم!

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی، معراج بی بی۔ عنایت صاحب!

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: اس پر میں نے ان کو بتادیا ہے اور ڈی جی اور سیکرٹری، سپیشل سیکرٹری سے ان کو ملا بھی دیا ہے۔ جہاں تک انٹرویو کا تعلق ہے تو اس میں انٹرویو اور اپوائنٹمنٹ آرڈر کے درمیان ایک Gap موجود ہے۔ اسلئے ان کی بات درست ہے کہ اس درمیان بندہ وفات پا گیا لیکن انٹرویوز تھوڑے Early ہوئے تھے، آرڈرز تھوڑے سے Delay issue ہوئے ہیں کیونکہ اپر دیر کے اندر جو زلزلے کا مسئلہ آیا، اپر دیر اور لوئر دیر کے اندر، اس وقت میں ڈی سی سے مسلسل کہتا رہا کہ آرڈرز ایشو کریں لیکن ڈی سی نے کہا کہ زلزلے والا کام ہمارا زیادہ ہوی ہے اس وجہ سے Orders delay ہوئے یہ بات ان کی درست ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی ٹھیک، ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ معراج ہمایون خان</u>: میډم! زه-----

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Meraj Bibi! Is it related to this one?

<u>محترمہ معراج ہمایون خان</u>: بالکل Related دے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: بنه اوکے۔

<u>محترمہ معراج ہمایون خان</u>: ډیره مهربانی میډم سپیکر صاحبه۔ دا یو ډیر اهم دغه دے شکر دے چې دا سوال دلته کبنې اوچت شو او هغې سره ئے زه Relate کوم او هغه کوم۔ دې کلاس فور هغه کبنې، Posts کبنې دوه فیصده چې کوم دے هغه د زنانه د پاره دی او اوسه پورې په هغې کبنې یو هم نه دے Fill شوے۔ علی امین گنډا پور صاحب راغلے دے، هغه زما به، He will bear me out چې پیبنور کبنې اوس دې وخت کبنې پیبنور آفس کبنې د دوئ محکمه کبنې دوه اتیا Posts خالی پراته دی او چې کله د بنځو خبره را اوچته شی نو خلق لاړ شی کورټ ته او دغه اوکړی۔ نو اول خو بنځو سره زیاتے کیږی، زنانه سره، چې دلته کبنې مونږه ډومره غریبې بنځې چې کوم اوس دې وخت کبنې Widows دی، هغوی باندې دومره سختې تیریږی نو اول مونږ وایو د هغوی حق خوړلې شی او بیا

Posts خالی پراته دی نو په دې باندې د محکمه لږ کارروائی اوکړی۔ منسټر صاحب ته ریکویسټ دے چې دې باندې دغه اوکړی، کمیټۍ ته دا بوځی او دا لږ Thrash out کړی چې ولې د زنانوؤ سره دومره زیاتے کیږی؟

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay. Inayat Sahib! The Women quota not only for you, for all the Ministers, please! دا وومن کوټه چې دا دا دغه کوئ او۔۔۔۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: ویسے میں، سچی بات یہ ہے کہ جو خواتین کا کوٹہ ہے دو فیصد، وہ مجھے Exactly نہیں معلوم، میں Frankly بتاؤں گا مجھے نہیں معلوم۔ جو معذوروں کا کوٹہ ہے وہ Observe کیا گیا ہے۔ جہاں جہاں معذوروں کا کوٹہ ہے اس کو Observe کیا گیا ہے۔ خواتین کے کوٹے کو اگر Observe نہیں کیا گیا ہے اور موجود ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ پشاور کے اندر اس کو Observe کریں گے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ان شاء اللہ۔ تھینک یو ویری مچ۔ (مداخلت) جی، سردار حسین! اسی سے Related ہے؟ جی، نگہت اورکزئی کا اسی سے Related ہے؟

<u>محترمہ نگہت اورکزئی</u>: میڈم سپیکر!

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی</u>: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ میڈم سپیکر صاحبہ! یہ جو دو فیصد کوٹے کی بات معراج بی بی نے کی ہے، یہ آج تک چار سال گزر گئے ہیں کہ ہمیں یہاں کسی منسٹر نے کہیں پر بھی کسی بھی جگہ پر ہمیں جو کلاس فور کے جو کوٹے میں سے ہے، ہمیں آج تک کوئی ایک بھرتی بھی نہیں ملی ہے۔ مطلب، اس کا یہ مطلب ہے کہ جہاں، یہاں پر جو تمام خواتین بیٹھی ہوئی ہیں، ان کو مسلسل یعنی اب وہ معذوروں کی بات کر رہے ہیں۔ مطلب وہ معذوروں کو کوٹہ دینا بہت اچھی بات ہے بلکہ ان کا زیادہ کوٹہ بڑھایا جائے لیکن اس کا مطلب ہے کہ جو خواتین بیٹھی ہوئی ہیں، وہ خواتین جو ہیں تو وہ ان معذوروں سے بھی بدتر ہو گئی ہیں کہ وہ ان کو کوٹہ جو بیٹھی ہوئی ہیں اور جو یہاں پر Elect ہو کر آتی ہیں اور ان کو وہ کوٹہ نہیں دیا جاتا کیونکہ ہم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ ہمیں جو ہے تو بھرتی کرا دیں۔ ہم اگر ایک منسٹر کے پاس جاتے ہیں، ایک منسٹر کی منت کرتے ہیں لیکن ہمیں کہتے ہیں کہ ہمارے پاس آپ کیلئے کوئی کوٹہ نہیں ہے لیکن آج اگر چیف منسٹر صاحب اگر تھوڑا سا ہماری طرف دھیان دے دیں تو میرا خیال ہے۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Order in the House please, Chief Minister Sahib, order in the House,

شوکت! پلیز۔ سی ایم صاحب! تاسو نه Reply غواړی د وومن کوټه باره کښې۔ نگهت صاحبه!

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب میڈم سپیکر صاحبہ! میں دوبارہ یہ Repeat کر دیتی ہوں یہ کوئسچن کے حوالے سے کہ معراج بی بی نے جو ابھی بات کی ہے کہ ہمیں دو فیصد کوٹہ جو خواتین اسمبلی ہیں، ان کیلئے Allow ہے لیکن ہمیں کوئی منسٹر، کسی منسٹر نے چار سالوں میں ایک بھی کلاس فور بھرتی جو ہے تو وہ نہیں دی ہے۔ حالانکہ انہوں نے جو ابھی فگر زدی ہیں کہ آج پشاور میں 85 جو پوسٹیں ہیں تو وہ خالی ہیں اور اس میں ہمیں کوئی ایک کلاس فور کی بھرتی نہیں دی جاتی ہے اور جناب جو منسٹر صاحب ہیں تو انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ معذوروں کیلئے کوٹہ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ معذوروں کا کوٹہ اس سے بھی زیادہ ہونا چاہیئے، ان کو اپنا وہ روزگار ملنا چاہیئے لیکن کیا معذوروں سے خواتین اتنی ہی بدتر ہو گئی ہیں جو اس اسمبلی میں بیٹھی ہوئی ہیں کہ وہ جو ہیں تو اپنے حلقوں میں یا وہ اپنے لوگوں کو جواب نہیں دے سکتیں۔ تو میں چیف منسٹر صاحب سے یہ جواب مانگنا چاہتی ہوں کہ ہمیں کیوں نہیں کوٹہ مل سکتا ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، تھینک یو۔ تھینک یو نگہت، تھینک یو۔ تھینک یو نگہت بی بی۔ سی ایم صاحب!

جناب پرویز خان خٹک (وزیر اعلیٰ): میں نگہت بی بی سے، مجھے ابھی یہ نہیں پتہ کہ خواتین کا کوٹہ کتنا ہے کتنا نہیں ہے لیکن ایک بات واضح کرتا ہوں کہ کسی ایم پی اے کا کوٹہ نہیں ہے۔ اگر آپ کہتی ہیں کہ ہمیں بھرتی نہیں کیا تو کسی قانون میں نہیں ہے اور اگر اس پر بھی آپ قانون لانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ یہ عدالت، عدالتی فیصلہ ہے کہ ایک ایک نوکریوں میں کسی Elected آدمی کا کوٹہ نہیں ہونا چاہیئے اور نہ کوٹہ ہے اور اگر وومن کا کوٹہ ہے یا نہیں ہے تو میں چیک کرلوں گا۔ آپ کی بات صحیح ہے اگر نہیں ہے تو ہم ضرور اس میں رکھیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ یہ 'کوئسچنز آور' تو ٹائم ختم ہو گیا ہے، ٹائم ختم۔ 'کوئسچنز آور' کا ٹائم ختم ہے، ٹائم ختم۔

محترمہ معراج ہمایون خان: میډم سپیکر! سی ایم صاحب زمونږ کوئسچن غلط Understand کړو۔ مونږه د ځان د پاره کوټه نه غواړو، مونږه د هغه ښځو د پاره نوکرئ غواړو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سی ایم صاحب د رله جواب د رکړو۔ We will have a look at the quota۔ اوکے۔ معراج بی بی ته لږ مائیک آن کړئ، معراج بی بی ته۔ معراج بی بی!

محترمہ معراج ہمایون خان: میډم سپیکر! سی ایم صاحب غلط هغوی Understand کړو۔ زه ځان د پاره کوټه نه غواړم، زه نور ایم پی ایز د پاره کوټه نه غواړم۔ دا علی امین صاحب به ئے پوهه کړی۔ دې وخت کښې پوسټس خالی دی چې په کوم باندې به ښځې بهرتی کوی او ښځې بهرتی کيږی نه۔ نو زه خو دغه وايم چې هغه زمونږ هغه غريبانانو ښځو سره زياتے دے چې هغوی له د جابز ورکړی کنه چې هغوی د هم لاړې شی او د ډيپارټمنټس کښې کار کوی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Meraj Bibi! I will request you چې دا يو کوئسچن راؤړه And then we will discuss it. کنه۔ سپليمنټری کښې کوئسچن راؤړه اسمبلئ کښې۔ اوکے۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

4759 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بنوں کے مختلف مقامات پر واٹر سپلائی سکیمیں ناکارہ ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع بنوں میں تمام ناکارہ سکیموں کی تفصیل حلقہ وائز فراہم کی جائے۔ نیز مذکورہ سکیمیں کیوں خراب ہیں اور کب تک مکمل کی جائیں گی؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں، ضلع بنوں میں 9 عدد واٹر سپلائی سکیمیں ناکارہ ہیں۔

(ب) ضلع بنوں کی تمام ناکارہ واٹر سپلائی سکیموں کی حلقہ وائز تفصیل بمعہ وجہ خرابی درج ذیل ہے:

اس مسئلے کو مد نظر رکھتے ہوئے رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں 500 ملین روپے کی لاگت سے سکیم بحوالہ ADP No. 213/160559 Restoration of Non Functional/Damaged

WSS in KP شامل کیا ہے۔اس سکیم کی PDWP سے منظوری بمورخہ 23-12-2016 ہو چکی ہے اور اس پروگرام کے تحت ضلع بنوں میں تمام 9 عدد ناکارہ سکیموں کو بحال کیا جائے گا۔

List of nonfunctional water supply schemes under ADP No. 213/160559 (2016-17) in PHE Division Bannu

S. #	Name of Scheme	Constituency	Reason for nonfunctional
01	WSS Akhya Gul Chashmai Bara	PK-71	Bore damaged.
02	WSS Kama Chashmai	PK-71	Bore damaged
03	WSS Araj Hathi Khel	PK-71	Bore damaged
04	Wss Landhi Jalandhar Sher Zaman	Pk-71	Bore damaged
05	WSS Landhi Jalandhar Mir Hakim	PK-71	Bore damaged
06	WSS Mughali Nazif	PK-71	Pipeline damaged
07	WSS Wali Noor Jani Khel	PK-72	Bore damaged
08	WSS Saleikhan Mandev	PK-72	Bore damaged
09	WSS Mirbaz Barakzai	PK-72	Bore damaged

جناب سردار حسین: میډم سپیکر! زه لږ د مردان په دې واقعې باندې خو خبرې کول غواړم که تاسو-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: You want Point of Order باندې؟ Let me just دا Applications والا اوکړم، Let me just finish ji۔

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب منور خان ایڈووکیٹ صاحب؛ خاتون بی بی؛ اعظم خان درانی؛ الحاج صالح محمد خان صاحب؛ سردار ظہور احمد؛ فضل حکیم خان؛ عبدالکریم خان؛ خلیق الرحمان صاحب؛ And agreed کہ یہ چھٹی دے دیں، Agreed؟

(تحریک منظور کی گئی)

Madam Deputy Speaker: Okay agreed. Okay. Babak Sahib! I told you, I will be taking the question after the call attention but anyway you are going,

آپ نے کہا کہ کمٹمنٹ ہے، آپ نے باہر جانا ہے۔ نگہت اورکزئی نے آپ سے پہلے،

Babak Sahib! If you just, Nighat Orakzai-----

رسمی کارروائی

جناب سردار حسین: زما دا خیال دے میډم سپیکر! اول ستاسو شکریه۔ د سی ایم صاحب توجه به هم لږه غواړم، ما خو انتظار کولو چې دا پرونئ کومه واقعه چې په مردان کښې شوې ده، پکار خو دا وه چې دا نن په هاؤس کښې کوم بزنس اوچلیدو، ظاهره خبره ده دا هم ډیر زیات ضروری او لازمی بزنس وو خو چې دا کومه واقعه پرون په مردان کښې شوې ده او بیا په یونیورسټئ کښې شوې ده او بیا ظاهره خبره ده چې په کوم انداز کښې بربریت شوے دے، په کوم انداز کښې چې د یو سټوډنټ وژنه شوې ده، په کوم انداز کښې چې د یو سټوډنټ شهادت شوے دے، میډم سپیکر! زما دا خیال دے چې نن د دې ټولې اسمبلئ ته د دې صوبې یوازې سترګې نه دی بلکه د ټولې دنیا ورته سترګې دی۔ د هغې بنیادی وجه دا ده چې دا پرون په یونیورسټئ کښې چې په کوم انداز کښې د ظلم انتها شوې ده، ټولې دنیا ته څه میسج ځی؟ ټولې دنیا ته څه پیغام ځی؟ دنیا له مونږ دا پیغام ورکوؤ چې خدائے مه کړه په دې وطن کښې عدالت نشته؟ خدائے مه کړه په دې وطن کښې ضابطه نشته، قانون نشته؟ خدائے مه کړه په دې وطن کښې ادارې نشته او خدائے مه کړه په دې وطن کښې اندهیر نګری ده؟ دا خو ډیره زیاته اسانه خبره شروع شوه، د ډیر لوئے فکر خبره دا ده چې اوس په دې وطن کښې د هیچا عزت نفس، عزت چې دے، د ځان یعنی د جان تحفظ چې دے هغه په غیر یقینی صورتحال کښې شو۔ د هغې نه زیاته د افسوس خبره دا ده چې دلته خو بیا ظاهره خبره ده چې که زما یوه خبره خوښه نه وی یا زما خبره د یو انسان یا د څو انسانانو خوښه نه وی، هغوی به په هغه ټائم باندې فیصله کوی چې زه قاتل ئے هم یمه، زه عدالت هم یمه، زه جج یمه، زه ریاست یمه، زه قانون یمه، زه حکومت یمه، زه واکدار یمه؟ دا څومره بې حسی، د پرون راهسې تاسو اوګورئ، ما نن د پیښور یو ډیر لوئے Circulated اخبار کتلو، زه د هغه اخبار نامه نه اخلم، دا بې حسی دومره سیوا شوه چې نن په هغه ټول اخبار کښې د هغه شهادت خبر نشته، دا څه معنیٰ لری چې زه به په یو انسان باندې دا الزام لګوم چې ده دا ګناه کړے دے، آیا زما قانون ما له یا زما په شان نور اولس له دا اختیار ورکوی چې که زما په نظر کښې یو کار غلط دے او که کار غلط دے، آیا دا اختیار ما سره شته چې زه به ټوپک راخلم؟ میډم سپیکر! زما دا خیال دے چې

په یو یونیورسټئی کښې چې د هغه ادارې نه زمونږ دا توقع ده چې مهذبه قوم به پیدا کوی، باشعور قوم به پیدا کوی، تعلیم یافته قوم به پیدا کوی، دا ډیر لوئے ظلم شوے دے او د هغې نه سیوا ظلم بیا د صوبائی حکومت خاموشئ ته اوګوره، دا نن چې مونږ ناست یو، تر دې وخته پورې د صوبائی حکومت د افسوس خبر نه دے راغلے او بیا ډیره د حیرانتیا خبره ده چې د مردان ډی آئی جی دا خبره کوی چې اؤ دې هلک یو کار کړے وو، د هغې په نتیجه کښې دا کار اوشو، یعنی مرګ له، د یو انسان وژنې له چې قانون، چې ځان ته قانون وائی، مونږ ورته قانون وایو او هغه ورله جواز پیدا کوی، دا کوم Message convey کیږی؟ میډم سپیکر! مونږ دا ګڼړو چې په دې وطن کښې مذهبی جنونیت دې ځائې ته اورسیدو، په دې وطن کښې هغه درندګی دې ځائې ته اورسیده، دې ځائې ته اورسیده چې نن بحث په دې نه دے چې دا څومره لوئے ظلم شوے دے، بحث دا دے چې څوک وائی دا ښه کار شوے دے او څوک وائی دا بد کار شوے دے۔ زما دا خیال دے چې بحیثیت مجموعی دا زمونږ د ټولو د پاره یو ډیر افسوسناک صورتحال دے۔ میډم سپیکر! دا خو ډیر اسان کار دے، دلته به د هر چا خپل نظر وی، د هر چا به یو خپل سوچ وی او بیا مونږ دا خبره کوؤ چې یو هلک، خدائے مه کړه خدائے مه کړه، بیا مه کړه، بیا مه کړه د پیغمبر ﷺ په شان کښې ګستاخی کړې ده، بحیث د مسلمان دا خبره قابل برداشت نه ده، بحیث د یو مسلمان دا خبره قابل معافی هم نه ده خو سوال دا دے چې سزا به زه ورکوم؟ سزا به عوام ورکوی؟ سزا به خلق ورکوی؟ بیا دلته دا سوال راپیدا کیږی چې د ادارو کوم کار؟ دا د عدالتونو کوم کار؟ د حکومتونو کوم کار؟ د ریاست کوم کار او بیا دې جنونیت ته اوګوره دې جنونیت ته، تر ننه پورې درې سوه سټوډنټان چې کوم دے هغه ګرفتار کړے شو چې که څوک دا خبره کوی چې خدائے مه کړه خدائے مه کړه، بیا مه کړه بیا مه کړه دغې ماشوم ګستاخی کړې ده، نن د هغه سړے میدان ته شی کنه، هغه د اووائی چې ما دا ماشوم وژلې دے او په دې جرم مې وژلې دے، هغه هم نشته۔ میډم سپیکر! زه ګزارش صوبائی حکومت ته دا کوم، شکر دا دے چې نن وزیر اعلیٰ صاحب هم دلته کښې ناست دے، د دې د پاره د جوډیشل انکوائری مقرر شی۔ دا خو اسان کار دے، ما به بیره نه وی

پرېښودي، سبا به زه يو ځائې ته دعا له روان يم، ما سره به يو ګن مين وي، زما نه به شل کسان تاوېږي او په هغه ځائې به فتوىٰ جاري کوي چې د ده سنت نه دی برابر، دا وژنه، داسنت دے يا خدائے مه کړه خدائے مه کړه د دې اجر ملاوېږي يا د دې ثواب ملاوېږي. ميډم سپيکر! زما دا خيال دے چې بحيث د پارليمان د ممبرانو، بحيث د دې معاشرې د ذمه دارو انسانانو، بحيث د مسلمانانو مونږ به دا ګزارش کوؤ چې د دې صورتحال تدارک چې دے فوري، بروقت او موثر دا ډير ضروري دے، دا حالات کوم طرف ته روان دی. بيا تاسو اوګورئ چې د دې وژنې نه پس پرون په کوم انداز کښې چې دا ويډيو شائع شوې ده، زه نن د يو مهذب انسان په حيث، مذهب به پرېږدم، د يو مهذب انسان په حيث باندې آيا زه دا تپوس کومه چې يو ځناور به په داسې انداز باندې ځوک اووژنی چې دا کوم انسان ئے وژلې دے، دا څه معنىٰ لری؟ دا څه جواز لری؟ ميډم سپيکر! دا ډير اهم صورتحال دے، مونږ قانون د څه د پاره جوړوؤ؟ مونږ سکول د څه د پاره جوړوؤ، مونږ ټيوب ويل د څه د پاره جوړوؤ؟ مونږ د روزګار موقعې د څه د پاره پيدا کوؤ؟ مونږ د دې ماحول د پاره دا هر څه پيدا کوو؟ ميډم سپيکر! دا چې کوم ماحول روان دے، دا چې کوم صورتحال روان دے دا ډير زيات خطرناک دے، دا ډير زيات خطرناک دے. دا دومره خطرناک دے چې مونږ دا ګڼړو چې د جنونيت دا سيلاب چې دے، دا به د شعور خلق نه پرېږدی، دا به د آواز خلق نه پرېږدی، دا به د نظر خلق نه پرېږدی، دا به د ليک او د لوست خلق نه پرېږدی، دغه سوچ چې دے دا وطن تيرو ته بوتلل غواړی. دغه سوچ چې دے دا وطن پسماندګئ ته بوتلل غواړی، دغه سوچ چې دے دا وطن جهالت ته بوتلل غواړی. زه به دا توقع کومه په حيث د يو انسان، په حيث د يو مسلمان، په حيث د يو پښتون، په حيث د يو Elected Member د وزير اعلىٰ صاحب نه چې جوډيشل انکوائري مقرره شی، نن د هغه د مور او پلار نه تپوس کول پکار دی چې نن ټوله دنيا هغه ويډيو ګوری او د هغه مور او پلار ئے هم ګوری، آيا دا وطن دې ځائې ته رااورسيدو، دا وطن دومره مهذبه شو، دا دومره با شعوره شو، آيا دلته دومره ترقی راغله، آيا دلته دومره آزادی راغله، دا مونږ ګمراهئی طرف ته لاړو، دا مونږه تيرو طرف ته لاړو، مونږه پسماندګئی طرف ته لاړو، مونږه

جہالت طرف ته لاړو۔ زه د چیف ایگزیکټیو صاحب نه به دا ډیر مؤدبانه گزارش کوم چې د جوډیشل انکوائرئ د پاره مونږ نن دلته ډیمانډ اوکړو او داسې قرار واقعی سزا داسې خلقو ته ملاؤ شی داسې، دا خو به ماحول جوړ شی، دلته خلق راپاځی، د گورنر سره باډی گارډ وی باډی گارډ او هغه ورپسې التا شی، وائی دا کافر دے، هغه اووژنی، سبا خدائے مه کړه خدائے مه که، که د هغه غاړې ذمه واره خلق دی او که د دې غاړې ذمه واره خلق دی، مونږ سره خپل گن مینان گرځی، دا په دې گیلرو کښې چې کوم افسران ناست دی، د پروټوکول د پاره ، د پروټیکشن د پاره، سبا به هغه گن مین پخپله په مونږ ټوپک راواړوی، هغه به وائی چې دا هډو مسلمان نه دے، دا ماحول چې په دې وطن کښې کوم جوړ دے، دا ډیر زیات خطرناک دے، دا ډیر زیات افسوسناک دے، لهذا زه بخښنه غواړمه زما به دا گزارش وی د ټول هاؤس نه، د ټول هاؤس نه چې په دې مونږ سیاست نه کوؤ، آیا دلته دا کوم مذهبی جنونیت چې په زور روان دے، دلته خو ماحول داسې جوړیږی چې زه نن هم راتلمه، ما ته پینځه ټیلیفونونه اوشول چې گورې په دې مسئله باندې خبره مه کوه۔ سوچ اوکړئ، سوچ اوکړئ چې د چا بچے، سوچ اوکړئ چې د چا د زړه ټکړه، ټکړه، هغه په لوړو باندې، په کانړو باندې، په لتو باندې د کوم اذیت سره چې هغه مړ شو، سوچ پکار دے۔ آیا مونږ د دې وطن د قانون هم محافظان یو، مونږ د دې وطن د اولس د جان او د مال هم محافظان یو، دلته خو بیا په دې ټوله دنیا کښې کافران گرځی، هغوی خدائے هم نه منی او رسول هم نه منی، آیا زما الله، آیا زما پیغمبر ما له دا اختیار راکړے دے، آیا چې د کوم پیغمبر په نامه باندې په دې شکل باندې ننگ کومه چې زه وژنه کومه، زما پیغمبر خو هغه پیغمبر وو چې په لارو کوڅو کښې به گرځیدو، زنانۀ به پرې گندونه لړه کول خو چې یو ورځ به ئے پرې گند لړه نکړو نو بیا به زما پیغمبر په هغه کور کښې تپوس کولو چې د دې کور نه به په ما گند راپریوتو۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی بابک صاحب!

<u>جناب سردار حسین</u>: زه یو منت، یو منت۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Thank you very much.

جناب سردار حسین: زما په پیغمبر ننګ دا دے، زما په پیغمبر غیرت دا دے چې د پیغمبر علیه السلام په سیرت باندې مونږ خپل ژوند تیر کړو، د هغه په قدم باندې مونږ خپل قدم کیږدو، په خپل الله باندې ننګ او غیرت دا دے چې زه د الله تعالیٰ په حکمونو باندې عمل اوکړم او هغه حکمونه زه نورو خلقو ته د رسولو یو کوشش اوکړم، نیت اوکړم، اراده اوکړم، محنت اوکړم، خواری اوکړم، همت اوکړم۔ میډم سپیکر! زه بخښنه به غواړمه چې که په دې مسئله باندې زه لږ جذباتی شوم خو زما دا خیال دے چې زه دې بې حسئی ته چې چاپیره ګورمه نو زمونږ ضمیر چې دے هغه بالکل مړ دے، یو داسې ماحول چې مونږ پخپله په حیث د انسان، په حیث د مسلمان، په حیث د پښتون، باید چې د دې حقې خبرې د پاره دا ماحول چې دے دا راټینګ کړو، زما پوره پوره ان شاء الله چې وزیر اعلیٰ صاحب به حکم جاری کوی چې هغه قاتلانو ته قرار واقعی سزا ملاؤ شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تهینک یو، بابک صاحب۔ سوری، نه جی اوکے، سی ایم! دا نګهت اورکزئ هم په دې باندې خبره کول غواړی۔

جناب پرویز خان خٹک (وزیر اعلیٰ): آپ ضرور کریں، آپ ضرور کریں، اگر اس مسئلے کو آسانی سے کا حل ہو تو۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں، میرے خیال میں، میں بات کرلوں تو۔۔۔۔

جناب وزیر اعلیٰ: اچھا کرلیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سی ایم صاحب! دا نګهت بی بی پرونه راهسې، جی نګهت بی بی تا د پرونه راهسې دغه کړے وو، And I am sorry ،I am sorry۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں، یہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ بابک صاحب نے بہت۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میڈم سپیکر! یہ اس دن بھی ایسا ہی ہوا ہے کہ۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، نگہت بی بی۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: آپ کے ہوتے ہوئے ہمیں تو یہ تسلی ہوتی ہے کہ آپ خواتین کو ترجیح دیں گی لیکن ہمیشہ سے یہی ہوا ہے کہ ہم آپ سے دو دن پہلے بھی اگر پوائنٹ آف آرڈر بھی مانگتے ہیں تو آپ مردوں کو ہی ترجیح دیتی ہیں، بہرحال تھینک یو ویری مچ کہ ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نگہت بی بی، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَـٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّۚ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ صَلُّواْ عَلَيۡهِ وَسَلِّمُواْ تَسۡلِيمًا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نگہت بی بی کو دیتے ہیں ٹائم، خیر ہے، نگہت بی بی!

محترمہ نگہت اورکزئی: رائج ہے میرے دیس میں نفرت کا قاعدہ

ہو جس سے اختلاف اسے مار ڈالیئے۔

میڈم سپیکر صاحبہ! کل کا دن ایک تاریک دن تھا اور میڈم سپیکر صاحبہ! مختصر الفاظ میں یہ بات کہوں گی کیونکہ بابک صاحب نے بہت ہی تفصیل سے بات بیان کی ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ! جو کل کا دن تھا، وہ پاکستان کیلئے، وہ اس صوبے کیلئے خاصکر اس صوبے کیلئے ایک بہت تاریک دن تھا کیونکہ کل مذہبی جنونیوں نے جس طریقے سے ایک بچے کا Murder کیا اور پھر اس کے بعد پولیس کے ہوتے ہوئے وہاں پر جو لوگ کھڑے تھے اور وہ جس چسکوں سے اور جس مزے سے اس کے مردہ، جو مردہ ہونے کے باوجود اس کو برہنہ کرکے، اور اس کے بعد اس پر پتھروں اور لاٹھیوں کے وار کر رہے تھے، میڈم سپیکر صاحبہ! مجھے اس پر، انسانیت پر شرم آ رہی ہے اور میرا سر شرم سے جھک رہا ہے ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے، ایک انسان ہونے کی حیثیت سے، ایک ماں ہونے کی حیثیت سے۔ میڈم سپیکر صاحبہ! میرا پیغمبر جن کے چچا کا دل ہندہ نے چبھا کے کھا لیا اور جب وہ ان کے سامنے آتی تھی تو وہ فرماتے ہیں کہ میرے سامنے مت آؤ لیکن تمہارا جو کام بھی ہے، وہ میں سن لیا کروں گا اور تمہارا کام کر دیا کروں گا، کیا ہمیں اللہ اور پیغمبر اور قرآن نے یہ حق دیا ہے، کیا ہمیں اللہ اور پیغمبر اور قرآن نے یہ حق دیا ہے کہ ہم ایک ایسے بچے کو مار ڈالیں کہ جس پر کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اس نے نعوذ باللہ نعوذ باللہ میرے منہ میں خاک، کہ اس نے توہین رسالت کی ہے؟ میڈم سپیکر صاحبہ! کل کو تو کوئی بھی چلتا ہوا بندہ کسی پر بھی یہ الزام لگا دے گا کہ اس نے توہین رسالت نعوذ

باللہ کی ہے اور دو چار بندے اس کو پکڑ کر مار دیں گے، کیا ہم قانون اپنے ہاتھ میں لے سکتے ہیں؟ مفتی صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، کیا یہ مجھے بتا سکتے ہیں کہ ہمارے مذہب نے ہمیں یہ حق دیا ہے کہ ہم قانون اپنے ہاتھ میں لیکر کسی کو بھی واجب القتل قرار دے دیں اور اس کو اپنے ہاتھوں سے سزا دے دیں؟ میرے تین مطالبات ہیں میڈم صاحبہ! میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاتی ہوں کیونکہ وہ ویڈیو جو بھی ماں دیکھتی ہے، اس کا دل باہر نکل آتا ہے۔ میرے تین مطالبات ہیں، سب سے پہلے تو، کیونکہ یہ پانچ دن سے قصہ چل رہا تھا اور یہ توہین رسالت کا کوئی بھی قصہ نہیں تھا کیونکہ اگر یہ توہین رسالت کا نعوذ باللہ قصہ ہوتا تو آج وہ شخص فخر سے کہتا کہ ہاں میں نے اس کو مارا ہے اور مجھے پھانسی پر لٹکا دیا جائے کہ میں نے اس شخص کو مارا ہے کیونکہ وہ اگر اتنا ہی بہادر تھا اور وہ اتنا ہی مذہب کا پیغمبر علیہ السلام کا عاشق تھا تو وہ سامنے آئے اور وہ کہے کہ ہاں میں نے اس کو مار ڈالا ہے کہ اس نے توہین رسالت کی ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ! تین مطالبات ہیں، ایک مطالبہ تو یہ ہے کہ وی سی اور اس کی ایڈمنسٹریشن کو معطل کیا جائے، دوسرا مطالبہ ہے کہ پولیس وہاں پر کھڑی تھی، تماشہ دیکھ رہی تھی، Mob وہاں پر کھڑا تھا، ان کی ویڈیو سامنے آچکی ہے، ان کو معطل کیا جائے اور تیسری بات کہ یہ لاہور سے واقعہ چلا اور ہمارے صوبے میں پہلی دفعہ ایسا واقعہ ہوا، میڈم سپیکر صاحبہ! اس کا جوڈیشل کمیشن بنایا جائے اور وہ زخمی بچہ جو ابھی زندہ ہے، اس کو ایسے اداروں کے حوالے کیا جائے جہاں پر، پولیس کو میرا خیال ہے پولیس سے وہ کلاشنکوفیں سنبھالی نہیں جاتی، اب ان کو کوئی غلیلیں دے دی جائیں کیونکہ اگر وہ کھڑے تھے اور اس قسم کا واقعہ ہوا ہے، کل کو کوئی بھی کسی ادارے میں بھی اور یونیورسٹی بند ہو چکی ہے اور لوگوں کے بچے گھروں میں بیٹھ چکے ہیں ڈر کے مارے، کوئی ماں اپنے بچے کو نہیں بھیجے گی کہ اس پر کوئی بھی الزام لگا کے توہین رسالت کا اور اس کو مار دیا جائے گا، تو میرا خیال ہے میڈم سپیکر صاحبہ! اس پر سخت سے سخت ایکشن لیا جائے اور ان اداروں سے میں ریکویسٹ کرتی ہوں کہ وہ زخمی بچے کو اپنی حراست میں لیکر اس سے تمام کیونکہ گواہ صرف وہ ایک رہ گیا ہے جو ابھی زندہ ہے اور جس کی سانسیں الحمدللہ چل رہی ہیں، اس شخص کو حراست میں لیکر اس سے انکوائری کی جائے، بس میرے صرف یہ تین مطالبات تھے۔ تھینک یو۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ سی ایم صاحب، سی ایم صاحب! آپ Respond کریں گے اس کو؟

جناب وزیر اعلیٰ: ہاں، میں کروں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی سی ایم صاحب، سی ایم صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، We are getting very late، بس ہو گیا، سب۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ کو دیکھیں میں نے چار دفعہ ٹائم دے دیا، سی ایم صاحب! آپ بولیں، نلوٹھا صاحب! آپ کو تین دفعہ ٹائم دیا ہے، اوکے نلوٹھا صاحب! دو منٹ، ایک منٹ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: نہیں، دو نہیں ایک منٹ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، اوکے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: باتیں کر دی ہیں، شکریہ سپیکر صاحبہ۔ سردار حسین بابک صاحب اور نگہت اورکزئی صاحبہ نے اس واقعے کے متعلق جو تفصیلی بات کر دی ہے، میں لمبی بات نہیں کروں گا، سی ایم صاحب نے بات کرنی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان شاءاللہ سی ایم صاحب اس کے اوپر ضرور نوٹس لیں گے۔ نگہت اورکزئی صاحبہ نے مطالبہ کیا ہے کہ وی سی اور اس کے سٹاف کو معطل کیا جائے اور ان سے پوچھ گچھ کی جائے، میرا سی ایم صاحب سے یہ مطالبہ ہے کہ وزیر ہائر ایجوکیشن کو بھی معطل کیا جائے، اس کا کنٹرول نہیں ہے، کیوں یہ واقعے ہوتے ہیں؟ بس میرا یہ صرف مطالبہ ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، سی ایم صاحب، جی۔

جناب وزیر اعلیٰ: ابھی جو بحث ہو رہی ہے، یقیناً کل جو مردان میں واقعہ ہوا، (مداخلت) ته پلیز چپ شه، جو کل کا واقعہ ہوا ہے اور ایسے واقعے جب ہوتے ہیں، ہم افسوسناک کہہ دیتے ہیں، غمزدہ ہو جاتے ہیں اور ایسے واقعے نہیں ہونے چاہئیں، بابک صاحب نے جو بات کی، نلوٹھا صاحب نے بات کی، نگہت اورکزئی صاحبہ نے بات کی، یقیناً ہم سب اس بات پر پریشان ہیں کہ کیسے کسی نے قانون اپنے ہاتھ میں لیا؟ کسی کو یہ اجازت نہیں ہے کہ قانون ہاتھ میں لے۔ پھر کل سے میرا رابطہ ہے پولیس کے ساتھ، آئی جی کے ساتھ، جو ابھی تک رپورٹس آ رہی ہیں، اس میں ایسی کوئی چیز نہیں نکلی ہے کہ انہوں نے کوئی ایسا کچھ کام کر دیا

کہ وہ اسلام کے خلاف ہے، جو اس بچے کے، جو وفات پا گیا ہے، اس کا ریکارڈ نکالا گیا موبائل کا، کوئی ٹیکسٹ کوئی ایسی چیز اس میں موجود نہیں ہے، تو ابھی تک انکوائری چل رہی ہے اور معلومات ہو رہے ہیں، جب کوئی Solid چیز آجائے گی تو پھر ہم کہیں گے کہ ہاں یقیناً یہ دین کے خلاف کوئی بات ہوئی ہے، تو یہ ایک یا شیطانی ہو سکتی ہے یا کسی کا ذاتی فعل ہو سکتا ہے کہ Mob کو اٹھا کر انہوں نے ایک اشتعال میں ڈال دیا، انہوں نے اٹیک کر دیا اور بہت ظلم ہوا ہے۔ یہ میرے خیال میں بربریت ہے اور یہ ہماری اگر ینگ جنریشن اتنا جوش میں آکر لوگوں کو قتل کرنے لگے تو میرے خیال میں یہ ملک اور غلط طرف جانا شروع ہو جائے گا اور ہر ایک اٹھ کر کوئی کہے گا کہ یہ اس نے یہ بات کر دی، اس کو جا کے قتل کر دے، یہ بالکل غلط ہے۔ اس کی میں نے منسٹر صاحب نے جو یونیورسٹی نے اس میں کمزوری کی ہے، اس کو Already انکوائری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے آرڈر کر دی ہے، میری ابھی ہوم سیکرٹری سے بات ہوئی ہے ادھر آنے سے پہلے کہ وہ مجھے کیس بھیجیں کہ اس کو جوڈیشل انکوائری میں ڈال دیں، وہ Already ہم Decision کر چکے ہیں اور میں آپ کی بات کو سپورٹ کرتا ہوں کہ صحیح انکوائری ہونی چاہیئے، صحیح سزا ملنی چاہیئے کہ کوئی آئندہ ایسا قدم نہ اٹھا سکے۔ اس کیس کو ایک مثال لیکر ہمیں آگے جانا ہوگا، تو جس کے پاس کوئی بھی ریکارڈ ہو، جہاں مرضی ہو تو میں ان شاء اللہ کل چائنا جا رہا ہوں، جانے سے پہلے پہلے شام تک ان شاء اللہ جوڈیشل انکوائری کا ہم آرڈر کر دیں گے اور یہ بہت ضروری ہے کیونکہ کل ایسے واقعے دوبارہ بھی آسکتے ہیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی، کال اٹینشنز ہیں لیکن میں نے پہلے وہ لینا ہے، لیجسلیشن میں نے شروع کرنی ہے، ضیاء آپ نے بات کرنی تھی، صرف دو منٹ ضیاء! دوں گی آپ کو، دو سے زیادہ نہیں۔

<u>جناب ضیاءاللہ آفریدی</u>: شکریہ میډم سپیکر!-----

(مداخلت)

<u>جناب یاسین خان خلیل</u>: میډم!

<u>جناب ضیاءاللہ آفریدی</u>: یاسین خان! کښینه لږ، کښینه استحقاق دے او به شی مړه، یو منټ کښینه-----

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Zia, two minutes, two minutes

<u>جناب ضیاءاللہ آفریدی</u>: شکریہ میڈم سپیکر۔ آج-----

Madam Deputy Speaker: I am going to go to the legislation.

ضیاء صاحب! تہ اووایہ۔

جناب ضیاءاللہ آفریدی: شکریہ میڈم سپیکر۔ آج اخباروں میں بھی خبر آئی ہے اور عمران خان صاحب نے بھی کہا ہوا ہے، آج سنا ہے کہ ایک بل بھی آرہا ہے احتساب کمیشن کے حوالے سے، احتساب ایکٹ کے حوالے سے تو یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ آج خان صاحب نے خود عدم اعتماد کردیا، صوبائی حکومت نے بھی عدم اعتماد کردیا ان لوگوں پر جنہوں نے پچھلے ڈی جی کو منتخب کیا تھا اور پہلے دن سے ہم کہہ رہے ہیں کہ یہ لوگ بدنیتی پر کام کررہے ہیں تو ہمیں خوشی ہے کہ نیا ڈی جی چیف جسٹس اور ان کی ٹیم منتخب کرے لیکن سوال یہ ہے میڈم سپیکر! آج 'مشرق' میں بھی بڑی خبر لگی ہے کہ بھئی احتساب کمیشن میں جو بھرتیاں ہوئی ہیں، ان کیلئے کمیٹی بنادی گئی، کمیٹی بھی ان افسروں پر مشتمل ہے جو خود احتساب کمیشن میں غلط بھرتی ہوئے ہیں، تو میرا اس ایوان سے سوال ہے اور ریکویسٹ بھی ہے کہ اگر یہ ایوان بہت سارے قوانین بناتا ہے پورے صوبے کیلئے اور صوبے کے عوام کیلئے لیجسلیشن کرتا ہے اور احتساب کمیشن کے کرپٹ افسروں نے اس غریب صوبے کے اربوں روپے کھا کے ضائع کردیئے اور اس غریب صوبے کے عوام پر ظلم کریں، ان کے پیسے کھاگئے، بھاگ گئے تو کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ اسی ایوان سے اپوزیشن اور حکومتی بنچوں سے ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے جس میں سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ اور سیکرٹری قانون بھی ہوں کہ ان احتساب کمیشن کے چوروں اور لٹیروں کا محاسبہ کیا جائے جنہوں نے صوبے کے اربوں روپے کھائے اور Misuse of authority، اختیارات سے تجاوز کرگئے؟ تو میڈم سپیکر! لیجسلیٹیو کمیٹی میں بھی کمپلینٹ ہم نے ڈالی ہے، اس پر بھی خاموشی ہے تو آج میری پورے ایوان سے اور آپ سے ریکویسٹ ہے کہ ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے کہ ان کرپٹ افسروں کا بھی محاسبہ کیا جائے، بڑی مہربانی۔

(تالیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔

جناب یاسین خان خلیل: میڈم!-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یاسین خلیل! گورہ د سی ایم صاحب ریکویسټ دے لیجسلیشن کومہ، زہ تا لہ ټائم درکوم۔

جناب یاسین خان خلیل: میډم!.....

تحاریک استحقاق

Madam Deputy Speaker: Okay, okay, carry on. Yaseen Khalil! Come on say, okay. 'Privilege Motions': Yaseen Khalil!

جناب یاسین خان خلیل: شکریه میډم! د ډیر احتجاج نه پس تا ټائم مو را کړو۔

مورخہ 2 مئی 2016 کو محکمہ تعلیم ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری سے متعلق صوبائی اسمبلی کے ذریعے سوال کیا تھا کہ مجھے بتایا جائے کہ محکمہ تعلیم ضلع پشاور میں دیگر اضلاع سے گریڈ پندرہ تک کے ملازمین کے تبادلے ہوئے ہیں، اگر جواب اثبات میں ہو تو یکم مئی 2013 سے اب تک کتنے ملازمین کا تبادلہ ضلع پشاور ہوا ہے، ان کے نام، ولدیت، پتہ، ڈومیسائل اور شناختی کارڈز کی کاپی فراہم کی جائے؟ گیارہ ماہ گزرنے کے باوجود سوال کا جواب نہیں دیا گیا جس پر سپیکر صاحب صوبائی اسمبلی کے پاس ان کے آفس گیا اور شکایت کی کہ مجھے جواب نہیں دیا جارہا۔ سپیکر صاحب نے سیکرٹری صوبائی اسمبلی کو ہدایت دی کہ تین دن کے اندر اندر جواب دیا جائے لیکن جواب نہیں دیا گیا جس کے بعد میں تین مرتبہ خود سیکرٹری تعلیم شہزاد بنگش اور سپیشل سیکرٹری قیصر عالم کے دفتر گیا لیکن جواب نہیں دیا گیا۔ آخر میں جمعرات مورخہ 30 مارچ کو ان کے دفتر گیا جہاں پر کانفرنس روم میں سیکرٹری و سپیشل سیکرٹری موجود تھے، انہوں نے کہا کہ محکمہ آپ کو جواب نہیں دے سکتا اور نہ ہمارا اور نہ ہی ہمارے دیگر آفیسرز کے ساتھ اتنا فارغ ٹائم ہے کہ آپ کو جوابات دے سکیں، لہذا ممبر صوبائی اسمبلی کی حیثیت سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت، وزیر اعلیٰ و چیف سیکرٹری کو ہدایت کرے کہ اس طرح کے غیر ذمہ دار آفیسرز جو کہ عوام کے ٹیکس کے پیسوں سے تنخواہیں وصول کر رہے ہیں، کو اس اہم عہدے سے فوری ہٹا کر سخت قانونی کارروائی کرے اور اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

میډم! دا یو کال اوشو، دیکښې ډیر غټ زمونږه د مستقبل چې کوم ماشومان دی هغه Suffer کیږی۔ زه نه یم خبر چې دیکښې څه داسې پرابلم دے چې یو کال، نن سبا خو Right to Information Act لاندې دس دن کښې جواب ضروری دے، یو کال تیر شو، د دې اسمبلئ یو خپل یو حیثیت دے، دا اسمبلئ نه دوئ ته بار بار کوئسچن ځی چې د دې جواب راکړئ، اوسه پورې ئے جواب

رانکړو نو مونږه تاسو ته جي مطالبه کوؤ چې د داسې آفیسرز، د دوئ د دغه به نور څه حال وي چې دوئ ما له جواب نشي راکولې په یو کال کښې، دوئ به نور څه کارونه هلته اوکړي؟ ډیره مهرباني-----

Madam Deputy Speaker: Okay. Next one, ji, Mehmood Jan!

جناب یاسین خان خلیل: د دې جواب خو راکړئ کنه منسټر صاحب!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تا خو وئیل چې پریویلج کمیټئ ته د لاړ شي، نور به څه جواب درکړي، پریویلج کمیټي ته لاړو کنه، بس ټهیک شوه۔ Is it the desire of the House that the privilege motion No.1, which one was that, yeah 105, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. It is referred to the Privilege Committee. Okay, next one, Mehmood Jan!

جناب محمود جان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ تھینک یو میڈم سپیکر۔ مورخہ 4اپریل 2017کوڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز کو فون کرکے مسمی آیاز نامی الیکٹریشن کو مولوی جی ہسپتال سے رورل ہیلتھ سنٹر گاڑہ تاجک میں خالی آسامی پر ان کے تبادلے پر استفسار کیا کہ مذکورہ آسامی میرے حلقہ نیابت میں خالی ہے اور اس پر بھرتی کیلئے باقاعدہ اخبارات میں اشتہار مشتہر ہوا تھا،اس آسامی پر فریش بھرتی ہونی چاہیئے،آپ نے تبادلہ کرکے قانون کی خلاف ورزی کی ہے جس پر ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز نہایت غصہ ہوئے اور فون پر نازیباالفاظ استعمال کرکے کہا کہ یہ میری ذمہ داری نہیں کہ میں ہر ممبر صوبائی اسمبلی کو جواب دوں، لہذا ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز کے غیر مہذبانہ رویے اور مجھے مذکورہ الیکٹریشن کے تبادلے پر مطمئن نہ کرنے کی وجہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز ذہنی طور پر Retarded ہیں اور اس اہم عہدے کیلئے موزوں نہیں ہے اسلئے ان کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے اور میرے استحقاق کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ مکمل انکوائری ہوسکے۔انکوائری مکمل ہونے تک ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز کو معطل کرکے موزوں آفیسر کوڈائریکٹر جنرل تعینات کیا جائے۔

میډم! دا ډي جي هیلتھ یو ډیر Responsible post دے جي چې یو ایم پی اے ته دا جوابده نه ده، دا یو پبلک سرونټ ده، دا یو عام آدمي ته هم جوابده ده،

چې دا یو ایم پی اے له جواب نه ورکوی نو د دې سیټ د پاره دا بالکل موزوں نه ده، دا Mentally retarded ده۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سوری، سوری محمود جان! دا Words به زه نه اخلم Mentally retarded، دا د ډاکټر کار وی چې چا ته اووائی، ستا کار نه دے، ته دغه شوے، You tell me.

جناب محمود جان: میډم! جی دا خو د ډاکټر کار دے جی خو د دې سیټ دا قابله نه ده ځکه چې دا ایم پی اے ته جوابده نه ده، یو عام کس ته جوابده ده، که دا Incompetent دغې ته وائی، Mentally retarded که نه وایئ Incompetent ده، د دې سیټ د پاره دا بالکل لائقه نه ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے،اوکے۔

جناب محمود جان: نو لهذا دا سټینډنګ کمیټۍ ته پلس استحقاق کمیټۍ ته، دواړو ته ئے ریفر کړئ جی۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The priviledge motion is referred to the Committee concerned.

مسودہ قانون(دوسری ترمیم)بابت خیبر پختونخوااحتساب کمیشن مجریہ 2017کو متعارف کرانے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Okay. Now we go to item No. 7, Mr. Muhammad Arif, MPA, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission (Second Amendment) Bill, 2017, under rule 77 of the Procedure of the Conduct of Business, 1988. Muhammad Arif, please.

Mr. Muhammad Arif: Thank you, Madam Speaker. I beg to move a motion for leave under rule 77 of Provincial Assembly Rules of Business, 1988, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission (Second Amendment) Bill, 2017, in the House.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member, to introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission (Second Amendment) Bill, 2017? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 7B. Mr. Muhammad Arif, MPA, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission (Second Amendment) Bill, 2017, in the House.

Mr. Muhammad Arif: Thank you, Madam. I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission (Second Amendment) Bill, 2017, in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا فوڈ سیفٹی اتھارٹی مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 7C. Honourable Senior Minister for Health, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Food Safety Authority (Amendment) Bill, 2017, in the House. Honourable Minister, concerned Minister. Okay, Law Minister.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Madam Speaker! I, on behalf of the honourable Senior Minister for Health, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Food Safety Authority (Amendment) Bill, 2017, in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced.

ترمیمی مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ مجریہ 2017)

Madam Deputy Speaker: Item No. 7D, Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, to please introduce before the

House the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (Amendment) Bill, 2017. Law Minister! Please.

Minister for Law: Madam Speaker! I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced. First step is 'Introduction'. Okay.

ترمیمی مسودہ قانون کازیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ مجریہ 2017)

Madam Deputy Speaker: Item No 7E & F, Minister for Law, on behalf of the Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once. Law Minister! Please.

Minister for Law: Madam Deputy Speaker! I, on behalf of the Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (Amendment) Bill, 2017 may be passed.

Madam Deputy Speaker: May be considered. Yeah. The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Okay, next one. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ مجریہ 2017)

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (Amendment) Bill, 2017 may be passed.
Minister for Law: Madam Speaker! I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (Amendment) Bill 2017, may be passed.
Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (Amendment) Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا فری 'کمپلسری' پرائمری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن مجریہ 2017)

Madam Deputy Speaker: Item No. 8 & 9. Honourable Minister for Elementary and Secondary Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Free Compulsory Primary and Secondary Education Bill, 2017 may be taken into consideration at once, yes Minister Sahib.
Mr. Muhammad Atif (Minister for Primary and Secondary Education): Madam Speaker! I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Free Compulsory Primary and Secondary Education Bill may be considered at once.
Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Free Compulsory Primary and Secondary Education Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Mr. Jafar Shah, MPA, to please move his amendment in sub-clause (2) of Clause 1 of the Bill, Mr. Jafar Shah.

جناب جعفر شاہ: اوکے میڈم۔ میڈم! په دیکښې دا مسئله ده، تھینک یو۔

Madam Speaker! I beg to move that in Clause 1, sub-clause (2) may be substituted by the following,-

"It shall extend to the whole of the Khyber Pakhtunkhwa"

نمبر دو، یہ پہلا والا تھا نا میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

Mr. Jafar Shah: Okay. Could I move?

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ تھی Sub-clause (2) of Clause 1 کی تھی، اوکے منسٹر صاحب!

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی، ان کا جو اعتراض ہے یا امنڈمنٹ ہے، وہ 1 (2) پر ہے؟

Madam Deputy Speaker: Sub-clause (2) of Clause 1 of the Bill.

Mr. Jafar Shah: Shall be extended to the whole of the Khyber Pakhtunkhwa.

Madam Deputy Speaker: Shall be extended to the whole of-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اس میں تھوڑا سا ایشو یہ ہے-----

جناب جعفر شاہ: کیا؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: کہ اگر یہ یکدم سے پورے صوبے کو Extend کیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ اس میں ایسی جگہیں ہوں جہاں پر Access کا پرابلم ہو تو وہاں پر پھر حکومت کو Legal complications آئیں گی تو اس وجہ سے ہم اس کو Gradually کرنا چاہتے ہیں کہ جس جس ڈسٹرکٹ میں ہم سکولوں کو مہیا کر سکیں آبادی کے حساب سے، اس وجہ سے ہم اس کو Step by step کرنا چاہتے ہیں اور اگر یکدم سے پورے صوبے میں کر دیا اور وہاں پر سکول نہ ہو تو حکومت کیلئے لیگل پرابلمز ہوں گے، تو ایکدم سے پورے صوبے میں اس کو کرنا مشکل ہو گا، اس وجہ سے ہم کہہ رہے ہیں کہ Stage wise اس کو کیا جائے۔

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر! منسٹر صاحب نے جو فرمایا، I take it otherwise، اگر یہ نہیں کریں گے تو پھر یہ ایسا قانون بن گیا کہ It can't be extended to the whole of the province, so what shall be we do then، میری ریکویسٹ ہو گی کہ بیشک آپ کریں، اس کی Implementation آپ Gradually کریں لیکن لاء میں یہ کریں کہ It should be extended to the whole of the province and its constitutional obligation, Madam Speaker! 25 (a), the Provincial Government is bound to implement Article 25 (a) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اس میں اس طرح ہے کہ اگر ہم نے ابھی اس کو As law کر لیا تو پھر ایشوز ہوں گے۔ اگر کہیں پہ جس طرح میں نے کہا کہ کہیں Schools available نہ ہوں پورے صوبے میں تو حکومت کیلئے Problems creates ہوں گے، کیس کریں گے لوگ، تو اس سے بچنے کیلئے سارے صوبوں نے اسی طرح کیا ہے کہ انہوں نے ایک Phase wise manner میں کیا ہے کہ ایک دم سے اتنے زیادہ ہر ایک جگہ پہ جہاں پہ Excess کا ایشو ہے تو اس کو حل کرنا میرے خیال میں پرابلم ہوگا تو اگر ہم نے اس کو ابھی ایکٹ میں پاس کر لیا تو پھر حکومت کیلئے Legal complications پیدا ہوں گی تو اس وجہ سے ہم چاہتے ہیں کہ صرف اس کو Phase manner میں کر لے تو ٹائم اگر چاہتے ہیں، ٹائم اس میں تھوڑا وہ کر دیں کہ جی Phase manner میں ہو جائے۔

جناب جعفر شاہ: نہیں، میری ریکویسٹ ہو گی میڈم سپیکر! میری ریکویسٹ ہو گی آنریبل منسٹر صاحب سے کہ ایسا نہ کریں، قانون فیز میں نہیں ہوتے، قانون Is entirely for the province، بیشک آپ جو رولز بناتے ہیں یا اس کے قواعد بنتے ہیں، اس میں آپ Gradual کریں، اس میں Mention کریں That's also part of the law۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف صاحب! آپ جو لیگل اس میں یہ Word add کر دیں کہ We will be doing it but phase wise، قانون میں Coverage دے دیں لیکن Do it phase wise اس طرح لکھ لیں۔

جناب جعفر شاہ: اس طرح کریں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک ہے، تو اگر ابھی آپ یہ Add کروا دیں تو ٹھیک، امنڈمنٹ کے ساتھ ٹھیک ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میرے لیگل ایڈوائزر بتاتے ہیں کہ Straightaway نہیں ہو سکتا تو Let him speak، ابھی ہم نے ختم نہیں کیا ان کا جی، جعفر شاہ صاحب، ابھی جعفر شاہ صاحب کا ختم، جی۔

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں، ویسے بھی Next government آپ کی نہیں ہو گی تو کر دیں۔ (قہقہہ)

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: Phase wise ہی ہو گا، اگر اس میں چاہیں تو بھی Phase wise ہو گا، اگر اس طرح چاہیں تو بھی Phase wsie ہو گا یکدم سے پرابلم ہو گا سارے صوبے میں۔

جناب جعفر شاہ: منسٹر صاحب کر لیں تو میرے خیال میں پھر۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا اس طرح کر لیتے ہیں، Just one minute, Jafar Shah Sahib. لیگل ایڈوائس یہ ہے کہ یہ والا پورشن آج پینڈنگ کر لیتے ہیں، یہ 'پراپر' بنا کے لے آئیں اور Next میں کر لیں گے یہ والا پورشن۔

جناب جعفر شاہ: ٹھیک ہے، Why it should be considered, I would best پھر پورا بل پینڈنگ کر لیتے ہیں، منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Ji, Atif Sahib! Do you want the Bill، بل کو پینڈنگ رکھنا چاہتے ہیں Next اس کیلئے؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں تو کہتا ہوں پاس کر لیں، ووٹنگ کر والیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پاس کر لیں اچھا؟

جناب جعفر شاہ: میری ریکویسٹ ہو گی میڈم سپیکر! ووٹنگ یہ کریں گے لیکن یہ ہے کہ یہ غلط قانون بن جائے گا، ووٹنگ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم غلط قانون بنائیں، کیوں ہم صوبے کو کیوں غرق کر رہے ہیں، Why it should not be extended to the whole of province, that's my question?

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دیکھیں منسٹر صاحب نے آپ کو جعفر شاہ صاحب! یہ کہا کہ ان کیلئے It will be very difficult at one stage to go to all the province and what he says that we will do it phasewise

جناب جعفر شاہ: میں کہتا ہوں اس میں، رولز میں یہ چیز Mention کریں کوئی حرج نہیں ہے لیکن It will be obligated to the Government، پھر یہ مسئلہ ہو جائے گا گورنمنٹ کیلئے بھی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی ڈیپارٹمنٹ تو اس پہ کلیئر ہے کہ At once نہیں ہو سکتا Phase manner میں ہو گا تو یا تو یہ Agree کر لیں، نہیں تو پھر ووٹنگ کروالیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: میڈم! میڈم معراج ہمایون صاحبہ کو دیں فلور۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: معراج بی بی! معراج بی بی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جی ایک Suggestion ہے، اگر وہ Accept ہو ہاؤس کو تو اگر اس کو اور ہم یہ سیکنڈ پوائنٹ ٹو اور سیریل نمبر (d) کو ساتھ لے لیں جہاں سکول کی Definition ہے School means Primary school, middle school and higher secondary school in the public sector، اگر ساتھ پرائیویٹ بھی کر لیں Recognized private school تو Excess کا یہ پرابلم حل ہو گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، ابھی تو ہم اس سے پچھلے والی یہ تو آپ اگلی پہ جا رہی ہیں، ہم پچھلے والی ابھی، اس پہ ڈسکشن نہیں ہے، پچھلے والی پہ ہے۔ جی جعفر شاہ صاحب!

محترمہ معراج ہمایون خان: نہیں، یہ Excess کا Problem solve ہو جائے گا۔

جناب جعفر شاہ: بیشک ووٹنگ کر لیں لیکن یہ ہے کہ I am stick to my amendment میں تو چاہتا ہوں کہ امنڈمنٹ ہو، چاہے کوئی ووٹ دے یا نہ دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، ووٹنگ کیلئے Put کر لیں پلیز۔

جناب جعفر شاہ: کر لیں، آپ جیت جائیں گے، ٹھیک ہے، غلط قانون بن جائے گا۔

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member,

ووٹنگ کر لیں پھر، Okay, voting, please stand up، جو جعفر شاہ صاحب کے ساتھ Sort of you know، اچھا، Please left hand والے، میری سنیں ذرا On my left hand side, the motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member may be adopted? جو یہ چاہتے ہیں وہ کھڑے ہو جائیں، یہ کاؤنٹ کر لیں ذرا پلیز، سیکرٹری صاحب! کاؤنٹ کر لیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Madam Deputy Speaker: And the one who are sayings that it should not be adopted, پلیز کھڑے ہو جائیں،

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Madam Deputy Speaker: Okay, left side 21 and right side 36, the amendment is dropped and the original sub-clause (2) of Clause 1 stands part of the Bill.

(Applause)

Madam Deputy Speaker: Amendment in sub-clause (3) of Clause 1: Mr. Jafar Shah, MPA, to please

یہ موو کریں، Excuse me, Atif Sahib، یہ اچھا ہوتا کہ آپ دونوں مل بیٹھ کے یہ پہلے Decide کر لیتے نا، یہ ہاؤس میں کیوں لائے؟

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، تھینک یو میڈم سپیکر، ایک تو یہ کہ-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میڈم! ہم تو گھر میں نہیں پاس کر سکتے ہیں، ہاؤس میں لانا تو مجبوری ہے۔

(قہقہہ)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: میډم سپیکر! ډیر مننه یو خو زه حکومت ته مبارکی ورکوم چې په یو کوټه کښې اوړے او ژمے دواړه راغلل، په یو صوبه کښې دوه قانونه راغلل، مبارک ہو۔ I beg to move that in Clause 1, sub-clause (3) may be substituted by the following,-

"(3) It shall come into force from the forthcoming Educational year (Fresh Admission) in the schools". چې د راروان کال نه په دې باندې ستارټ واخستے شي خیر دے که ضلعو کښې ئے راولئ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عاطف صاحب!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا خو جی هم هغه Same issue ده، مطلب دا راروان سیشن خو به اوس شروع کیدو والا دے نو په هغې کښې گرانه ده د ټولې صوبې د پاره ده۔ (قہقہہ)

Mr. Jafar Shah: Madam! It`s better, not to present,
اس بل میں اگر ہم اس پہ عمل نہیں کرتے، ہم اس کو پورے صوبے میں نہیں لاگو کرتے، ہم اس کو فریش ایڈمشن اس سال نہیں کرتے تو Why we are ہم یہاں اسمبلی کیوں اس قانون کو منظور کریں، ضرورت کیا ہے؟ تو نہ کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عاطف صاحب!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نه جی د دغه د پاره خو ټھیک دے، راروان سیشن نه به ئے شروع کړو خو د ټولې صوبې د پاره نه جی۔

جناب جعفر شاہ: نه نه، خپل، هغې د پاره وروره! مطلب د لاء، لاء-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اؤ اؤ، هغه ټھیک ده۔

Mr. Jafar Shah: From the coming fresh admission.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اؤ، ټھیک شوه صحیح شوه جی۔

Mr. Jafar Shah: So the amendment is approved.

Madam Deputy Speaker: Okay, the motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted, جعفر شاه صاحب! یس خو اوس اووایه کنه۔

Members: Yes.

Madam Deputy Speaker: Those who are against it may say ‘No’.

Members: No.

Madam Deputy Speaker: the ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in Clause 2, Uzma Khan and Najma Shaheen, to move their joint amendment in Clause 2 of the Bill.

Ms: Uzma Khan: Madam! I withdraw the amendment in Clause 2.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ نجمہ بی بی! آپ Withdraw کر رہی ہیں؟

محترمہ نجمہ شاہین: جی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you very much. The motion before the House is that the amendment, moved by, so the amendment is dropped and original Clause 2 stands part of the Bill. Clauses 3 and 4 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 3 and 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 3 and 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

عاطف صاحب! Yes وایہ۔

Members: Yes.
Madam Deputy Speaker: Those who are against it may say 'No'.
Members: No.
Madam Deputy Speaker: Okay. Amendment in sub-clause (1) of Clause 5, Uzma Kahn and Najma Shaheen Bibi, to please move your joint amendment in sub-clause (1) of Clause 5, Uzma Bibi and Najma Shaheen Bibi.
Ms: Uzma Khan: I would like to move that in Clause 5, in sub-clause (1), after the words "for each school", the words "having mandatory representation from Parent Teacher Council (PTC)" may be added.
Madam Deputy Speaker: Ji, Najma Bibi!
Ms: Najma Shaheen: I would like to move that in Clause 5, in sub-clause (1), after the words "for each school", the words "having mandatory representation from Parent Teacher Council (PTC)" may be added.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میڈم سپیکر! یہ For each school having mandatory representation from Parent Teacher Council اسی کا ذکر کر رہی ہے میڈم؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی ہاں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: یہ ٹھیک ہے۔

Madam Deputy Speaker: Okay. So the motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

یرہ یہ Yes بھی نہیں کہہ سکتے، میں اتنا بول رہی ہوں اور آپ Yes اور No بھی نہیں کہہ سکتے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: هغه Yes و الا میاں جمشید نشته جی نن۔

Madam Deputy Speaker: Okay. So the 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Oh my God. Clauses 6 to 9 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 6 to 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 6 to 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 6 to 9 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا فری، کمپلسری، پرائمری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن مجریہ 2017)

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage: Honourable Minister for Elementary and Secondary Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Free Compulsory Primary and Secondary Education Bill, 2017 may be passed. Minister Sahib!

Minister for Elementary & Secondary Education: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Free Compulsory Primary and Secondary Education Bill may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Free Compulsory Primary and Secondary Education Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا، جہیز، عروسی تحائف وشادی بیاہ تقاریب کی روک تھام مجریہ 2017 کا مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 10 & 11, Ms: Rashida Riffat MPA, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Dowery, Bridal Gift and Marriage Functions Restriction Bill, 2017 may be taken into consideration at once. Rashida Riffat Sahiba!

Ms: Rashida Riffat: Madam Speaker! I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Dowery, Bridal Gift and Marriage Functions Restriction Bill, 2017 may be taken into consideration at once.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عنایت صاحب!

سینیئر وزیر (بلدیات): میڈم! مجھے چیف منسٹر صاحب نے بھی ریکویسٹ کی ہے اور کچھ اپوزیشن ممبران نے بھی ریکویسٹ کی ہے کہ یہ جو بل ہے، اس کا Intent اور بنیادی مقصد تو درست ہے لیکن اس پہ تھوڑا مزید غور کرنے کی ضرورت ہے، اسلئے میں نے راشدہ بی بی کو Convince کیا ہے اور ان سے ریکویسٹ کی ہے کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی کے سامنے بھیجا جائے اور اگر آپ Time frame with in one month کے اندر سلیکٹ کمیٹی سے اس کو Vet کرا کے، مجھے، Babak Sahib is not around، بابک صاحب نے بھی کہا تھا تو ہر پارٹی کا ایک ممبر ڈالا جائے لیکن بابک صاحب Specially ان کو ڈالا جائے کیونکہ انہوں نے مجھے ریکویسٹ کی تھی۔ میں خود بھی ان شاءاللہ تعالیٰ اس میں بیٹھوں گا تو سلیکٹ کمیٹی کو ریفر کریں اور دوبارہ Vet ہو کے آئے، ایک اچھا لاء جو ہے ایک بیلنس لاء بنے گا۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Bill be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the Select Committee.

خیبر پختونخوا کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 2013-14 کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 12, Honourable Minister for Finance, to please lay on the table of the House the audit reports of the Auditor General of Pakistan on accounts of the Government of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2013-14. Minister for Finance!

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ میڈم سپیکر! میں خیبر پختونخوا کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی درج ذیل رپورٹیں برائے سال 2013-14 اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں:

(i) Audit Report on the Accounts of Government of Khyber Pakhtunkhwa;
(ii) Appropriation Accounts;
(iii) Financial Statements;

(iv) Audit Report on Revenue Receipts;-----

Madam Deputy Speaker: Order in the House, please. Ji!

Minister for Finance: And;

(v) Audit Report on Public Sector Enterprises.

Madam Deputy Speaker: It stands laid.

خیبر پختونخوا کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 2013-14 کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 13, honourable Minister for Finance!

وزیر خزانہ: شکریہ میڈم سپیکر! میں اس معزز ایوان کے سامنے تحریک پیش کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا رپورٹس پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے کی جائیں۔

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Audit Reports of the Auditor General of Pakistan on Accounts of the Government of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2013-14 may be referred to the Public Accounts Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The audit reports referred to the Public Accounts Committee.

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Ji, Dr. Sahib! Dr. Haidar Ali! You want to speak something?

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی و صوبائی معائنہ ٹیم): جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بنه او کے ، ډاکټر حیدر علی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی و صوبائی معائنہ ٹیم: تھینک یو، تھینک یو میڈم سپیکر!----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سوری، او کے ڈاکٹر صاحب! کال اٹینشنز دور ہتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Madam Deputy Speaker: Okay. Call Attentions, yeah, 'Call Attentions': Item No. 7, Mr. Sahibzada Sanaullah, MPA, to please move his call attention notice 1132, in the House. Sahibzada Sahib!

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر! شکریه۔ میډم سپیکر! زما د دې کال اټینشنو زما خیال دے یو کال پوره شو، ما ډیر شے کال اټینشنز جمع کړی دی خو پته نه لګی چې دا ولې نه راځی او چې کله راځی، میډم سپیکر! توجه غواړمه تاسو چې، کوم کال اټینشنز چې مونږه اول جمع کړی، هغه تاسو نه راوړئ، تاسو پکښې ګورئ چې کوم باندې وخت تیر شوے وی وائی چې "اختر تیر شی نو نکریزې خلق په دیوالونو تپی"، د دې کال اټینشن څه ضرورت دے اوس۔۔۔۔۔

(اذان مغرب)

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر! د دې۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف صاحب! د دې جواب به تاسو ورکوئ منسټر صاحب هائر ایجوکیشن والا نشته۔ Ji, can you repeat your question?۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر! زما خیال دے د دې اوس څه ضرورت د جواب نشته، مونږ چې دا دنیا کال اټینشنز جمع کړی دی، تاسو پکښې د خپلې خوښې هغه راوړئ چې وخت پرې تیر شوے وی، خیبر لیکس والا چې زما کال اټینشن وو، یو کال اوشو چې پروت دے، هغه نه راوړئ، نور دومره لوئے لوئے تحریک التوا ګانې مو راوړی دی، هغه راله نه راوړئ نو زه په دې حیران یم چې تاسو په خپل طبیعت باندې کال اټینشن اخلئ۔ زه هغه بله ورځ تاسو له دراغلم، زه سیکرټری صاحب ته لاړمه او هغه وئیل چې دا اوس جمع شوے دے بل پکښې نه راوړلې کیږی نو دا خو په دې خو وخت تیر دے، د دې کال اټینش اوس څه ضرورت دے ؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہ تو یہ کال اٹینشن تو آپ کا بہت ضروری مجھے لگ رہا ہے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: وہ ضروری تھا لیکن ایک سال پہلے کی بات ہے، ضروری تھا لیکن اس وقت کم از کم ہم سے آپ کال اٹینشن کے بارے میں پوچھا کریں کہ کونسا ہونا چاہیئے ابھی، تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، اچھا یہ جو آپ نے Submit کیا ہے، اس کی تاریخ اس پہ لکھی ہے 08 مارچ 2017، یہ تین مہینے نہیں ہوئے ہیں ایک مہینہ ہوا ہے۔ تاسو دواړه پیپلز پارټئ والا یو بل

سره خبره اوکړئ خو تا خبرې ته پریږدی نه، بیا ولاړ دے جی، وایه! ثناءالله صاحب لا نه ده خلاص کړې خبره۔ جی ثناءالله صاحب!

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر! خبره دا ده چې وایم دا کال اټینشن مونږه چې کله کال اټینشن جمع کوؤ، که سوالات جمع کوؤ نو هر سیشن پس هغه وائی Lapse شو نو مونږه د سرسبز کولو د پاره بیا درخواست ورکړو نو چې کله درخواست ورکړو نو په هغه وجه باندې دا هغه بله ورځ به جمع شوے وی خو مونږه د ټولو د پاره ځکه ورکوؤ چې مونږ ته پته بیا نه لګی چې دا کوم شتې او کوم نشتې۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Sananullah Sahib! I am telling you چې دا 8th March ----

صاحبزادہ ثناءاللہ: ټھیک شوه شکریه میډم۔ میډم سپیکر! ټھیک شوه خو زه احتجاجاً چې کم از کم زما کال اټینشن وی نو ما نه د ټپوس کم از کم چې کوم اولګی، مهربانی شکریه۔

Madam Deputy Speaker: Okay, thank you. Ji, Fakhr-e-Azam Khan! Move your call attention No. 1169, please.

جناب فخر اعظم وزیر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ بنوں ٹی ایم اے ملازمین کو چار ماہ سے تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے ملازمین نے دوبارہ کام چھوڑ کر ہڑتال شروع کیا ہے جس کی وجہ سے ملازمین کے اندر ایک اشتعال اور بے چینی پائی جاتی ہے اور تمام کام ٹھپ ہو کر رہ گیا ہے اور جس کی وجہ سے بنوں کے ٹی ایم اے کافی متاثر ہو رہی ہے۔

میډم سپیکر صاحبه! دا تقریباً د چار پانچ مهینې نه د بنوں ټی ایم اے چې کوم ملازمین دی، د هغوی تنخواګانې بندې دی او په دیکښې لکه مخکښې ورځې دا په 17 مارچ 2017 باندې یو لیټر هم شوے دے، دا د سیکرټری بلدیات د طرف نه شوے دے-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اعزازالملک صاحب! تاسو به د عنایت په ځائې جواب ورکوئ دوئ له۔

جناب فخر اعظم وزیر: او چې په دغه کښې دا وئیلې شوی دی میډم! میډم سپیکر!

"For the TMAs, PFC Award and Auctorial Shares both will be transferred as one line transfer as per schedule declared by the Finance Department. Remuneration of TMA employees shall be the first charge on the lump sum amount so received by TMA. Liabilities, electricity and other utility bills of the TMA shall be the second charge and the remaining funds may then be utilized for development schemes project as per relevant law, rules and procedures".

میډم سپیکر! په دیکښې دغه خبره شوې ده چې دا کوم فنډ مونږ ورکوؤ دغه بنوں ټی ایم اے ته لکه بنوں تحصیل کونسل ته یا ډسټرکټ کونسل ته نو په دغې کښې اول دا د کومو ملازمین ته به تنخواګانې ورکوی او د هغې نه پس به د دې د بجلئ بل ادا کوی او بیا د هغې نه پس به تهرډ سټیج کښې بیا به دا ډیویلپمنټ سکیمز ته ځی نو میډم سپیکر! په دې خط چې کله اوشو نو د هغې نه پس د کوهاټ چې کومه ټی ایم اے وه، هغې ته نو کروړ روپئ ملازمین ته ورکړې په دې تنخواګانو کښې د هنګو والا ته ورکړې یو کروړ 45 لاکھ روپئ او د ټانک والا ته ئے تین کروړ روپئ ورکړې خواوسه راهسه د بنوں ټی ایم اے چې کوم ملازمین ته هغه تنخواګانې نه دی ورکړې نو ما، آنریبل منسټر خو نشته که موجود دے سوری، هغه موجود دے نو ما تا ته دا-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جواب درکوی-----

جناب فخراعظم وزیر: درخواست چې دے دا Kindly په دې د زور ورکړے شی چې فوراً د تنخواګانو ادائیګی اوکړی ځکه چې غریبان خلق دی او For the last five months دوئ ته تنخواګانې ملاؤ نه دی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب راغے Very good، عنایت صاحب!

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ویسے ان کو یہ Acknowledge کرنا ہوگا آنریبل ممبران کو کہ یہ جو ہمارے ٹی ایم ایز کے اندر Over the years بہت زیادہ بھرتیاں ہوئی ہیں اور اس میں پورے صوبے کے اندر بنوں ٹی ایم اے بھی ایک شامل ہے He knows it, why؟ پتہ نہیں یہ کیوں ہوئی ہیں، بیک گراؤنڈ کیا ہے، مجھ سے زیادہ ان کو بیک گراؤنڈ بہتر معلوم ہے So Bannu is one of those TMAs کہ جس میں بہت زیادہ بھرتیاں ہوئی ہیں اور

ان کے اپنے فنڈ سے ان کی تنخواہیں پوری نہیں ہو رہی ہیں۔ ٹی ایم اے ایک اٹانومس اور Corporate entity ہے، ٹی ایم اے کو حکومت خیبر پختونخوا اپنے بجٹ سے پیسے نہیں دیتی ہے، وہ خود اپنے پیسے جنریٹ کرتی ہے اور ان پیسوں سے سیلریز دیتی ہے، اسلئے ٹی ایم اے جب پوسٹیں Create کرتی ہے تو وہ اس میں پچھلے دوروں کی طرح اندر احتیاط نہیں کیا گیا ہے اور اپنے ریونیوز سے تجاوز کر کے پوسٹیں Create کی گئیں And Bannu is one of those TMAs لیکن اس کے باوجود چونکہ مسئلہ موجود ہے، ہم نے اس کے حل کا راستہ یہ نکالا ہے کہ ان کا 75 لاکھ آکٹرائے کا شیئر بنتا ہے، وہ ان کو جا رہا ہے 28 لاکھ روپے پی ایف سی سے اور باقی پیسے دوسری مدوں سے ایڈجسٹ ہو کے ان شاءاللہ تعالیٰ ان کی تین مہینے کی سیلری کا ایشو حل ہو جائے گا۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: او کے جی، فخر اعظم خان!

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: میڈم سپیکر! بات دراصل یہ ہے کہ آنریبل منسٹر نے بات اچھی کی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہ ابھی بھی ہو سکتا ہے، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر ٹائم مزید نہ لگے کیونکہ ان کو پانچ مہینے سے کافی تنخواہ نہیں مل رہی تو میری آنریبل منسٹر صاحب سے یہ درخواست ہے کہ پلیز اگر اس کو۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی عنایت صاحب، عنایت صاحب، عنایت صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: بس میں نے ایشورنس دی ہے نا، فلور آف دی ہاؤس پہ ایشورنس دی ہے، مسئلہ حل ہو جائے گا ان شاءاللہ This is our responsibility۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ایشورنس آپ کو فلور آف دی ہاؤس پہ مل گئی ہے۔ جعفر شاہ صاحب!

<u>جناب جعفر شاہ</u>: تھینک یو، تھینک یو میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! زه ستاسو او د ایوان توجه ستاسو په وساطت یو اهم مسئلې ته راګرځومه، هغه دا ده چې۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: سوری ما وئیل که Related to this دے، ډاکټر صاحب ستاسو نه مخکښې دے، بیا I am sorry۔۔۔۔۔

<u>جناب جعفر شاہ</u>: نه اودریږه جي اوس خو به ډاکټر صاحب ما ته پریږدي، دے به جواب هم راکړي، اوکے، هغې کښې دا ده چې۔۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay, take just one minute, please.

جناب جعفر شاہ: هغې کښې دا ده Parliamentary Secretary Forest should که دے ما ته اټینشن را کړی جی نو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اٹینشن پلیز۔

جناب جعفر شاہ: چې دے ئے واؤری جی چې ده نه وی اؤریدلې نو بیا کار نه کیږی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چې څوک واؤری ؟

جناب جعفر شاہ: فضل الٰہی صاحب۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فضل الٰہی صاحب، فضل الٰہی صاحب!

Mr. Jafar Shah: Parliamentary Secretary Forest should be attentive-

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فضل الهی صاحب! تاسو نه کوئسچن دے۔

جناب جعفر شاہ: جی داسې ده چې کالام فارسټ ډویژن زمونږ د سوات ځنګلاتی رقبه باندې مشتمل دے او هغلته کښې د تیرو څو ورځو نه نه بلکه د میاشتو نه غیر قانونی کټائی د ځنګلاتو کوم چې د کالام میدانی ځنګل دے، په هغې کښې هم کټائی شروع شوه، سمګلران د ډیپارټمنټ سره ملاو شوی دی او هغې کښې خلق هم ټول راوتے دے، میډیا کښې هم هغوی نیشنل میډیا کښې هغه پوره د هغې خبر راغلے دے۔ ما چیف منسټر صاحب ته هم اووئیل خدائے شته چیف سیکرټری صاحب ته مې هم وئیلې دی خو هغوی Discuss it on the floor چې دا د ریکارډ حصه شی او زما به ریکویسټ وی پارلیمانی سیکرټری چونکه ایډوائزر صاحب نشته چې د هغې خلاف Immediate فوری طور د انکوائرئ اعلان د اوشی او هغه متعلقه چې کوم آفیسر انچارج دے، ډی ایف او شاه حسین یا Whoever هغه د فوری طور معطل شی او د دې د شفاف انکوائری اوشی، هغوی ته د سزا ورکړے شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فضل الٰہی صاحب۔

جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): شکریه میډم سپیکر! زمونږه مشر واقعی ډیره د پوائنټ خبره اوکړه جی۔ داسې ده چې په دیکښې نن نه درې ورځې مخکښې هم دغه شانتې شکایت چې کوم راغلے وو، هغه د کمراټ نه هم راغلے

وو، د کالام نه هم راغلے وو، په دیکښې Already مونږه د انکوائرئ خبره کړې ده سیکرټری صاحب ته پرون او ان شاء اللّٰه په دې باندې به زه دوئ ته د پیر منګل پورې ان شاء اللّٰه دوئ ته به زه رپورټ ورکړمه چې دوئ به مطمئن وی ان شاء اللّٰه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تهینک یو، پیر منګل پورې به رپورټ درکړی۔ جی حیدر علی صاحب! ډاکټر صاحب!

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی وصوبائی معائنہ ٹیم): شکریہ میڈم سپیکر! میں اس معزز ایوان کی توجہ صوبے کے ایک بہت ہی اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ پشاور ایئرپورٹ جو کہ کچھ عرصے سے باچاخان ایئرپورٹ کے نام سے لوگ اس کو پکارتے ہیں، اس کی جو حالت ہے، ہمارے صوبے کا یہ واحد انٹر نیشنل ایئرپورٹ ہے اور چونکہ اس پورے صوبے کیلئے ایک دروازے کی حیثیت رکھتا ہے اور اس صوبے کا چہرہ ہے، ہمارے جو اپنے مہمان مسافر جب وطن واپس آتے ہیں یا باہر کے جو مہمان آتے ہیں جس طریقے سے ان کا استقبال آج کل اس ایئرپورٹ میں ہو رہا ہے، اگر آپ Kindly کسی کو بھیج دیں اور وہ میں نے ویڈیو بھی کی ہوئی ہے، میں اس دن آرہا تھا کہ بھیڑ بکریوں کے ساتھ بھی ایسا سلوک نہیں ہوگا، ایئرپورٹ میں کام جاری ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے بہت سست روی کا شکار ہے لیکن جو عارضی طور پر انتظامات ہیں، ان میں خواتین کے ساتھ، بچوں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے اور جو امیگریشن میں وہ ٹائم لیتے ہیں، ہزاروں کی تعداد میں لوگ آکے ادھر کھڑے ہوتے ہیں اور کوئی گھنٹوں میں، کوئی وہ نہیں ہے بیلٹ کہ اس پہ سامان لاد کر لوگوں کو دیا جائے، ان کو اکھاڑ اکھاڑ دیا گیا ہے، تمام جو بیلٹس ہیں Baggage belts اتنے سے چھوٹے سے کمرے میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو گھسا کر ان کو امیگریشن سے کلیئر اور کسٹم سے کلیئر کروایا جاتا ہے جو کہ میرے خیال میں اس صوبے کے عوام کی ایک تضحیک ہے بجائے اس کے جو اعلانات ہوئے ہیں کہ ہم اس صوبے میں اور انٹر نیشنل ایئرپورٹس بنوائیں گے، یہ کریں گے ہم، ہمیں وہ نہیں چاہیئے ہمیں جو اپنا ایک ہی ایئرپورٹ ہے، اس پہ اگر کام تیز کروا کے، وفاقی حکومت سے ہم اس ہاؤس کے ذریعے یہ سفارش کرنا چاہتے ہیں کہ جو بھی سول ایوی ایشن اتھارٹی ہے یا جو بھی اس کا ذمہ دار ادارہ ہے، ان سے پوچھا جائے کہ یہ جو انتظامی عبوری انتظامات ہیں، ان کو اپ گریڈ کیوں

نہیں کیا جاتا اور یہ اس کی تکمیل کب تک ہے؟ تکمیل کے مراحل میرے خیال میں دو سال اور بھی لگیں گے، تو دو سال تک ہمارے صوبے کے عوام اسی طرح خوار ہوتے رہیں گے، میں اس پہ آپ کی وساطت سے سول ایوی ایشن اتھارٹی جو کہ فیڈرل کا محکمہ ہے، ان سے اور اس طرح ہمارے صوبے میں اور بھی جو وفاق کے زیر اثر این ایچ اے روڈ کالام اور سوات کا جو روڈ ہے، ابھی تک اس پہ کام شروع نہیں ہوا، گیس کی جو حالت ہے، ابھی دوبارہ گرمی آ رہی ہے، لوڈشیڈنگ کی جو حالت ہے، تو یہ واپڈا، این ایچ اے اور اب سول ایوی ایشن اتھارٹی یہ بھی اس میں شامل ہو گئی ہے تو اگر وفاق پاکستان اس صوبے کو اپنا حصہ نہیں سمجھتی، اس کے عوام کو پاکستان کے شہری نہیں سمجھتے پھر تو ٹھیک ہے لیکن اگر ہم بھی پاکستان کی عوام ہیں، ہم بھی پاکستان کے شہری ہیں، نلوٹھا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے بہت قابل احترام ہیں، ہمارے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ بھی اس ایئرپورٹ کے ذریعے سفر کرتے ہیں تو یہ ہم سب کا فرض ہے کہ اس پہ سٹینڈ لیں اور اس کی جلد از جلد تکمیل کرانے اور یہ جو انتظامی امور ہے اس کو ٹھیک کریں۔

Madam Deputy Speaker: Dr. Haidar! I will agree.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: محترم سپیکر صاحبہ! اس سلسلے میں ایک بات۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوتھا صاحب! نه پس به تاسو راشئ۔ نلوتھا صاحب! نلوتھا صاحب! نلوتھا صاحب، نلوتھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ! میں بہت شکریہ آپ کا ادا کرتا ہوں، کافی دیر سے آپ نے ماشاءاللہ بہت اچھا، آج اجلاس میں سب نے بڑی دلچسپی لی ہے۔ میں ڈاکٹر صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ چونکہ صوبے میں ماشاءاللہ آپ کی حکومت ہے اور آپ نے میڈم سپیکر صاحبہ! اب یہ سودا نہیں بکے گا، میں یہ کہوں کہ صوبائی حکومت نے یہ کر دیا ہے اور فلاں کر دیا ہے، ڈاکٹر صاحب کہیں مرکز نے یہ کر دیا ہے، یہ لوگ اب یہ ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ڈاکٹر صاحب سے یہ گزارش تک کروں گا کہ آپ اپنے صوبائی محکموں کو ٹھیک کریں، آپ اپنا کام ٹھیک کریں مرکز کی طرف ان شاءاللہ کے فضل سے آپ کو کوئی شکایت نہیں ہو گی، نہ ایئرپورٹ کے حوالے سے ہو گی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: نہ دوسرے محکموں کے حوالے سے ہو گی، اسلئے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو نلوٹھا صاحب۔ جی محمود جان!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اسلئے آپ۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Ji, Mehmood Jan! Mehmood Jan! Mehmood Jan! I am coming back to you. Dr. Sahib, I am coming back to you. Mehmood Jan! Mehmood Jan!

جناب محمود جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تهینک یو میډم سپیکر۔ دا ډاکټر حیدر صاحب چې کومې خبرې اوکړې جی، دا بالکل ټهیک دی جی، تاسو که پخپله وزټ اوکړو د ایئرپورټ نو بالکل څوک به دا اوواثی چې تاسو یو چړیا گهر ته اووایئ چې راغلئ جی ځکه چې دا خلق پکښې داسې راغونډ وی چې پکښې د خلقو پته هم نه لګی جی او بلکه ما خو اؤریدلی دی جی چې دا بلډنګ چې کوم دے، دا د حبیب بینک، حبیب بینک دے، د سول ایوې ایشن هم نه دے جی۔ دا ایئرپورټ چې کوم دے دا هم د ایئرفورس والا دے او مرکز والا پرې خپل نامه لګولې ده چې سول ایوی ایشن والا دے، دا ایئرپورټ هم زما په نالج کښې چې کوم دی نو دا د دې خلقو نه دے، لهذا مرکز د زمونږه په دې صوبه باندې لږ رحم اوکړی جی او دا ایئرپورټ، دا واحد ایئرپورټ دے زمونږه دې صوبه کښې چې انټرنیشنل ایئرپورټ دے نو زمونږه پرائم منسټر صاحب خوراشی په ډی آئی خان او په بل ځائې کښې د انټرنیشنل ایئرپورټونو اعلانونه اوکړی، د هغې نه علاوه ټولو نه Important دا خبره ده چې دا د مخکښې Establish کړے شی، بنه ټهیک ټهاک د جوړ شی بیا د بالکل هغه هم جوړ شی، زمونږه د هغې سره دغه نشته خو وړومبے دا دے جی۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔

جناب محمود جان: ځکه چې ډیر خلقو ته تکلیف دے، ډیر مشکلات دی جی او په دې باندې وړومبے Priority دا پکار ده چې دا ټهیک شی جی۔ تهینک یو جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جعفر شاہ صاحب! جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: میډم سپیکر! تهینک یو۔ دا خبره جی رالنډومه،۔ډاکټر صاحب چې کومه خبره اوکړه، این ایچ اے، واپډا، سوئی ګیس یا دغه مسئلې چې دی، زما به دا ریکویسټ وی لکه د کالام روډ جی د تیرو څلورو کالو نه بند دے، داسې د

ایئرپورټ مسئله ده چې مونږ په دې باندې جوائنټ ریزولیوشن راؤړو دې هاؤس
کښې او هغه ریزولیوشن مونږ مرکز ته اولیږو او مونږه ریکویسټ اوکړو دې
خپلو ملګرو ته They will, they will pursue it نو زما به دا ریکویسټ وی چې
مونږه په دې باندې جوائنټ ریزولیوشن راؤړو۔

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر صاحبہ! ایک کمپنی ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ستار صاحب جی، This is very good، یہ نماز کا ٹائم بھی ختم اور آپ کی اتنی انٹرسٹ ہے، That is very good، ستار صاحب کا مائیک آن کر دیں۔

جناب عبدالستار خان: میڈم! تھینک یو ویری مچ۔ آج میں ہاؤس کے سامنے میڈم! اس صوبے کے سب بڑے کچھ مسائل ہیں عوامی، اس میں میرے خیال میں اسی سے متعلق بات ہے، ہمارے کچھ پراجیکٹس ہیں میڈم! اس وقت ایک ہمارے سی پیک میں حویلیاں سے داسو تک۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Sattar Sahib! Sorry, this was one; I am sorry، اس پہ میں لے رہی تھی، باقی آپ Next لے آئیں۔

جناب عبدالستار خان: میں آرہا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں۔

جناب عبدالستار خان: میں اسی پہ آرہا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ پوائنٹ آف آرڈر لے آئیں، Next وہ کر لیں گے، باقی میں نہیں لے رہی، صرف ایئرپورٹ کا اور یہ جو۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر صاحبہ! میں اسی پہ بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں، اوکے، نماز، (مداخلت) نہیں I will definitely take it, I will take your point of order, I will take your point of order، چلیں مائیک آن کر دیں، Just speak about the Airport, okay۔

جناب عبدالستار خان: سب اپوزیشن کا مسئلہ ہے، پورا عوامی، مطلب ہمارے صوبے میں جو زمینیں اس وقت لے رہے ہیں میگا پراجیکٹس کیلئے، سی پیک، داسو ڈیم، بھاشا ڈیم، سوکھی کیناری اس میں ہمیں پراونشل گورنمنٹ ہمارے

لوگوں کی زمینوں کی قیمتیں Determine نہیں کر رہی ہے،اس کی وجہ سے ہم، ہمیں، مطلب مفت میں زمینیں لے رہی ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ آپ پوائنٹ آف آرڈر لے آئیں۔

جناب عبدالستار خان: اس صوبے کا سب سے بڑا مسئلہ اس وقت یہی ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر لے آئیں،جی کال اٹینشن یا کچھ لے آئیں، Okay, regarding the Airport, I agree, I seconded. Haidar Khan! Regarding the Airport I agree, I seconded, because خستہ حال ہونے کے علاوہ صرف فلائٹس جو ہیں نا تو لاہور ہفتے میں ایک یا دو فلائٹس، I had to go the other day and I have to wait for three days اور You have to go to Islamabad and take تو اس کیلئے میں کہتی ہوں، یہ ایک ایڈ جر نمنٹ موشن لائیں گے، حیدر صاحب! آپ اس میں جتنے بھی نیشنل ایشوز ہیں اور ستار صاحب کے پوائنٹس بھی آپ لے لیں تو یہ ہم سارے ڈسکس کر لیں گے اس میں۔

Thank you very much. The session is adjourned till 03:00 pm of 17th April, Tuesday. Sorry, sorry, Tuesday 2nd May, Tuesday, 2nd May, 2017. Thank you all very much. Okay.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 02 مئی 2017ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

(نوٹ): اسمبلی سیکرٹریٹ کے اعلامیہ No.PA/Khyber Pakhtunkhwa/Bills/2017/14611 مورخہ 24 اپریل 2017 کی رو سے اسمبلی کا اجلاس 2 مئی 2017 کی بجائے 25 اپریل 2017 کو طلب کیا گیا۔